مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی

کے فکر انگیز خطبات کا مجموعہ

خطباتِ علی میاں رحمۃ اللہ علیہ

جلد پنجم

احکام و مطالبات

جمع و ترتیب

مولوی محمد رمضان میاں نیپالی

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارالاشاعت

[illegible]

Copyright Regd. No.

جملہ حقوق بحق [illegible] محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاشاعت کراچی

طباعت : [illegible] علمی گرافکس پرنٹنگ پریس کراچی

ضخامت : 448 صفحات

ملنے کے پتے

[illegible]

نیپال میں ملنے کے پتے

مکتبۃ العربی مدرسۃ الحرمین [illegible]

[illegible]

[illegible]

فہرست عنوانات

انتساب	۱۹
خطبات کی اہمیت	۲۰
حرفِ مفتی	۲۱
دعوت واصلاح کا کام	۲۳
زندہ رہنا ہے تو میرِ کارواں بن کر رہو	۲۵
تعمیری سوچ اپنی ذہن میں ثبت رکھو	۲۸
قومی امانت سنبھالنے کی بات ہمارے	۳۰
منصبِ نبوت نیابت خلافت امت کا فریضہ	۳۲
امت مسلمہ کا فرضِ منصبی	۳۵
کاروانِ ملت کا جلیل القدر مسافر	۴۱
دل کے اجالے سے:	۴۲
ایک لفظ ناقص شخصیت محمد صاحب رحمہ اللہ	۴۳
کاروانِ ملت کا جلیل القدر مسافر:	۴۴
تین قسم کی قربانیاں۔	۴۵
ملت کا مفاد مقدم رکھیں	۴۶
موجودہ وقت اسلامی تحریک	۴۸
موجودہ صدی کے مصلح کی تلاش	۵۰
اسلام ایک تعمیر پذیر دین ہے	۵۱
مثالی زندگی۔	۵۱

عنوان	صفحہ
زمانہ ثبات و تغیر کا نام ہے:	۵۲
مذہب زندگی کا محرک ہے:	۵۳
مذہب کی تاریخ کی چند آزمائشیں:	۵۴
ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ قرآن ہی کتاب:	۵۵
رسالہ سے افزائی کی:	۵۶
آسمانی مذہب:	۵۶
عہد جدید میں خودکشی پر سروے:	۵۸
غلط تشریح سے غلط فہمیاں:	۵۹
مذہب اور تہذیب:	۶۰
ضرورت تبلیغ	۶۱
ایک جلیل القدر صحابی سیدنا ابو ایوب انصاری:	۶۱
دوران جہاد ایک آدمی کا غلط تفسیر بیان کرنا:	۶۲
سیدنا ابو ایوب انصاری کا صحیح تفسیر کی طرف توجہ کرنا:	۶۳
صحابہ کرامؓ کی دینی جدوجہد اور اس کے ثمرات:	۶۳
دینی جدوجہد کے دوران صرف آخرت کا تصور:	۶۴
ہر دم ضرورت عارضی زندگی کا خیال:	۶۴
کھیتی باڑی کا انجام پستی اور زبردست نقصان:	۶۴
بلندی ہمت، عزیمت اور ... وجود کو ...	۶۶
شان نزول کی مختصر تفصیل:	۶۷
خودکشی کیا ہے:	۷۰
ہلاکت:	۷۰
قیامت تک کی ہلاکت:	۷۱

عنوان	صفحہ
ہدایت اور نبوت سے محروم مملکتیں:	۷۶
فرصت کو غنیمت جانئے:	۷۶
آثار سے مآل کا اندازہ کیجئے:	۷۷
بارش میں بھی پامال ہیں:	۷۷
سچا ایمان	۷۹
دین اور ایمان میں فرق	۷۹
مشاہدے اور تجربے سے زیادہ نبی کی خبر پر یقین:	۸۰
کوہ صفا پر آغاز دعوت:	۸۱
حقیقی ایمان کیا ہے؟	۸۳
ایک صحابی کا واقعہ:	۸۳
حضرت ابوہریرہؓ کا واقعہ	۸۳
حضرت ابوذر غفاریؓ کا واقعہ:	۸۴
حضرت عبداللہ ذوالبجادین کا واقعہ:	۸۴
تازہ ایمان کی کشش	۸۴
ہماری دعوت:	۸۵
آج تر و تازہ ایمان کی شدید ضرورت	۸۶
مسلم خواتین کی علمی و دینی خدمات	۸۹
علم مرد و عورت دونوں کے لئے	۸۹
عورت کی تعلیم کے بغیر نظام حیات کا خلل	۹۰
تاریخ اسلام میں طبقہ نسواں کے کارنامے	۹۰
خواتین اسلام کی ذمہ داریاں	۹۲
ایک اعلان و شہادت باحق	۹۳

صفحہ	عنوان
۹۷	دنیا بعثت سے پہلے اور بعثت کے بعد
۱۰۳	آگ سے خوف ..... اسباب آگ سے بے خوف
۱۰۹	سو فیصدی اسلام مطلوب ہے
۱۱۷	وادی کشمیر میں توحید خالص کا پہلا پیغام اور اس کے علمبردار
۱۱۹	حضرت میر سید علی ہمدانی کی تڑپ
۱۲۰	محبت و غیرت کا زمزمہ
۱۲۳	ایک تاریخی حقیقت
۱۲۷	تبلیغی جماعت
۱۲۷	مولانا الیاس صاحب کی فکر
۱۲۷	تحریک کا آغاز اور ترقی
۱۲۸	مخالفین کے خلاف جماعت کا کام
۱۲۹	فروعی و ذاتی تعمیر کا الزام جماعت پر عائد کیجئے
۱۳۰	تبلیغی جماعت کے بارے میں علامہ سید سلیمان ندوی کی رائے
۱۳۰	ہمارا کام سوچئے
۱۳۳	عزم مصمم اور قوت فیصلہ ملت اسلامیہ کی ایک اہم ضرورت
۱۳۴	دنیا میں رہنا ہے تو صرف مسلمان بن کر
۱۳۵	اسلام چند رسومات و تقریبات کا نام نہیں
۱۳۶	دل بدل جائیں گے تعلیم بدل جانے سے
۱۴۰	مستقبل ہے ندوۃ کا
۱۴۳	اصلاح و استفادہ سے کوئی مستغنی نہیں
۱۴۳	اصلاح و استفادہ سے کوئی مستغنی نہیں ہوتا!

صفحہ	عنوان
۱۳۳	ایمان کا تازہ کرنے کی ضرورت ہے
۱۳۶	حضرت سید صاحب کا واقعہ
۱۳۹	اللہ والوں کے یہاں کی ذوقی عادت کا نتیجہ ہیں
۱۴۸	ہمارے اکابر دین کا رتبہ
۱۵۳	**مخلص رہنما سیاست**
۱۵۳	ایک مثالی رہنما سیاست کی ضرورت
۱۵۷	**عشق کے دردمند کا طرز کلام اور ہے**
۱۶۵	**امت مسلمہ کا وجود غزوۂ بدر کا صدقہ ہے**
۱۵	غزوۂ بدر بقائے دین کا ضامن ہے
۱۷۸	**قرآن کریم میں عورتوں کا مقام**
۱۷۸	صحیح معاشرہ کی تشکیل میں عورتیں کیا اہم رول ادا کر سکتی ہیں...
۱۷۹	اچھی زندگی کی ضمانت
۱۸۲	علمی دنیا میں عورتوں کی خدمات
۱۸۳	قرآن کریم میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے ذکر کا اہتمام
۱۸۳	قرآن مجید میں عورتوں کے نام سے مستقل ایک سورۃ
۱۸۴	عہد نبوی میں عورتوں کی دینی خدمات
۱۸۶	ہماری پڑھی لکھی بہنوں کی ذمہ داری
۱۸۷	ہماری مستورات نے توجہ نہ کی تو ملک خطرہ میں ہے
۱۸۸	بہنوں سن لو!
۱۸۹	**ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزول کتاب**
۱۹۹	**نصرت الٰہی کی شرائط**
۱۹۹	تاریخی مطالعہ

عنوان	صفحہ
حقیقت قرآن	۲۰۰
خدائی قانون بے لاگ ہے	۲۰۰
قرآن دستور زندگی ہے	۲۰۱
ہمارے اکابرین کی خدمات	۲۰۳
تم ہر وقت ایک اہم کام کر رہے ہو!	۲۰۳
حضرت صدیق اکبرؓ کا تاریخی جملہ	۲۰۳
کامل قوت سے دین تمام ہے ... ہوئی	۲۰۴
عملوں نے ... [illegible]	۲۰۵
... [illegible] ہے	۲۰۶
عقیدہ کی صحت	۲۰۶
تنزل ضعف کا سبب ہے	۲۰۷
آپس کی چپقلش سے اجتناب کریں	۲۰۸
دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے	۲۰۸
اسراف سے اجتناب	۲۰۸
مسلمانوں کی سب سے بڑی کمزوری	۲۱۰
آپس میں ... [illegible]	۲۱۱
غیر اسلامی تہذیب و ثقافت کے مرکز میں تعلیم	۲۱۵
مسلمانوں کی ذمہ داریاں	۲۱۹
خواص ملت میں ان کا مقام اور ذمہ داریاں	۲۱۹
خواص کی اصطلاح	۲۱۹
"خواص" کا جامع مفہوم	۲۲۰
قرآن مجید میں "معروف" کی اصطلاح ... [illegible]	

صفحہ	عنوان
۲۲۲	"تقویٰ" کا اصطلاحی مفہوم اور انسانی سیرت و اخلاق
۲۲۳	اپنے "نفوس" کو "قربانی" کے بارے میں رسول اللہ کا طرز عمل
۲۲۵	قومی امت کا طرز عمل
۲۲۶	اہل فکر اور دین کا مقصد موجودہ سے فرق
۲۲۹	خدمت دین ملت کا سرمایہ ہے
۲۲۹	ملت کے مخلص عوام کی کمزوری کا خمیازہ
۲۳۰	ملت کے مخلص عوام اور منتخب افراد کی ذمہ داری
۲۳۳	دین کا نبوی مزاج اور اس کی حفاظت کی ضرورت
۲۳۸	سیدنا حضرت حسینؓ کا کارنامہ
۲۴۰	توکل اور استقامت
۲۴۷	دعوت اور حکمت دعوت
۲۵۰	واقعات سے سبق لیجئے
۲۵۰	چند واقعات
۲۵۲	سیدنا [illegible] کی تعلیم
۲۵۳	تبلیغی جماعت میں فرق پیدا ہو گئے
۲۵۷	مساجد کو کس طرح مرکز دعوت بنایا جا سکتا ہے؟
۲۵۷	دین کا اصل جوہر اور ... سے اس کی قیمت
۲۵۸	آخرت کی رحمت و راحت
۲۵۹	دین پر عمل کرنے سے دنیا میں جنت کا مزہ
۲۶۱	دین پر عمل کرنے کی برکتیں دیکھنے کے لئے [illegible]
۲۶۱	دین پر ناقص عمل اور شریعت سے دھوکہ
۲۶۳	امت محمدیہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

عنوان	صفحہ
عقائد وعبادات میں مسلمانوں کا طرزِ عمل	۲۶۳
ہم نے اپنی زندگی سے لوگوں کو اسلام سے دور کیا	۲۶۴
احکامِ شریعت پر عمل نہ کرنے کی نحوست	۲۶۵
عقائد واعمال کی تاثیر اور معاصی کے نتائج واثرات	۲۶۵
دینِ حق اور دعوتِ اسلام ایک فلک بوس اور سدا بہار درخت	۲۶۹
قرآن کریم کا چیلنج	۲۶۹
داعیانِ اسلام کی حکمت وبصیرت	۲۸۱
وہ نازک اور خوف وہراس کا عالم جس نے اس گفتگو کی تقریب پیدا کی	۲۸۲
مسلمان پناہ گزینوں کا پُرفریب اور نفرت انگیز تعارف:	۲۸۳
نازک اور کشمکش میں ڈالنے والی پوزیشن:	۲۸۴
حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا حکیمانہ طرز:	۲۸۵
نجاشی کے دربار میں	۲۸۶
ایوانِ شاہی میں حضرت جعفرؓ کی تقریر کا اثر	۲۸۷
عقیدہ کی آزمائش اور حاضر جوابی	۲۸۸
ایک ذہنی وروحانی معرکہ میں فتح ونصرت	۲۸۹
اس ملک کی قسمت اسلام سے وابستہ ہے!	۲۹۱
ترتیبِ خلافت میں حضرت حسینؓ کے مثالی اقدام	۲۹۹
ایمان کی قدر	۳۰۱
نیابتِ رسول اللہ ﷺ!	۳۰۳
وفاتِ نبوی کے بعد:	۳۰۴
عیسائیت کی اصلیت وحقیقت:	۳۰۵
دین وایمان کو جسم وجان پر ترجیح دینا ایمانی تقاضا ہے	۳۲۱

صفحہ	عنوان
۳۱۲	ہندوستانی مسلمانوں کا سب سے بڑا امتحان
۳۱۳	حق ہماری جیت کا ذریعہ ہوتا ہے
۳۱۴	غیرت ایمانی کا تقاضہ
۳۱۵	علماء سے اپیل کہ مسجد و مدرسہ سے لوگوں کو دور نہیں کرنا چاہیے
۳۲۱	مسلمانوں میں صحت کے نام پر روحانی موت خطرناک ہے
۳۲۱	موجودہ ایمانی حالت قابل تشویش ہے
۳۲۸	صحابہ کرام کے ایمان و عمل کے اعلیٰ معیار کی ایک مثال
۳۲۹	تمہارا کلمہ ایمان کا اعلان و اقرار کریں
۳۲۹	سنت نبوی کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے
۳۳۲	**ایمان اور اس کی قیمت**
۳۳۲	ایمان دو چیزوں کا مجموعہ ہے
۳۳۳	ایمان کی حفاظت کیلئے ہر چیز کو قربان کرنے کی ضرورت
۳۳۵	راہ خدا میں ہر چیز کی بازی لگانے کی ضرورت
۳۳۶	آئندہ نسل کی حفاظت کے لئے لائحہ عمل
۳۳۷	نئی نسلوں کیلئے ایک لمحہ فکریہ
۳۳۹	**انسانیت کی سب سے بڑی ضرورت عقیدہ، عمل اور دعوت**
۳۴۰	زندگی و حالات کے تقاضے کے مطابق گزرا ہے
۳۴۱	دعوت کی ضرورت
۳۴۳	مسلمانوں سے اپیل
۳۴۵	**مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام خواتین اسلام کے نام**
۳۵۰	**قرآنی قصوں کی اہمیت و افادیت**

عنوان	صفحہ
دعوت دین میں حکمت و وسعت اور ہر زمان و مکان کے لئے	
اس کی اہم ترین تبلیغ	۳۵۹
ایک دیرپا اور دور رس تشکیل	۳۵۹
قرآن کریم کا مقصد دعوت و اصلاح ہے	۳۶۰
دعوت و تبلیغ کا کام تو ہمیں صرف اپنا کام پہنچانا ہے	۳۶۰
دعوت کے زمانی اور مکانی حدود	۳۶۱
آج دعوت کا مقصد ہر زمانہ کی وسعت اور گہرائی	۳۶۲
دعوت کا ایک اہم عنصر ہوشمندی اور مناسبت	۳۶۳
ایک مومن کی دعوت جو فرعون کے ہاں اپنا ایمان مخفی رکھے ہوئے تھا	۳۶۵
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کے دو نمونے	۳۶۷
ایک طرز خطاب اپنے باپ کو دین کی دعوت دیتا ہے	۳۶۷
حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دلائل کا حسن انتخاب	۳۶۸
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم کو دعوت	
فطرت انسانی اور حقائق کی بنیاد پر گفتگو	۳۶۹
زبان قوت کلام اور مخاطب کی ذہنی صلاحیت سے فائدہ اٹھانا	۳۷۱
قرآن کریم کا طرز دعوت مفصل اور مجمل	۳۷۳
دل جوئی اور محبت سے سمجھانا چاہئے	۳۷۳
دل کی آواز موقع و محبت کی تہہ تک پہنچتی	۳۷۴
حضرت یوسف علیہ السلام کے طرز تبلیغ کا ایک نمونہ	۳۷۶
ایک اہم مکالمہ جس میں حضرت یوسف نے نصیحت کی	۳۷۷
احترام انسانیت کا مرتبہ	۳۷۹
احسان کا صلہ	۳۸۰

[illegible]	صفحہ
[illegible]	۳۸۱
[illegible]	۳۸۲
[illegible]	۳۸۲
[illegible]	۳۸۳
[illegible]	۳۸۴
[illegible]	
[illegible]	۳۸۵
[illegible]	۳۸۶
[illegible]	۳۸۷
[illegible]	
[illegible]	۳۸۸
[illegible]	۳۸۹
[illegible]	۳۸۹
[illegible]	
[illegible]	۳۸۹
[illegible]	
[illegible]	۳۹۰
[illegible]	۳۹۱
[illegible]	۳۹۱
[illegible]	۳۹۲
[illegible]	۳۹۲
[illegible]	۳۹۳

عنوان	صفحہ
فرعون کی ترکش کا ایک زہریلا تیر	۳۹۷
حکمت پیغمبرانہ اور مکمل معجزہ	۳۹۸
دعوت میں خلق کے ساتھ جارحانہ اور سخت حال	
ہم اس مقصد کو ہرگز پسند نہ کرتا	۳۹۹
فرعون کی آخری چیلنج بازی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام	
کی استقامت اور کامیابی	۴۰۰
فرعون کے ترکش میں ایک ہی تیر تھا جس کو اس نے آزمایا	۴۰۱
فرعون کی ترکش کا آخری تیر	۴۰۲
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل	۴۰۵
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چار واضح اور فیصلہ کن مواقف	۴۰۵
منصب نبوت اور سیاسی قیادت کا فرق	۴۰۶
فرعون کے دربار میں ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتے تھے	۴۰۷
پیغمبرانہ دعوت کا ایک نمونہ	۴۰۸
ایک دوسرا ایسا مرحلہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک بڑی مہم	
سر کرنے کے لئے تیار کیا تھا	۴۰۸
ہمت شکن اور دل توڑنے والی بات	۴۱۰
داعی ہر حال میں داعی ہی رہتا ہے	۴۱۲
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو کچھ دیکھا وہ اللہ تعالیٰ سے چھپا ہوا نہ رہا:	۴۱۳
ہرگز نہیں، میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے راستہ بتائے گا	۴۱۴
پھر کیا ہوا!!	۴۱۶
ارادۂ الٰہی اور اسباب مادی	۴۱۷
مادی اسباب کے سلسلے میں انبیاء اور ان کے مخالفین کا فرق	۴۲۰

صفحہ	عنوان
۳۰۸	[illegible]
۳۰۹	[illegible]
۳۲۰	[illegible]
	[illegible]
۳۲۳	[illegible]
۳۲۵	[illegible]
۳۲۷	[illegible]
۳۲۸	[illegible]
۳۲۹	[illegible]
۳۳۰	[illegible]
	[illegible]
۳۳۰	[illegible]
۳۳۲	[illegible]
۳۳۳	[illegible]
۳۳۴	[illegible]
۳۳۵	[illegible]
۳۳۵	[illegible]
۳۳۷	[illegible]
۳۳۱	[illegible]

انتساب

بندہ اپنی اس حقیر سی کوشش وکاوش کا انتساب اولاً علمی باپ [illegible]
[illegible] حضرت فاروق اعظمؓ اور حضرت عثمانؓ کے [illegible]
[illegible] سے اپنے کرم کی دنیا
پر چھا جانے والی ہستی کی جانب کرتے ہوئے سعادت دارین کا موجب
سمجھتا ہوں، جو اپنے کردار و گفتار سے سلف صالحین کا نمونہ نظر آتے ہیں،
ثانیاً میرا حضرت الاستاذ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم
العالیہ کی ذات بابرکات ہیں، جن کی متواضع ہستی میں مجھے بیک وقت
ایک مربی، استاذ، مشفق باپ کا عکس نظر آتا ہے۔

محمد [illegible] میانوالی عفا اللہ عنہ

خطبات کی اہمیت

قال رسول اللہ ﷺ

علیکم بمجالسة العلماء واستماع کلام الحکماء ، فان اللہ تعالیٰ یحیی القلب المیت بنور الحکمة کما یحیی الارض المیتة بماء المطر ۔ (الحدیث)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

اہل علم کی ہم نشینی اور اہل حکمت کا کلام سننے کو خود پر لازم کر لو اس لئے کہ حق تعالیٰ جل شانہ قلبِ مردہ کو نورِ حکمت سے ایسے زندہ فرماتے ہیں جیسے مردہ زمین کو بارش کے پانی سے۔

بحوالہ منبہات ابن حجر عسقلانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ گفتنی

خطبات علی میاں کی پانچویں جلد بعنوان "احکام و معاملات" آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں، اللہ جل شانہ کا بے انتہا فضل و احسان میرے ساتھ رہا اور اسی ذات عالی نے ان منتشر خطبات کی ترتیب کے سلسلے میں ہر ہر مرحلے پر غیبی مدد فرمائی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مولانا علی میاں کا دردِ دل، بصیرت افروز پیغام بطور دستاویز آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

خطبات علی میاں نہ صرف خطابت کے شہ پارے ہیں بلکہ ایک تاریخی دستاویز اور روحانی مجالس ہیں، جن میں ہر قسم کے رنگ و بو اور احساس والی رنگینی سے قاری لطف اندوز ہوتا ہے، اور ہر خاص و عام اپنے دل میں ایک روحانیت محسوس کرتا ہے، کیونکہ آپ کے خطبات میں خطابت کے ساتھ صداقت، حقیقت، نفسیات، حکمت، فصاحت و بلاغت ہر جگہ اہم کارفرما نظر آتی ہیں۔ آپ کی تقریر و خطابت نے دورِ حاضر کی فکری و نظریاتی گتھیاں سلجھانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر کے ذریعے صرف برصغیر ہی نہیں بلکہ تمام دنیا کے انسانیت کو اپنی طرف متوجہ کیا اور اپنی ایمانی قوت سے عرب و عجم کو یکساں جھنجھوڑا، اسی لئے کسی نے یوں بھی کہا

اس نے سیکھی تھی قیامت کی فسوں کاری بھی
لوگ صدیوں کی مدت میں گزار لے

آپ حضرت مولانا علی میاں قدس سرہ کے ان فکر انگیز خطبات کو پڑھیں گے تو محسوس ہوگا کہ حضرت نے اپنی تقریر سے سوئے ہوئے دلوں کو جھنجھوڑ کر بھولی ہوئی سیرت سے جگر کو کیا خوب گرمایا ہے اور سوئے ہوئے جذبات ابھارے، مسلمانوں کی بیداری کا پیغام دیا ہے اور پھر ایسا بھی نہیں کہ مسلمانوں کو عبادت کے رد میں بہہ جانے کے لیے چھوڑ دیا ہو

بلکہ ان کی باگ شریعت محمدیہ ﷺ کے ہاتھ میں تھی، یہ تاثر اب ہوا ہے جذبات کو شریعت
سے صرف پہنچاتے رہتے ہیں، وہ صفات جو ان خطبات کے مطالعے سے قائم ہوتے ہیں، ان میں
اور جامع کیا ان کو بالیدگی بخشتے ہیں جو انسان کو پہلے سے حاصل ہوتی ہیں اور ان کا استعمال بتاتے ہیں جس
کے ثمرہ میں وہ اپنے اندر ایک معنویت محسوس کرتا ہے، جس کی مستحق وہاں جگہ کی نیابت
رسول کے مقصد کے بحیثیت آخری امت ذمہ داری سونپی گئی ہے اور یہ اہم کرنے پر مجبور
ہو جاتا ہے کہ میں بھی اس ذمہ داری کو ضرور بالضرور ادا کروں گا۔

یہ خود غرضی، نفس پرستی، خود سری، بے حسی، مفاد پرستی میں ڈوبی ہوئی انسانیت کو
اس امت کا فریضہ یاد دلاتی اور آداب و اخلاق، دیانت داری و امانت داری، بیداری و احساس ذمہ داری
کا حضرت نے جو درس دیا ہے اس پر عمل پیرا ہو کر انبیاء کے نقش قدم سے منتقل ہو کر مقصود
اس نبوت کیلئے پیارے چراغ کی صورت میں میدان عمل میں آئیں، اتنی ہی ضرورت ہے کہ اس پر فتن
اور پر آشوب دور میں جبکہ دنیا کی انسانیت ایمانی دولت سے محروم ہو رہی ہو، جلد سے جلد
تاریک مرحلہ پر حضرت نے جو ایمانی، قربانی اور دینی جد و جہد کا سبق دیا ہے وہ عالم کے
سیلاب میں بہہ جانے والوں کو ہدایت کا علم اور رشد و ہدایت و دعوت و عزیمت کا مینار
اسے قرار دیا ہے۔

اخیر میں بندہ ان تمام حضرات کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے
خطبات کی ترتیب میں ہاتھ بٹائے تھے، معاونت فرمائی، خصوصاً برادر محترم مولوی سید
عدنان کا کاندھلوی سلمہ اللہ، میرے حضرت مولانا عبد الحق نافع گل نور اللہ مرقدہ نے جو معاونت فرمائی
وہ قابل ستائش ہے، اللہ ان کو بہترین جزا عطا فرمائے، اسی طرح حسب سابق محترم محمد
رشید سلمہ اللہ نے بھی پروف ریڈنگ کے مرحلہ سے لے کر کتاب کی طباعت تک ہر مرحلہ میں
میری معاونت فرمائی، اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اپنے دین کی خدمت کے لئے قبول
فرمائے آمین یا رب العالمین۔

والسلام

محمد رمضان میاں عفی اللہ عنہ

۱۳ شوال ۱۴۲۳ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۲۰۰۲ء یوم الاثنین

دعوت واصلاح کا کام

شریعت [illegible] اخلاقی [illegible] اخلاقی [illegible] ترقی [illegible] اصل [illegible]

(حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی [illegible])

زندہ رہنا ہے تو ۔۔ میر کارواں بن کر رہو

> تذکرۂ تیری فقروں سے ہے [illegible]
> [illegible]
> [illegible]
> [illegible]
> [illegible]
> [illegible]
> [illegible]
> [illegible]
> [illegible]

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله ونشهد ان محمدا عبده ورسوله الذي ارسله الله تعالى بالحق بشيرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم واذكروا اذ انتم قليل مستضعفون في الارض تخافون ان يتخطفكم الناس فآواكم وايدكم بنصره ورزقكم من الطيبات لعلكم تشكرون

میرے بھائیو! [illegible] آیت پڑھی جو [illegible] قوت [illegible] دشمن [illegible] طاقت [illegible] چراغ [illegible] صدی [illegible]
[illegible]

[illegible]

قرآن مجید [illegible]

[illegible]

[illegible] لیطهرکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

"فآواکم وایدکم بنصره ورزقکم من الطیبت لعلکم تشکرون"

[illegible]

ورزقکم من الطیبت لعلکم تشکرون

کر شاید ہم تم سے مسلمان تعصب سے اندر شعلہ کا جذبہ پیدا ہو

آج بھی انسانوں کا ہجوم دیکھ رہا ہوں اس وقت کو یاد کر رہا ہوں جب چند سو مسلمانوں نے مختلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادب عشق کی امر اللہ تعالیٰ سے یہ واسطہ یا تعلیم حق ہمارے یا حالات کی اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل و کرم سے ایک قصبہ میں دین کے کام کرنے والوں کو ایک آواز پہنچائی ہے اور خوش ہو کر سمجھے ہوں گے کہ یہ سب اسی طرح جمع ہو گئے ہیں اور ان کی ایمانی قوت پر تعجب میدان عرفات کا نقشہ یہاں دکھائی دے رہا ہے جو طاقت مسلمانوں کو میدان عرفات میں جمع کرتی ہے وہی طاقت اور وہی ایمان کی کشش ہے جس نے آج اس قصبہ میں لاکھوں مسلمانوں کو یکجا کر دیا ہے۔

وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ"

تیسری سپاہ انس و جن تو ہے امیر جنود

مکہ مکرمہ میں اگر مسلمان جمع ہوتے ہیں تو سنت ابراہیمی اور سنت محمدی کی وجہ سے مدینہ میں اگر مسلمان جمع ہوتے ہیں تو اس میں بھی سنت ابراہیمی اور سنت محمدی کی کشش کو دخل ہے اور آج بھی اس آواز میں وہ غیر معمولی طاقت اور کشش ہے جس سے مسلمان جمع ہیں تو دنیا کی کسی بڑی سے بڑی حکومت میں وہ اثر اور طاقت نہیں جو اب بھی ایمان کی آواز میں ہے اقوام متحدہ ہمارے سامنے ہے بڑی بڑی طاقتیں مل کر کے نعرہ لگاتی ہیں پھر بھی ان کی آواز میں وہ طاقت نہیں جو اسلام کی آواز میں ہے جس طرح مقناطیس لوہے کے ٹکڑوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے اسی طرح آج بھی اس آواز میں وہ کشش موجود ہے اور حقانیت ہے اور دنیا کی تاریخ میں کسی کے بس کی بات نہیں اور آپ کو یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ یہ چیز تھی جس نے قلیل تعداد کو کثیر تعداد پر غالب کر دیا

میں نے عربوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اپنی کتاب کے لئے چن لیا اور تم آپ سے ایک بار کہنا چاہتا ہوں کہ آپ جو کچھ ہیں سب کچھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسلام کے طفیل عطا کیا۔

[illegible]

آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] SELF

SECURITY [illegible]

[illegible]

حضرات! آج ملک خودکشی کے لئے قسم کھا چکا ہے، وہ آگ کی خندق میں گرنے کے لئے تیار ہے، وہ بداخلاقی اور انسانیت کشی کے دلدل میں دھنس رہا ہے، آپ ہی ہیں جو ہندوستان میں کیا پورے ایشیا میں اس ملک کو بچا سکتے ہیں، آپ اللہ اور رسول کی بات کیجئے، آپ کو کوئی ضرورت نہیں کہ آپ بے دم کی منڈی میں اتر آئیں اور آپ بھی دوسرے مفلس کی طرح بولی بولی جائے، آپ سارے اسباب ہیں، اللہ کے دین آپ کی خریداری کا کوئی حوصلہ نہیں کرسکا سلسلے میں نے کس جرأت سے کہا ہوں [illegible] آپ سے دلوں سے [illegible] سکتا، میں صرف آپ سے کہتا ہوں کہ اس ملک کو صرف تنہا آپ بچا سکتے ہیں، اس لئے آپ کے پاس عقیدہ توحید اور انسانی مساوات ہے، آپ کے پاس نظام عدل کا مکمل نظام موجود ہے، آپ ہی ہیں جو ہر چیز سے بالاتر ہیں، آپ ہی ہیں جن کے پاس ایمان بالآخرۃ ہے اور جو اللہ کی کتاب پر یقین رکھتے ہیں۔

آپ ان لوگوں میں سے نہیں جن کی نظر طاقت اور قوت پر ہوا کرتی ہے، جن کی نگاہ میں مال، متاع اور اکثریت ہی سب کچھ ہے اور نہ آپ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو انتخابات میں کامیاب ہو اور پارلیمنٹ تک پہنچ جانے ہی کو سب سے بڑی معراج سمجھتے تھے۔

بزرگو اور دوستو: جو دوسرے کے لئے پر ایمان رکھتا ہے اور ہر چڑھتے سورج کو پوجنے لگتا ہے وہ ایسا کرے گا، اس کو کوئی بچا نہیں سکتا، مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پورے ملک اس سے بہتر حالت میں نہیں اور یہ میں آپ سے کہتا ہوں اس لئے نہیں کہ میں [illegible] سے ڈرتا ہوں، بلکہ اس سے جو کہا گیا ہے:

"لا الفقر اخشیٰ علیکم ولکن اخشی ان تبسط علیکم الدنیا کما بسطت علی من کان قبلکم فتنافسوھا کما تنافسوھا فتھلککم کما اھلکتھم"

اس کو کس نے کہا اور جنگ میں نے بھی صاف کہا کہ وہی قوم پنپ سکتی ہے جو اللہ کے وعدوں پر یقین اور اس کی نصرت پر بھروسہ رکھتی ہے، اگر ہندوستانی مسلمان سچے اور ایمانی خصائص پیدا کرلیں تو آج بھی کی آنکھ [illegible] ہے وہی [illegible] پیدا ہوسکتا ہے۔

میرے عزیز دوستو! میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ مسلمانوں کا کام باہمی اتحاد ہو اس کی روح کا یہی پیغام ہے حضرت شیخ الہند کی یہ تعلیم اور مجاہدے رہے

حکیم الامت حضرت تھانوی اور مولانا مدنی اپنے اپنے خاص طرز اور اسلوب سے اس کے لئے پیش پیش رہے اور زور دیتے رہے کہ ہندوستانی مسلمان اپنی خصوصیات اور ملی تشخص کے ساتھ اس ملک میں باقی رہیں اور قرآن و سنت سے چمٹے رہیں۔ فقہی اختلافی مسائل چھیڑنے کے بجائے توحید و سنت پر زور دیں۔ دیوبند کا یہی پیغام ہے اور اس کی یہی خصوصیت رہی ہے کہ انھوں نے سرمایہ ملت کو بچانے کی کوشش کی اور اختلافی مسائل کو عام مسلمانوں سے چھپا کر رکھا۔

یہ دیوبند وارث ہے حضرت مجدد الف ثانی کا، اور اگر کوئی نہیں سمجھتا تو اس کو سمجھنا چاہئے۔ یہ میرا مقام نہیں ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ حضرت مجدد الف ثانی کے وارث ہیں حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی۔ متعدد بزرگوں میں سے کسی کو بھی اس میں کلام نہیں ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ کا گلستان اور ان کا مکتب فکر ہے جو دیوبند کی شکل میں اس وقت سامنے ہے اور میں کہتا ہوں کہ ہندوستان میں جہاں جہاں صحیح العقیدہ مسلمان ہیں وہ شاہ ولی اللہ کی فرزند اور ان کی تجلیات ہیں۔

منصب قیادت حفاظت ملک و ملت کا فریضہ

حضرات! میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے قائدانہ مقام اختیار رکھیے تو آپ سمجھئے کہ آپ کی حیثیت ملک میں قائد کی ہے میرے لئے یہ بات ناقابل برداشت ہے کہ کوئی یہ کہے کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟ کون ہے جو کہنے کا حق رکھتا ہے۔ کیا نبی عربی کے بعد کوئی اور پیغمبر پیدا ہوگا، کیا کتاب اللہ کے بعد دوسری کتاب آئے گی، ان سے ہماری راہنمائی ہوگی، کیا شریعت محمدی کے بعد کوئی اور شریعت آنے والی ہے؟ ہم سے کہو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، ہمارا ایمان توحید پر ہے اور ہماری ہدایت کتاب اور سنت رسول ہے تو یہ پیغام لے کر یہاں سے جائیے کہ آپ کو اس خصوصیت کے ساتھ ملک میں رہنا ہے اور آپ ہی ہمت والے بن کر زیادہ عزیز رہ سکتے ہیں اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کے لئے تیار رہنا ہے۔ آپ اس خصوصیت کے ساتھ اس ملک میں رہیں گے انشاء اللہ آپ عزت کے ساتھ سر بلند سرخرو رہیں۔

"ولا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین"

حضرات! یہ دارالعلوم دیوبند کے مسلک، ان کی وسعت اور خصوصیات کے حوالے سے ان سے اس
دور کا دین حق ہے [illegible] خصوصیات کے بارے میں کہا جاتا ہے [illegible]

(۱) اس کی پہلی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے حلال مسائل کے ساتھ
توحید و سنت پر اپنی توجہ مرکوز کی (اور یہ وہ ورثہ و امانت ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی
شہید اور حضرت سید احمد شہید کے سلسلے سے ملی، ابھی تک یہ باقی ہے)

(۲) اتباع سنت کا جذبہ ہوگا۔

(۳) تعلق مع اللہ کی فکر اور آخرت کی فکر اور اعمال و احتساب کا جذبہ

(۴) چوتھا عنصر ہے اعلاء کلمۃ اللہ کا جذبہ اور شوق شہادت ہے۔

یہ چار عناصر مل جائیں تو دیوبندی بنتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی عنصر کم ہو جائے تو وہ دیوبندیت ناقص رہ جاتی ہے اور [illegible] ہے کہ وہ ان چار چیزوں کے جامع رہے [illegible] تب میں [illegible] آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس میں آپ کا بھی حصہ ہے اور یہ صرف فضلاء کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ آپ بھی یہاں سے پیغام لے کر جائیے کہ عقیدہ توحید کو سینے سے لگائے رکھیں اور آپ کے گرد و پیش شرک و بدعت کا جو ماحول ہے اس سے الگ رہ کر سنت پر قائم رہیں، اتباع سنت اور فرائض کی پابندی کا جذبہ آپ کے اندر ہو اور تعلق مع اللہ کی فکر کرتے رہیں تاکہ آپ کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط رہے [illegible] اور [illegible] کا جذبہ [illegible] چاہئے اسکے تعلق آپ کے دل [illegible] آپ نے احتساب پر [illegible] ہے۔

(مولانا) [illegible] احمد صاحب [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امت مسلمہ کا فرض منصبی
اور اس کے انقلابی اثرات

> یہ تقریر مولانا حضرت نے اسلامی ثقافتی مرکز پارک میں ۱۹۹۲ء کو کی جس میں شہر اور قرب وجوار کے مقامات کے چیدہ اور منتخب حضرات شریک ہوئے تھے۔

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله ونشهد ان محمدا عبده ورسوله الذي ارسله الله تعالى بالحق بشيرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا

حضرات! میں قرآن مجید کا ایک حقیر طالب علم ہوں اور آپ سب جانتے ہیں کہ قرآن مجید روزانہ پڑھا جاتا ہے اور حسب توفیق ادب اور شوق سے زیادہ پڑھا جاتا ہے۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب آدمی کسی چیز کو حیرت سے دیکھتا ہے اور اس سے وہ مانوس ہو جاتا ہے تو اس کا تعجب باقی نہیں رہتا، وہ دل بھی ہو جاتا ہے لیکن میں اپنا حال آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں (اسی مقصد سے اپنی بات کہنے کا مضمون اخذ کیا ہے) جب میں قرآن مجید میں سورۂ انفال کی یہ آیت کریمہ پڑھتا ہوں

الا تفعلوه تكن فتنة في الارض وفساد كبير

تو موضوع کا ترجمہ یہ ہے کہ اگر تم نے یہ نہ کیا تو ملک میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور بڑا فساد پھیلے گا۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان مہاجرین اور انصار کو مخاطب فرمایا ہے جو مشرف بہ اسلام تھے جہاں تک ان مہاجرین کا تعلق ہے جو مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ آئے تھے وہ چند سو کی تعداد میں تھے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہجرت کوئی سہل کام نہیں ہے ہجرت میں آدمی کو

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] متعلق [illegible] [illegible]

[illegible] اسلام قبول [illegible] [illegible]

حدیث [illegible] مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] مسلمانوں کی تعداد [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible] [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ کا شکر ادا [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] تھا۔

[illegible] [illegible] قوموں کی آبادی تھی [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] اسلام [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] (EMPIRE) [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] (IDEALS & VALUES) [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] معلوم ہے کہ

(ROMAN LAW) [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] قرآن حدیث [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(UNIT) [illegible] حضرت

[illegible]

[illegible] وحدت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بالقیمۃ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (IDEALS & VALUES) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(IDEAL) [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

SLAMIC [illegible]

FOUNDATION [illegible]

[illegible]

ہیں بعض کئی کئی سال سے اپنا گھر چھوڑے ہوئے ہیں [illegible] بچے [illegible]
[illegible] آپ میں سے کئی دوستوں نے خود [illegible] طرف [illegible] بیٹھے ہوئے تھے [illegible] تو [illegible]
بتایا کہ ایک [illegible] ہوتا ہے [illegible] سب [illegible] جو مخلوق ہے [illegible]
[illegible] سے نکلی [illegible] بیٹھے۔

کی [illegible] کی طرف [illegible] ہے مگر قرآن کی تعلیم ہے۔

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم

ان ایمان والوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں
[illegible] خصوصیت کی طرف اس آیت کی اشارہ کیا گیا ہے۔

یا ایھا الذین آمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا

اے ایمان والو اگر تم اللہ سے ڈرو [illegible] تقویٰ [illegible] کو عمل اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ
تمہارے اندر ایک فرقان پیدا کر دے گا۔

اگر آپ [illegible] ایک ماڈل (MODEL) ایک [illegible]
[illegible] معاشرت [illegible]
[illegible] آزادی سے [illegible] اسلام کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوگا [illegible]
[illegible] انقلاب
[illegible] سال [illegible]

[illegible]

میں علامہ اقبال کے ان چند اشعار پر اپنی تقریر ختم کرتا ہوں، جو اس مقصد کی پوری ترجمانی کرتے ہیں، جو
ہمارے ملک اور مسلمانوں کے تمام نوجوانوں سے کچھ خاص مناسبت رکھتے ہیں:

ناموس ازل را تو امینی، تو امینی ‌ ‌ ‌ دارای جہاں را تو یساری، تو یمینی
اے بندۂ خاکی تو زمانی، تو زمینی ‌ ‌ ‌ صہبائے یقیں درکش و از دیر گماں خیز

از خوابِ گراں، خوابِ گراں، خوابِ گراں خیز
از خوابِ گراں خیز

فریاد ز افرنگ و دلآویزیٔ افرنگ ‌ ‌ ‌ فریاد ز شیرینی و پرویزیٔ افرنگ
عالم ہمہ ویرانہ ز چنگیزیٔ افرنگ ‌ ‌ ‌ معمارِ حرم! باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

از خوابِ گراں، خوابِ گراں، خوابِ گراں خیز
از خوابِ گراں خیز

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

کاروانِ ملت کا جلیل القدر مسافر

[illegible]

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله ونشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله الى كافة الناس بشيرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موقع کے [illegible] ہی ہے۔

حضرت [illegible] پیغام صاحب [illegible]

[illegible]

[illegible] حیثیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

کی [illegible] حیثیت امت [illegible] اس کا [illegible]

میں [illegible] کی تقدیر [illegible] خدمت [illegible] تقدیر کا فیصلہ [illegible]

وقت [illegible]

[illegible] صورت بھی [illegible] اس کا [illegible]

[illegible] قوموں [illegible] وقت کے [illegible]

کا [illegible] قسمت کا فیصلہ [illegible]

[illegible]

ایک [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۵ [illegible] جلیل القدر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس مقدس چیز کی قربانی کی بدولت جب [illegible] قربانی بالاتفاق ثابت شمار ہوتی ہے اور [illegible] بیان کر چکے ہیں [illegible] زبان [illegible] نہیں [illegible] کی کوئی چیز ہو ہے اور [illegible] زبان میں [illegible] کہ یہ [illegible] ہے کہ وہ پہلی حالت [illegible] ہے قربانی [illegible] چیز ہے کہ اس [illegible] ہم قربانی کا لفظ [illegible] استعمال کرتے ہیں تو [illegible] کی قربانی [illegible] کی قربانی [illegible] کا مصداق سمجھتے ہیں جیسے قربانی وہ باعظمت اور مقدس چیز ہے جس کی [illegible] قربانی [illegible] ہوتی ہے ہر چیز کا شعیرہ [illegible] مسجد کا شعیرہ [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام کی [illegible] بڑی مسجد کعبہ بیت اللہ [illegible] مسجد [illegible] خانہ خدا [illegible] اللہ کے [illegible] تسلیم [illegible] مسجود [illegible] سب [illegible] ہے۔

تین قسم کی قربانیاں:

اب [illegible] کی [illegible] قربانیوں [illegible] ایک [illegible] قربانی [illegible] عالمیٰ [illegible] مقابلہ [illegible] قربانی [illegible] اسی [illegible] اور معاشرہ [illegible] قربانیاں [illegible]

لا سکتے ہیں۔

حضرت خالد بن ولید کی قربانی۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے میدان جنگ میں [illegible]
[illegible] آئے [illegible] وقت [illegible] کے
[illegible]
[illegible]
[illegible] تجارت میں [illegible]
[illegible] کے ساتھ [illegible]
[illegible] (Symbol) [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] فاروق اعظم کی عظمت کے سامنے [illegible]
[illegible]
[illegible] کے لئے [illegible]
[illegible] (Flak) [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت خالد [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] اسلامی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے لئے [illegible]
[illegible]
[illegible]

ملت کا مقصد [illegible] ہیں۔

ایک قربانی [illegible]

کے معاملہ پر برادریوں کے مفاد پر۔ اور یہاں تک میں عرض کرتا ہوں کہ ملت کی ضرورت کا جو عنوان اور مسئلہ ہم نے تجویز کیا ہے۔ اس پر بھی ملت کے مفاد کو مقدم رکھیں۔ اس لئے کہ جماعتیں ملت کے لئے ہیں، ملت جماعتوں کے لئے نہیں ہے۔ مولانا محمد یوسف صاحب امیر جماعت اسلامی ہند یہاں بیٹھے ہیں، ابھی سے ہندوستان میں "مسلم مجلس مشاورت" نے پلیٹ فارم پر بھی یہ بات کہی تھی۔ اس وقت بھی اس پر ایمان رکھتا تھا اور اب بھی ایمان رکھتا ہوں کہ اگر ملت کے مفاد کا تقاضا ہو کہ حرف غلط کی طرح جماعتوں کو مٹا دیا جائے تو میرے اخلاص کا تقاضا ہوگا کہ سب سے پہلے میں اسے قبول کروں۔ یہ وہ قربانی ہے جس کا سبق حضرت خالد بن ولیدؓ کی قربانی ہمیں دیتی ہے۔

حضرت حسنؓ کی قربانی کی عظمت کو ہمارے سامنے لانے سے صورت حال مرتب کرنے سے قاصر رہے ہیں، لیکن حقیقت میں وہ قربانی بھی کسی قربانی سے کم نہیں کہ وہ نواسۂ رسول ﷺ تھے، جگر گوشۂ بتول تھے، حضرت علیؓ کی تلوار بے نیام سے ابھی باہر تھی، اس وقت جو شخص بھی صورت حال کا جائزہ لیتا وہ پیشین گوئی کر سکتا تھا کہ ابھی بڑی فوجی طاقت حضرت حسنؓ کے ساتھ ہے، اور مسلمانوں کی جذباتی وابستگی بھی ان کے ساتھ ہے۔ ان کے ساتھ شرعی دلائل تھے، وہ نواسۂ رسول ﷺ تھے اور خلیفۂ راشد تھے۔ ان کے ہاتھ پر بیعت ہو چکی تھی۔ انہوں نے دیکھا یہ کہ مقاتلہ سے نتیجہ کیا ہوگا اور میرے جلیل القدر والد کی توانائیوں کا بڑا حصہ اس میں صرف ہو گیا۔ ان کا یہ ایک اجتہاد تھا کہ انہوں نے خلافت سے کنارہ کشی اختیار کی، یہ قربانی دی۔ پھر ان کے بعد ان کے جلیل القدر بھائی حضرت حسینؓ نے یزید کے مقابلہ میں دوسرا ایک اجتہاد کیا، میں ان دونوں اجتہادوں کو صحیح سمجھتا ہوں اور دونوں میں کوئی تضاد نہیں سمجھتا۔ یہ موقع نہیں کہ میں تاریخی اسباب بیان کروں، لیکن میرے نزدیک حالات کے بدلنے کے ساتھ احکام بدلتے ہیں۔ ان حالات کے مطابق حضرت حسنؓ کا فیصلہ صحیح تھا، ان حالات کے مطابق حضرت حسینؓ کا فیصلہ صحیح تھا اور دونوں نے اعلیٰ ہمتی سے کام لیا اور کسی نے کمزوری نہیں دکھائی۔ شاید ایک حصہ کے لئے یہ سمجھنا صحیح نہیں ہوگا کہ حضرت حسنؓ نے کسی کمزوری کی وجہ سے یا کسی بیرونی دباؤ کی بنا پر یہ فیصلہ کیا تھا، بلکہ وہ فیصلہ تھا کہ جس کی پیش گوئی رسول ﷺ نے کی تھی۔

ابني هذا سيد، ولعل الله أن يصلح به بين فئتين من المسلمين

میرا یہ بیٹا سردار ہے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی قربانی بھی کچھ کم نہیں، وہ جب مدینہ کے گورنر تھے اور عشرت و راحتوں سے آپ کی زندگی ... اہل ذوق، نفاست پسندی کے لئے ایک ضرب المثل کی حیثیت رکھتے تھے، ان کا شمار ... نوجوانوں میں ہوتا تھا، تعلیم یافتہ ... ان کی چال ڈھال کی نقل کی جاتی تھی، "المشیۃ العمریۃ" کے نام سے اس زمانے کی سوسائٹی میں دوڑ ... جو کپڑا قیمتی سے قیمتی ہوتا بار بار استعمال کرتے تو ان کی نظر میں سستا ہو جاتا، لیکن جب خلافت کا بار ان کے کاندھوں پر پڑا تو ان کی زندگی یکسر تبدیل ہوگئی، انہوں نے اپنے اور اپنے قریب ترین اعزہ کی جاگیریں بیت المال کو واپس کردیں، ایک مرتبہ سستے سے سستا کپڑا ان کی پوشاک کے لئے آیا تو یہ کہہ کر انہوں نے واپس کردیا کہ چیتھڑے ہیں، ان کے خدمت گاروں کی آنکھوں میں ... سو آگئے کہ بازار کے قیمتی کپڑوں کو انہوں نے یہ کہہ کر واپس کردیا تھا کہ بہت معمولی ہیں، کھانے پینے اور گھر کی چیزوں کا معیار انہوں نے اتنا گرادیا کہ بوریا نشین زاہد بھی اس سے پیچھے ... تھے۔ احتیاط کا یہ عالم تھا کہ سرکاری شمع جل رہی ہے اور وہ حکومت کا کام کر رہے ہیں کہ ایک دوست باہر سے آئے ہیں، وہ ان سے علاقے کے مسلمانوں کے حالات دریافت کرتے ہیں۔ جوں ہی وہ ان کے بچوں کی خیریت اور گھر والوں کی عافیت پوچھنے لگتے ہیں تو وہ چونکہ سرکاری شمع گل کر دیتے ہیں اور ذاتی شمع منگواتے ہیں کہ سرکاری شمع اور تیل اس لئے نہیں ہے کہ ذاتی سوالات اور خانگی معاملات میں صرف ہو۔ میں نے یہ چند مثالیں پیش کیں، ورنہ ان کی خلافت کے بعد کی پوری زندگی اس عظیم قربانی کی ایک مثال ہے جو ہر غیور اور صاحب ضمیر، صاحب ایمان مسلمان کی ملت کے لئے پیش کرتا ہے۔

معاصر ملت اسلامیہ کی تقدیر کا :

یہ میری خوش قسمتی ہے، میری بڑی آرزو تھی، یہ سعادت ملی ... جہاں ... مجلس ... لیکن شاید اس مجلس میں (ان کے پورے احترام کے ساتھ) کوئی صاحب ایسے موجود نہ ہوں ...

ہے جن کو عالم اسلام کو اس طرح بہت قریب سے دیکھنے کا موقع نہ ہوگا جتنا مجھے، مجھ تھوڑی سی بدقسمتی، یا کچھ تھوڑی سی خوش قسمتی یا بدقسمتی کے لئے [illegible] سے اس عالم اسلام کو جس طرح دیکھنے کا موقع ملا ہے، [illegible] خوش قسمتی ہے کہ مجھے مسلمانوں کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا، جیسے مسلمان ملکوں کو دیکھنے کا موقع ملا، بہرحال میں آپ سے یہ کہتا ہوں کہ معاملہ اس وقت پارٹیوں کا نہیں، معاملہ جماعتوں کا نہیں، معاملہ وقتی مصالح کا نہیں، معاملہ ملت اسلامی کی تقدیر کا ہے، ہو سکتا ہے کہ عبادات محفوظ ہوں، معاملات میں بھی بہت سی شکلیں محفوظ ہوں، لیکن ملت اسلامیہ کے سیاسی [illegible] اپنا وزن کھو چکی ہے، مثلاً بیت المقدس کا مسئلہ ہو یا فلسطین کا مسئلہ ہو، بوسنیا کا مسئلہ ہو یا قبرص کا مسئلہ ہو، آپ دیکھئے کہ پوری ملت اسلامی اس بارے میں کوئی اثر نہیں رکھتی، سلطنت عثمانیہ کے بعد عالم اسلام کا کوئی ملک اور ملت اسلامیہ کا کوئی ملک یا کوئی خاندان اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ عالم اسلام کے کسی مسئلہ میں اپنا سیاسی وزن ڈال سکے، [illegible] مرحوم نے تھوڑا سا وزن ڈالا تھا اور کچھ عرصہ [illegible] کی [illegible]، اس وقت [illegible] آج کوئی اسلامی ملک ایسا نہیں ہے کہ جس کی بات سنی جائے، جس کا عدم اتفاق اور جس کا احتجاج کسی بڑی طاقت کو ایک منٹ کے لئے بھی اس مسئلہ پر غور کرنے پر آمادہ کر سکے، آپ سب بھائی متحد ہو کر صورت حال کا مقابلہ کریں، زمانہ کے چیلنج کو قبول کریں اور اس کا ہمت و جرأت سے سامنا کریں، اور اگر خدا کی طرف سے کوئی موقع ملا تو آپ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں، اگر کوئی فرد، کوئی جماعت اس بات کو اپنے کام کا اہم قرار دے کہ وہ آپ کی کوئی خدمت کر سکے تو اخلاص کا تقاضا ہے کہ اسے موقع دیں کہ وہ اپنی صلاحیت کا اظہار کرے، مسلمانوں کی تقدیر کی [illegible] ان [illegible] بڑی خوش قسمتی [illegible] آپ کی [illegible] علمی ذاتی [illegible] انسانی [illegible] مسلمانان عالم کے نقصان [illegible] جب [illegible] موقع آئے تو آپ [illegible] پر ملت کے مفاد کو مقدم رکھیں اور آپ [illegible] موقع سے [illegible] اس مسئلہ سے متاثر نہ ہوں [illegible] کسی قسم کا ذہنی انتشار پھیلائے [illegible] اس کے لئے آپ کو اختلافی مسائل کو چھوڑنے کے لئے [illegible] جب تک آپ

غیر ضروری چیزوں کو تھیری ہی اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اپنی عادتوں سے شروع سے یہ احتیاط برتی ہوتی اور چیزوں سے یوں ہی [illegible] مٹی کی چیزوں کو چھوڑنے کے لئے اور معاہدہ تو آج ہم کے لئے رہتا اس سے [illegible] یہ وہ سب تھا جو اس وقت آپ کو نظر آ رہا ہے لیکن بہر حال یہ انسانی کوشش میں [illegible] اپنے علم اور عقل کا مطلب ہے۔

موجودہ صدی کو کسی مقسم کی تلاش

میں سمجھتا ہوں کہ میری تقریر کے مضمرات کو آپ حضرات نے پوری طرح سمجھ لیا ہوگا اور اتنا کافی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ پورے عالمِ اسلام بلکہ پوری انسانیت کے لئے ادراک، صداقت اور عدل و مساوات کے لئے پشت پناہ بنیں اور آپ کی قابل [illegible] کہ وہ کسی کی روشنی آپ کے اخلاق اور آپ کے احترام میں ظاہر ہوتے پائے جیسے کہ ایک بڑا معیار [illegible] ظاہر ہوا تھا اس سے [illegible] کی صدا لگائی تھی اور جو ہماری خلیفہ مقسم اس کی [illegible] جو بھی کوئی ملک [illegible] کا ہو کر کوئی "ظلوم" [illegible] کوئی تو مقسم اس دنیا میں اس صدی میں بھی ہونا چاہئے جیسا ایک امامِ کعبہ کی ضرورت ہے اور ہم آپ سب ان کا احترام کرتے ہیں جیسا کہ آج ایک بڑے عالمِ دین کی ضرورت ہے اور ہم آپ ان کا احترام کرتے ہیں ویسے ہی [illegible] انصاف شعار، عدل گستر، دردمند، انسان دوست جماعت کی بھی ضرورت ہے۔ بس میں ان الفاظ پر اپنی بات ختم کرتا ہوں۔ آپ حضرات کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ حضرات نے مجھے یہ موقع عطا کیا۔ اگر میں کوشش کرتا اور یہاں میرے احباب بھی کوشش کرتے تو شاید اس سے بہتر موقع فراہم نہیں ہو سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ڈاکٹر [illegible] احمد [illegible] صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام ایک تغیر پذیر دنیا میں

[illegible]

[illegible]

بڑی ذمہ داری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ذات حیات تعمیر کا نام ہے

[illegible] علامہ اقبال [illegible] تعمیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تعمیر [illegible] اقبال کے [illegible]

[illegible] کا نام ہے [illegible]

[illegible] کا نام ہے۔

جب بھی [illegible] کا تناسب [illegible]

[illegible] تناسب

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اسی طرح کی حدود کی ضرورت ہے۔

یہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ جمود اور حرکت کے لئے سب سے بہتر مثال ہو سکتا ہے دریا کی کوئی موج اپنی پہلی موج کی بالکل عین اور مماثل موج کی بالکل عین اور مماثل نہیں ہوتی، لیکن دریا اپنی گردش یعنی موجوں کے باوجود اپنے نام کے ساتھ، اپنے حدود کے ساتھ، اپنی ہیئت کی خصوصیات کے ساتھ ہزاروں برس سے قائم ہے، دجلہ و فرات آج بھی دجلہ و فرات کہلائے گئے اور گنگ و جمن آج بھی گنگ جمن کہلاتے ہیں۔

زمانے کے اندر تغیر بھی ہے اور ثبات بھی، اگر زمانہ ان دونوں خصوصیتوں اور صلاحیتوں میں سے کسی ایک سے محروم ہو جائے تو وہ اپنی افادیت کھو دے گا۔

اسی طرح کائنات میں جتنے بھی وجود، شخصیتیں اور ہستیاں ہیں، سب کے اندر ثبات اور تغیر یعنی ہر ایک میں ان دونوں عنصروں کے ملنے سے وہ فرض ادا کرتا ہے اور وہ منصب پورا کرتا ہے جو ان کے سپرد کیا گیا ہے۔

مذہب زندگی کا نگراں ہے:

جہاں تک مذہب کا تعلق ہے، مذہب کے ایک ادنیٰ طالب علم کی حیثیت سے میں مذہب کے لئے یہ پوزیشن قبول نہیں کر سکتا اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات بھی مذہب کے لئے یہ پوزیشن نہیں پسند کریں گے کہ مذہب ہر تغیر کا ساتھ دے، یہ کسی قسم باد نما کی تعریف تو ہو سکتی ہے کہ وہ۔

وہ ہوا کے رخ کے ساتھ مڑ جائے، یہ مرغ باد نما (WEATHER COCK) ہی کی تعریف ہو سکتی ہے جو کسی بلندی پر یا کسی عمارت پر لگایا گیا ہے صرف یہ معلوم کرنے کے لئے کہ ہوا کس طرف کی چل رہی ہے، لیکن مذہب کی تعریف نہیں ہو سکتی، میں سمجھتا ہوں کہ آپ حضرات میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا کہ مذہب کو اس کے بلند مقام سے اتار کر مرغ باد نما یا بیرومیٹر کا مقام دینا چاہتا ہو کہ مذہب کا کام یہ ہے کہ وہ صرف زمانے کی تبدیلیوں کی رسید دیتا رہے، انگریزی میں (ACKNOWLEDGE) کرتا رہے یا اس کی عکاسی کرتا رہے، آج اگر کوئی مذہب یہ کرتا ہے تو کیا کسی نام نہاد مذہب کے پیرو یا اس کے نمائندے بھی یہ پوزیشن قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔

مذہب [illegible] حقیقت [illegible] سے لے [illegible] تبدیلی [illegible] ہے جو یہ [illegible] تبدیلی [illegible] اور [illegible] تغیر [illegible] مذہب زندگی کا ساتھ دینا [illegible] وقت [illegible] میں سے [illegible] ساتھ مذہب [illegible] کا فرض [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] مذہب [illegible] کیا ہے کہ مذہب جہاں [illegible] زندگی کا ساتھ [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] (GUARDIAN) [illegible] زندگی [illegible] ہے۔

[illegible] کا کام [illegible] ہے کہ [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] کا ساتھ [illegible] اور [illegible] ثبت کرے مذہب [illegible] ہے کہ جہاں [illegible] قسم کی [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] ہے اور ایک ہی طرح کا [illegible] ہے [illegible] مذہب کا کام یہ ہے کہ [illegible] تصدیق ثبت کر [illegible] ہے۔

مذہب پہلے [illegible] کا جائزہ [illegible] کہ [illegible] اپنا فیصلہ صادر کر سکتا اور [illegible] بعض وقت مجبوراً مذہب کے [illegible] کی کوشش [illegible] کا [illegible] ایک غلط [illegible] ہے [illegible] اتفاق [illegible] کے حق میں [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] تصدیق ثبت [illegible] ہے [illegible] کا [illegible] کی بھی کوشش کرتا [illegible] ہے۔

[illegible] اخلاقیات اور مذہب میں [illegible] فرق [illegible] ہوتا ہے [illegible] اپنی [illegible] اور [illegible] سمجھتا ہے کہ [illegible] اخلاقیات [illegible] سیاسیات [illegible] غلط [illegible] یا [illegible] مذہب [illegible] کی کوشش [illegible]
[illegible] ہے۔

مذہب کی تاریخ کی بعض آزمائشیں

مذہب کی تاریخ [illegible] آزمائشیں [illegible] ہیں جب ہم [illegible] ہیں کہ مذہب [illegible] زندگی کا [illegible] ساتھ [illegible] مذہب [illegible] ہیں [illegible] کے [illegible] کی روشنی میں [illegible] ہیں۔

[illegible] قرآن [illegible] اس [illegible]

[illegible]

[illegible] ان کے سامنے [illegible]

ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب

انسانوں کی [illegible] ہے کہ اپنی [illegible] اصول [illegible]
مسلمانوں نے قرآن مجید کی روشنی میں مسائل [illegible]
قرآن مجید کے [illegible] اصولوں [illegible] زندگی [illegible]
[illegible] قرآن مجید [illegible]
[illegible] قرآن مجید [illegible]
اس [illegible]
[illegible]

ان غلاموں کا یہ مسلک ہے کہ ناقص ہے کتاب
کہ سکھاتی نہیں مومن کو غلامی کے طریق

[illegible] قرآن مجید [illegible]
[illegible]
[illegible] قرآن مجید [illegible]
[illegible] قرآن مجید [illegible]
[illegible]
[illegible]

"انہوں نے جب دیکھا کہ وہ قرآن مجید کی بلندیوں کا ساتھ نہیں دے سکتے تو انہوں نے اس کو اپنی سطحوں سے نیچے اتارنے کی کوشش کی تاکہ ان کی پستیوں کا ساتھ دے سکے"

باصلاحیت افراد کی کمی

دوسرا سبب تھا جس میں مسلسل مذہبی حلقے پر جمود طاری نظر آتا ہے اور جس سے مذہب کی زندگی میں الجھنیں پیدا ہوتی ہیں، یہاں ایسی شخصیتوں کے فقدان یا کمی کا دور ہے جو زمانے کے چیلنج کو قبول کر کے مذہب کی موثر نمائندگی کرتے ہیں۔ اسلامی تاریخ کے جس دور میں بھی مذہب کی بقا اور زندگی کی ضمانت اسلام اور شریعت اسلامی پر معاشرے کی کمی یا بے اعتمادی نہیں پیدا ہوئی، اسلامی تاریخ کے مختلف ادوار میں ہمیں وسیع سطح پر بلند ایسی شخصیتیں نظر آتی ہیں جنہوں نے اپنی اعلیٰ صلاحیت اور عبقری (Genius) شخصیت سے پچھلے دور کے فتنوں کا سدباب اپنے زمانے کے پیدا شدہ نئے مسائل کے حل اور مذہب کی حفاظت و نمائندگی کا فرض نہایت کامیابی سے انجام دیا، امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اس دور میں پیدا ہوئے جب ان کی ضرورت دین اور زمانے کو تھی، انہوں نے اسلامی شریعت و قانون کو منقح شکل میں پیش کر کے اسلامی سلطنت کی وسعت اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل کو حل کیا، بعد کے دور میں امام ابوالحسن اشعری اور امام غزالی جیسے عبقری افراد آئے اور انہوں نے ان خطرات اور فتنوں کا مقابلہ کیا جو ان کے زمانے میں پیدا ہو گئے تھے۔

آسان اور پیچیدہ

حضرات! اگر آپ غور فرمائیں تو بات بہت آسان اور قابل فہم ہے لیکن اگر صرف منطقی اور فلسفیانہ نقطہ نظر سے مسئلہ کو سمجھنا چاہیں تو اچھا خاصا معمہ بن سکتا ہے۔ یہ بات بہت سادہ ہے اور بہت آسان ہے اور بہت مشکل اور پیچیدہ بھی ہے، سادہ اس طرح ہے کہ پہلے آپ زمانے کی حقیقت کو سمجھ لیں کہ زمانہ اس طرح تغیر پذیر نہیں کہ اس کی ہر حرکت کا تقاضا اخلاقیات ساتھ دے سکتا ہے، اسلام کوئی جامد نظریہ نہیں، زمانے کی حقیقت ہم سمجھیں اور زمانے کا جو اصل تقاضا ہے اس کے ادراک کی کوشش کریں اور اس کے ساتھ ہم اسلام کو سمجھیں اور اس کا گہرا مطالعہ کریں، دیکھیں کہ قرآن مجید میں انسانوں کے لیے ابدی اصول دیے گئے ہیں اس نے زندگی کے تغیر کا

استحضار کیا گیا ہے اور عقل و فہم سے کام لینے کی کیسی دعوت دی گئی ہے؟ ہم دیکھیں کہ ابتدائی دور کے مسلمانوں نے کس کامیابی سے نئی تہذیبوں اور فلسفوں کا سامنا کیا اور ان کی سوغاتیں لیں اور ذمہ داری ادا کی۔

عہدِ جدید کا سامنا دنیا کیا تھی، میں اس کو اسلام کی پوری تاریخ سے استنباط کرتا ہوں۔ اسلام عہدِ جدید کی رہنمائی کر سکتا ہے اور اس کو راہِ راست پر بھی لگا سکتا ہے۔

عہدِ جدید خودکشی پر آمادہ

حضرات! اگر آپ یہ بھی دیکھیں کہ عہدِ جدید کس ہلاکت خیزی کی طرف جا رہا ہے؟ کس طرح خودکشی پر آمادہ ہے؟ اور انسانیت کے لئے پیامِ موت بن رہا ہے؟ نسلِ انسانی کی افادیت کے خلاف خدا کی عدالت میں ثبوت پیش کر رہا ہے کہ انسان کو زندہ رہنے کا حق نہیں؟ کیسے کیسے تخریبی رجحانات اس میں کام کر رہے ہیں؟ اسلام اپنے ان اصولوں کے ذریعہ جو قرآن مجید میں مذکور ہیں، خواہ وہ اخلاق ہوں یا تمدن، خواہ افراد کے باہمی رشتوں سے تعلق رکھتے ہوں یا ان کی خارجی زندگی سے، ان اصولوں کی وجہ سے عہدِ جدید کے نہ صرف جائز تقاضوں کو پورا کر سکتا ہے بلکہ عصرِ جدید کو اس تباہی سے بھی بچا سکتا ہے، جو تلوار کی طرح اس کے سر پر لٹک رہی ہے۔

اب مسئلہ عصرِ جدید کا سامنا کرنے اور اس سے شرمانے کا نہیں رہا، اب تو عصرِ جدید کے بچانے کا مسئلہ سامنے آیا ہے۔ اب تو عہدِ جدید کی بات کرنے والوں، عصرِ جدید کے قصیدہ خوانوں، اس کی دہائی دینے والوں اور عہدِ جدید کے نام پر اپنے سینے ابھارنے والوں کا ہے کہ وہ بھی رہیں گے یا نہیں رہیں گے؟ اس کارخانے میں ان کی "اوزار" کی جانچ کی جائے گی جہاں صرف پیٹ اور نفسِ امارہ کی پرستش ہوتی ہو؟ آج یہ مسئلہ اور خوب جلد سے [illegible] حقیقت نظر آتی ہے کہ دولت، مادی قوت سب پیمانے ہیں، کسی چیز کی حقیقت پر غور کیا جا سکے گا؟ اور کیا انسان اس حد تک نہیں ہوں گے کہ کوئی تعلیمات ان سے لی جا سکیں؟ یہ مسئلہ صرف ایک نعرہ ہوگا کہ جتنی ہو سکے کھا لو [illegible] اپنا پیٹ بھرو اور اپنی جنسی ہوس پوری کرو۔ کوئی اخلاقی حدود، کوئی مقصد، کوئی انسانی خیر خواہی کی بات اور تہذیب کو بچانے کا مسئلہ قابلِ فہم نہیں رہے گا، لوگ اس موضوع پر بحث نہیں کریں گے۔

[illegible]

عدم تشریح سے غلط فہمیاں

[illegible] حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا یہ قول [illegible] منقول ہے " کلموا الناس علی قدر عقولهم اتریدون ان یکذب الله ورسوله " [illegible]

[illegible]

[illegible]

مذہب اور تہذیب

[illegible]

LEGACY

OF ISLAM کا مؤلف لکھتا ہے کہ اسلام ایک تہذیب ہے اور مغرب کی [illegible] ایک [illegible]

تہذیب کا نام [illegible] سے تہذیب سے کے معنے ہیں کہ یہ [illegible] ہے کہ ہزاروں برس پہلے

کی تہذیب یا پانچ سو برس پہلے کی تہذیب ہے کا اس بدلی ہوئی دنیا میں [illegible] مغربی تہذیب

صرف اخلاقی قدروں کا نہیں بلکہ کسی معاشرت و تمدن کے طریقے کی تہذیب ہے اور [illegible]

وہ جو بھی حقائق [illegible] [illegible] ہے [illegible] کی [illegible]

[illegible] سے [illegible] کو [illegible] اصولوں کا [illegible] ہے۔

مگر اسلام کا یہ [illegible] ہے [illegible] سے کوئی [illegible] نہیں ہے کہ [illegible] جب [illegible]

[illegible] میں [illegible] ہوسکتا ہے [illegible] مغربی [illegible] ہیں [illegible] ہے

[illegible] کی [illegible] ہے [illegible] حقائق [illegible] کے لئے [illegible] اور [illegible] سے [illegible]

[illegible] کے [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] زندگی اور سوسائٹی سے [illegible]

خرابیاں پیدا ہوں کی جو [illegible] مغربی تمدن میں دیکھ رہے ہیں اور اس کا کوئی [illegible] سے

[illegible] سے [illegible] ہے [illegible] کی [illegible] رہا ہے۔

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضرورتِ تبلیغ

[illegible]

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا
ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ
ونشھد ان لا الٰہ الا اللہ ونشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ الذی ارسلہ
اللہ تعالٰی بالحق بشیرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ.

میرے بھائیو اور دوستو! ابھی آپ کے سامنے میں نے جو قرآن کی ایک آیت پڑھی [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] راستے میں خرچ [illegible] اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ ڈالو [illegible] اللہ تعالیٰ کی طرف نکل کر [illegible] جانے کا [illegible] سلسلہ [illegible] اپنے ہاتھوں ہلاکت میں ڈالنا [illegible] آپ [illegible]

ایک جلیل القدر صحابی سیدنا ابوایوب انصاریؓ

ایک مرتبہ مسلمانوں کی ایک فوج [illegible] صحابہ کرام [illegible] قسطنطنیہ (استنبول) کا محاصرہ [illegible] قسطنطنیہ [illegible] وقت [illegible] مسلمانوں کے [illegible] اس وقت [illegible]

[illegible] تو اس وقت [illegible] جلیل [illegible] تھے [illegible] ہمت [illegible] اور [illegible] سے [illegible] بات [illegible] قوت [illegible] حالات [illegible] [illegible] اسلام [illegible] [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] مسلمان [illegible] [illegible] کا مطلب [illegible] [illegible]

[illegible] جہاد [illegible] تھے۔

دوران جہاد ایک [illegible] کا غلط تفسیر بیان کرنا

[illegible] مسلمانوں [illegible] ایک [illegible] [illegible] دشمنوں [illegible] [illegible] قرآن مجید [illegible]

ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة

یعنی اپنے ہاتھوں [illegible] [illegible]

جاتی ہو اور یہ تو ایک طرح کی خودکشی ہوئی، جو شخص اس طرح کی خودکشی کرتا ہے، سمجھا گیا کہ وہی اس طرح دشمنوں کے نرغے میں گھس جاتا ہے گویا کہ دشمنوں کے سمندر میں چھلانگ لگاتا ہے۔ اس کو سب نے کہا کہ یہ کام جائز نہیں۔

سیدنا ابوایوب انصاریؓ کا صحیح تفسیر کی طرف متوجہ کرنا:

سیدنا ابوایوب انصاریؓ نے اس پر فرمایا کہ دوستو! اس آیت کی تفسیر ہم سے پوچھو، یہ تو ہمارے گھر کی آیت ہے۔ یہ ہم لوگوں میں ہے، جس کا تعلق خاص طور پر حضرات انصارؓ سے ہے، صحابہ کرامؓ متوجہ ہوگئے اور تمام مسلمان ہمہ تن گوش بن کر کھڑے ہوگئے کہ دیکھیں رسول اللہ ﷺ کے میزبان جلیل القدر صحابی قرآن کا بہت علم رکھنے والے اس آیت کی کیا تفسیر بیان کرتے ہیں؟

صحابہ کرامؓ کی دینی جدوجہد اور اس کے نتائج۔

انہوں نے فرمایا کہ اصل میں یہ آیت اس موقع پر نازل ہوئی کہ جب اسلام مدینہ پہنچا اور لوگ گھر بار چھوڑ کر اور سب سے آنکھیں بند کر کے دین کے کام میں ہمہ تن لگ گئے۔ کیسا باغ؟ کہاں کی کھیتی؟ کیسی دکان؟ کیسا مکان؟ کیسی اولاد؟ سب کچھ دین پر قربان تھا، اور ساری پونجی اس پر نثار کی ہوئی تھی، ایک سرفروشی کی حالت تھی جو اسلام کی خدمت کے لیے سب پر چھائی تھی، کسی کو اپنے گھر بار کا ہوش نہ تھا۔ اس بے دریغ قربانی کا اس ظاہری دنیا میں جو قدرتی نتیجہ ہوا کرتا ہے، اور جو اسباب ظاہری اور قانون فطرت کا تقاضا ہے وہ ہوا۔ ہماری تجارت کے دیوالے نکل گئے، ہمارے باغات ویران ہوگئے، ہماری کھیتیاں برباد ہوگئیں، غرض یہ ہے کہ ہمارے کاروبار اس سے متاثر ہوئے لیکن اسلام گھر گھر پھیلنے لگا اور جیسے نور پھیلتا ہے اور بارش ہوتی ہے، اسی طرح اسلام مدینہ میں پھیلنے لگا۔ اب تھوڑی ہی مدت رہ گئی تھی کہ شاید ہی کوئی رہا ہو کہ سارا مدینہ مسلمان ہو جائے۔ لیکن ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ہوگئے۔ ہزاروں دولت ایمان سے مالا مال اور ہزاروں اس باران رحمت سے فیضیاب ہوگئے

دینی جدوجہد کے دوران صرف چھٹی کا تصور

اس وقت ہمارے ذہن میں یہ خیال تھا کہ جیسے بھی طرح ہو اسلام تو اس درجہ پر آ جائے
جہاں تک کہ ... کل وقت کی ... سے یہ مشکل تر ہے جس سے اس کی خدمت میں لگ
جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ احکام حالات کے ساتھ بدلتے ہیں۔ اس وقت یہ حکم تھا کہ دین
کی خاطر پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھو ... سب کچھ ... اور
جب ضرورت تھی تو ہم سب کچھ چھوڑ کر اسلام کی خدمت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ اللہ نے ہم کو
توفیق دی اور ہم نے ایسا کیا۔ لیکن اب وہ پہلے کی حالت نہیں ہے۔ اب خدا کے فضل و کرم سے
مسلمانوں کی تعداد میں بہت بڑا اضافہ ہو گیا ہے۔ اب اسلام کے خدمت گزار اور اس کے
سپاہی اور اس کے مبلغ بہت ہیں۔ اس لئے اگر ہم تھوڑے عرصہ کی چھٹی لے لیں تو کیا حرج ہے؟
چھٹی کا قانون تو ہر نظام میں ہوتا ہے۔

بوجہ ضرورت عارضی چھٹی کا خیال

یہ بات تو ان حضرات کے ذہن میں ... کے باوجود بھی نہ تھی کہ مستقل چھٹی لی جائے اور یہ خیال
بھی نہیں آ سکتا تھا کہ ہم اپنے آپ کو مستقل طور پر سبکدوش کر لیں۔ کہ حضور ﷺ اب اسلام کی
خدمت کرنے والے بہت ہو گئے ہیں۔ ہم کو آپ چھٹی دے دیجئے تاکہ ہم اپنے گھر جا کر
بیٹھیں ... کام کریں۔ یہ بات تو ان حضرات سے کوسوں دور
خیال میں بھی نہ تھی کہ مستقل چھٹی ... بلکہ صرف اتنا خیال ہوا کہ اتفاقی طور پر عارضی طور پر کچھ
چھٹی لے لیں۔ آدمی ملازمت سے چھٹی لیا کرتا ہے ... ہم نے
بھی ... چھٹی لی ... بہت ... کام ...
... چھٹی لینا ... اپنے گھر کے ضروری کام
انجام دے لے۔

چھٹی لینے کا نتیجہ ... زبردست نقصان

حضرت ابو ایوب انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ... یہ خیال آیا کہ ہم

تھوڑے دن کے لئے چھٹی ہے لیکن میں نے خیال کیا کہ تم کو پتا ہے یہ ذلیل ہو کر رہ گیا ہے
دور آ گئے۔ رہی یہ خیال تمہارے ذہن میں نہ آئے کہ دنیا یہ طاقت دو۔ تمہارے سامنے تم کو امام اللہ
کے کام سے چھٹی دے دی گئی ہے جو تمہارے ذہن میں کیا انجام ہوا اس کا نتیجہ کیا ہوگا اس کا
نتیجہ کیا ہوگا۔ یہ دنیا کسی کی ہے ملک تو وقتی طور سے ہو جائے گا۔ کسی کھیتاں سے
دعائیں کی اور یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں کی دنیا میں بس کی۔ وہ کسی میں پانچ سو کا سامان ہے
جو سب کام معمولی سا کاروبار تک کی تصویر میں پانچ دو ہاتھ لے۔

تمہاری دنیا میں جو بالکل بیٹھی ہے جس میں خاک نے لگی ہے وہاں دو چار لگا کے نظر آنے لگیں گے۔ اس میں دو وزن ہے بلکہ سر کی آمدنی شروع ہو جائے گی۔ تمہارے ہاتھ تو بالکل ہو گئے ہیں ان کو پال لو گے تو وہ ہرے بھرے ہو جائیں گے۔ لیکن ان کے دو نتیجے نکلیں گے ایک کا تعلق تمہاری ذات سے ہے۔ اور دوسرے کا تعلق پوری کائنات سے ہے۔ جہاں تک تمہاری ذات کے تعلق کا سوال ہے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارا نام اللہ کے یہاں خدمت گزاروں کی فہرست سے کٹ جائے گا اور تم بھی انہیں قوموں میں لکھے جاؤ گے جو خلافت کی قسمت پر مہر لگا دی گئی ہے اور جن دنیا داروں کی فہرست میں لکھ دیا گیا ہے کہ ان کا کام کھانے پینے گھوڑے کی طرح کھانا کمانا اور پیٹ بھرنے کے علاوہ ان کے بعد وحشت سے لاوارث کی طرح زندگی گزار کر چلے جاتے ہیں۔

آج تمہارا نام رسول اللہ ﷺ کی سچائیوں، ساتھیوں اور جاں نثاروں اور انہیں قربانی کرنے والوں میں لکھا ہوا ہے۔ دنیا کے بستیاں میں غیرت ایمان دوبارہ پیدا کرنے کے کوشش کرنے والوں میں لکھا ہوا ہے تمہارے لئے جیت اور نبی کی حیات کی قصور سے کہ تمہارے ہاتھوں یہ دنیا جو کفر کی بھٹی بن گئی ایک جانوروں کا اصطبل بن گئی انسانوں کا قبرستان بن کر رہ گئی ہے جہاں نہ تو ہوش ہے نہ وقت ہے بچا ہے اور کھانے کمانے کے سوا کوئی اور بھی کام نہیں رہا، یہ دوبارہ درست ہو کر یہ مقصود ہے اس فہرست سے تمہارا نام نکل جائے گا اور یہ دنیا جو اللہ سے چھوٹ گئی تھی اور ابھی تک گئی ہوئی ہے آج پھر تم سے دوبارہ خدا کی چوکھٹ پر سر جھکانے لگی ہے وہ جن کے نام رجسٹروں میں لکھے ہوئے تھے ان کا کام دیا جاتا ہے۔ عالمی ملک میں عبادت گزاروں میں اور عام انسانوں میں دنیا کی نجات دہندہ کی فہرست

میں [illegible] ہیں۔ یہ فیصلہ [illegible] ہم [illegible] دنیا میں لگتا [illegible] بجائے [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] سے [illegible] بچے [illegible] میں [illegible] [illegible] گا

[illegible] کے لئے اللہ تعالیٰ سے جو [illegible] [illegible] ہدایت کا [illegible] سے متعلق ہے اللہ تعالیٰ [illegible] فیصلہ [illegible] خدا [illegible] [illegible] مقام [illegible] کا

بلندی ہمت و ظفر یہ سب کچھ دینی جدوجہد کا ثمرہ ہے

اگر [illegible] فرشتے بھی نہیں ہیں بلکہ ہم انسان ہیں۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ اپنی ضروریات زندگی کو بقدر ضرورت سمیٹ کر کے ہم اللہ تعالیٰ کے کام میں لگیں اللہ کے دین کو [illegible] کے [illegible] اللہ کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچائیں۔ اگر ہم [illegible] نقصان یہ ہوگا [illegible] اور یہ پوری کائنات اس [illegible] سے محروم رہے گی۔ اور اللہ تعالیٰ [illegible] محرومی ہلاکت ہے [illegible] حق میں بھی اور [illegible] کے حق میں بھی ہم دین کو چھوڑ کر [illegible] [illegible] شمار [illegible] میں [illegible] تھے اور معلوم نہیں [illegible] کتنی بیماریوں کے [illegible] کتنے دشمنوں کے [illegible] تھے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] محبت کے لئے [illegible] [illegible] ایک [illegible] [illegible] طاقت [illegible] تمہاری [illegible] [illegible] تھی

شان نزول کی مختصر تفصیل

سب اگر ہم [illegible] [illegible] ہے [illegible]

خودکشی اور دنیا کے حق میں بہت بڑی ہلاکت اور خسارے کا سامان کرو گے۔ دنیا ایک مرتبہ پھر وہیں چلی جائے گی اور اسی مرحلہ پر پہنچ جائے گی جہاں سے اس کو اسلام نے ضلالت سے ہدایت کی طرف، شقاوت سے سعادت کی طرف، ظلمت سے نور کی طرف، جہالت سے علم کی طرف نکالا ہے اور یہ بھی کہاں ہے جو بڑے [illegible] کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ لیکن اگر تم اسلام کی قدر نہ کرو اور تم اپنا پیٹ پالنے کی فکر میں، اپنے بچوں کی پرورش میں، اپنے گھر والوں کی خدمت میں لگ جاؤ اور گویا تم اللہ کی عبادت سے ہٹ کر اپنے نفس کی عبادت میں لگ جاؤ تو نتیجہ یہ ہوگا کہ پوری دنیا تباہ ہو جائے گی۔ یہ ہے تفصیل ان حالات کی جن میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تھی۔

اس آیت کے معنی وسیع اور اس کے نتائج دور رس ہیں۔ یہ آیت کسی ایک انسان کی انفرادی خودکشی کے بارے میں نہیں اتری ہے، کسی ایک فرد کی ہلاکت میں پڑنے سے متعلق نہیں ہے، بلکہ یہ ایک بہت بڑے اہم موقع پر نازل ہوئی تھی، جس کا تعلق پوری نوعِ انسانی اور اس کے مستقبل سے ہے یعنی وہ لوگ جو دنیا میں ہدایت کا کام کر سکتے ہیں، جن کی وجہ سے دنیا کو حقائق کی طرف توجہ ہو سکتی ہے، جن کی مدد سے [illegible] کی طرف توجہ ہو سکتی ہے، اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو سکتی ہے جس کے ذریعہ انسان اپنی موجودہ زندگی پر غیر مطمئن ہو کر سوچتا ہے کہ ہائے میں کیا زندگی گزار رہا ہوں، یہ تو جانوروں کی، چوپایوں کی اور چوپایوں کی زندگی ہے۔ کھانا پینا اور بستر پر دراز ہو کر سو رہنا اور پھر اٹھ کر قتل و غارت گری، اسی طرح اس کام میں جٹ جانا، پوری انسانی زندگی سے باہر جو جماعت انسانوں کو بچا سکتی ہے، اس کی ذات سے اس کے عمل سے اور اس کی [illegible] سے دنیا کی [illegible] کی وجہ سے لوگوں کے دلوں پر چوٹ پڑے، لوگوں کے دلوں پر ضرب لگے، [illegible] یہ زندگی نہیں ہے۔ قرآن [illegible] سے [illegible] اور [illegible] کو کون سنبھالا دے سکتا ہے؟ کون ہے جو دلوں کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرے گا اور سمجھائے گا کہ یہ [illegible] زندگی ہے؟ [illegible] سے [illegible] زندگی ہے [illegible] زندگی نہیں ہے۔ اگر خوشی [illegible] اور [illegible] زندگی کا حاصل ہے تو جنگل میں [illegible] سے [illegible] ہیں ہے۔ اگر دوسروں کی [illegible] کاٹ کر [illegible] اس کا خون پی کر [illegible] زندگی [illegible] آدمیت اور مقصودِ زندگی ہے تو یہ تو شیروں کی زندگی ہے اور شیر درندے تم سے زیادہ زندگی اور [illegible] آدمیت سے واقف ہیں۔

میرے دوستو! اگر ایک شخص کسی بھی پہلو سے جہاد میں جنگ میں لڑتا ہے اور کسی ہی بات
سے کہ وہ موقعہ شہادت پر آ جاتا ہے حضرت خالدؓ بن ولید کی طرح بڑھ کر کس نے
اپنے آپ کو جان جوکھوں میں ڈالا ہوگا۔ خالد سیف اللہ سے بڑھ کر کس نے موت کی آنکھوں میں
آنکھیں ڈال کر دیکھا اور ہمیشہ موت کو بغل میں لیے پھرتا ہے۔ اسلامی تاریخ میں
جانبازی کی تاریخ میں اور دنیا کی تاریخ میں خالد کا جب تقابل ہو تو اس کا مقام بھی ہے
آپ کہتے ہیں کہ ساری زندگی میں کوئی ایسا موقع نہیں آیا کہ جب موت کا امکان ہو اور
میں نے اپنا سینہ آگے پیش نہ کیا ہو لیکن خدا کی شان کہ آج میں بستر پر مر رہا ہوں۔

فلا نامت اعین الجبناء، فلا نامت اعین الجبناء، فلا نامت اعین الجبناء

خدا کرے بزدلوں کی آنکھ نہ لگے۔ بزدلوں کی نیند حرام ہو جائے جو اس بات سے کہ مجھے
بزدلی پیچھے ہلاکت میں ڈالنے والی اور شہادت کی خواہش میں نکلنے والے لوگوں کو دیکھیں کہ
آج کس طرح بیماری کے بستر پر مر رہا ہوں اور جو لوگ موت سے ڈرتے تھے کتنے دن
سے رخصت ہو گئے۔" وہ دیکھتے رہے بزدلوں کے خلاف اور جنگجوؤں کے حالات
نکالنے لگے۔

دوستو! خودکشی یہ نہیں ہے کہ آدمی کسی وقت بھی جا کر کھیل کر کسی وقت اپنے قاعدہ
نفرت میں ڈال دے کسی وقت دار، ہمیشہ اور خوشی دونوں کے مشورے کی خلاف ورزی
کرے جب لوگ اس وال طرح کے مشورے دیں کہ بعض یہ وقت وہ بہتری کا ہے کہ
نہیں ہے یہ وقت ذرا پیچھے ہٹ جانے کا مگر جنگ میں موقع ہے وہ دکھانا چاہے تو وہ ان
لوگوں کے مشورے کے خلاف جنگ میں کود پڑے خودکشی وقتاً فوقتاً جو لوگ کر لیتے ہیں بسا
دیکھی اور دیکھی کر دیتے ہیں وہ خودکشی نہیں کر سکتے ہیں۔ خودکشی ہے کہ خدا کا مقصد مثلاً
قربانی کرنا ہے نفس کی جنت تک جانا ہے۔ مسلمان اور ایک مسلمان جماعت
کے لیے خودکشی یہ ہے کہ اپنا اصل مقصد بھول کر اور جو کام مقصد ہے اس کو بھلا دیا ہے ان کا
فراموش کر دے اور سمجھ جائے کہ مقصد وہ ہے کہ اس پر ایک اہم ورثی کی شکل
کے لیے مخصوص ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

[illegible]

[illegible]

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان

رضي الله عنهم ورضوا عنه.

الحدید [illegible]

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا

[illegible]

خودکشی کیا ہے

[illegible]

علامات

[illegible]

جس کو مرتا ہوا سب سے زندہ ہے وہ کیا ہے؟ وہ ایمان کی حرارت اور رسول ﷺ کی محبت کا جذبہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اس سرزمین پر پہنچایا ہے۔ اب میں آپ سے صاف کہتا ہوں کہ آپ کے لئے خودکشی کیا ہے؟ اور آپ کا اپنے لئے … کیا ہے؟ ان دونوں باتوں کو اچھی طرح سمجھ لیجئے یہی اصل کی بات ہے، سارے فیصلے کا انحصار اسی پر ہے۔ آپ کے لئے تباہی کا راستہ کیا ہے، اور آپ کے لئے عزت اور ترقی کا راستہ کیا ہے؟ آپ کے لئے عزت کا راستہ کیا ہے؟ آپ کے لئے … خطرہ … راستہ کیا ہے؟ اور آپ کی حفاظت و صیانت کا راستہ کیا ہے، یہ آپ مجھ سے سنئے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس ملک میں بھیجا ہے، اگر آپ یہاں صرف کاروبار میں مصروف رہے، آپ کی ساری ذہانت اور قوت اور ساری تگ و دو اسی پر صرف ہوتی رہی کہ ہم نے یہاں آکر کیا کمایا، ہم وطن سے لے کر کیا آئے تھے اور اب یہاں ہم کس حیثیت کے مالک ہو گئے، ہماری پوزیشن کیسی ہو گئی، ہم نے بینک میں کیا جمع کیا، ہم نے اپنے ملک میں کیا بھیجا، وہاں دیہات میں کیا مکان چھوڑ کر آئے تھے، وہ کیسی حویلی بن گئی یا نہیں، ہم نے اپنے بچوں کو یہاں تعلیم یافتہ بنایا، ان کو کسی کا محتاج نہیں بنایا؟ ہم نے … اب اگر آپ کا اس بنیاد پر قرار رکھئے، یہ ایک اجتماعی اور عمومی خودکشی ہوگی، ایک فرد کی خودکشی ہوتی ہے اور ایک قوم کی خودکشی، فرد کی خودکشی فرد کے لئے ہوتی ہے اور قوم کی خودکشی … ہوتی ہے، اور قوم کی خودکشی پوری … ہوتی ہے، جس کے لئے … کا … میں … تو لوگ غلطیاں کرتے ہیں، اپنی صحت کی پرواہ نہیں کرتے، زہر بھی پی لیتے ہیں، سمندر میں چھلانگ بھی لگا دیتے ہیں، … پر … جاتے ہیں آپ … کے … کوئی … ہیں … لیکن یہ کوئی قوم خودکشی … باقی ہے … [illegible] … ظلم … اختیار کرتا ہے … بچے کو … ہیں … [illegible] … نہیں ہوتی … پیدا ہوتا ہے … ہاں …

میرے دوستو! آپ کے لئے … ہیں ایک … یہ ہے کہ آپ …

[illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن شریف کا ارشاد ہے [illegible] [illegible] قرآن شریف [illegible]

[illegible]

کی طرف سے کوئی صداقت کسی دوسری ملت میں [illegible] ہوئی کچھ بہتر نہ تھی؟ میں بہت دن
[illegible] یہ بات بڑی شوق کی بات ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ اس ملک میں جتنے مسلمان ہیں
عزت و حفاظت کے ساتھ رہیں اور مسلمانوں کی [illegible] یہاں تک کہ
یہاں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی آبادی قائم ہو جائے۔ میں اس کی دعا کرتا ہوں اور
یہاں [illegible] کہ پچھلے انگریزوں نے پہلے یہاں [illegible] میں پہلے
کسی کا نام لیا جاتا تھا آج اس میں سب کا نام لیا جاتا ہے۔

میں ابھی خطبہ مسنونہ پڑھ رہا تھا [illegible] اللہ تعالیٰ نے یہ عزت
مجھے بھی دی [illegible] سے سو سال پہلے کوئی میرا نام لے کر کہتا کہ ایک وقت آئے گا تو
انگلستان جا کر [illegible] محمد رسول اللہ ﷺ کا نام لے گا اور کہے گا "اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ"
عبدہ ورسولہ بھی [illegible] کی آج [illegible] بی بی سی
ریڈیو پر نہیں، بلکہ [illegible] محمداً عبدہ ورسولہ کی صدا [illegible] تو بھائی
مجھے یقین نہ آتا، اب دیکھئے [illegible] برکت
سے [illegible] جس میں
خطبہ مسنونہ [illegible] الحمد للہ [illegible] ہو رہی ہے۔

دوستو! آپ کی حفاظت [illegible] یہاں اللہ کا نام بلند [illegible] اسلام کا نام
بلند کرتے ہیں [illegible] ہندوستان و پاکستان میں مسلمانوں کو [illegible] سے
[illegible] آپ کو کوشش کرنی ہے [illegible] وہاں تو اسلام
کے [illegible] ایک [illegible] ستون [illegible] وہاں تو
اسلام کی [illegible] ہیں، وہاں تو مسجدوں کے مینار [illegible] کے
[illegible] قال اللہ قال الرسول ﷺ [illegible]
[illegible] آپ کے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مسلمان [illegible]

[illegible]

[illegible] سے یہاں اپنی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمانوں کی قسمت [illegible]

[illegible] طاقت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قیامت تک کی ضمانت

[illegible]

ہدایت و نورِ نبوت سے محروم امریکہ

[illegible]

فرصت کو غنیمت جانئے

[illegible]

میں بہتری اور [illegible] سال اور مستقبل کی [illegible] خاص حالات [illegible] سے فلاح پاتی
مکرم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

آثار رحمت [illegible] کا اندازہ ہے

آج [illegible] تمہاری طرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا موسم [illegible]

بارشیں ابر و باراں [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] کا موسم [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیا ایمان

[illegible]

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله ونشهد ان محمدا عبده ورسوله الذي ارسله الله تعالى بالحق بشيرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا

بھائیو اور بزرگو! آپ حضرات کو اس تعداد میں دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی ہے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کو جی چاہتا ہے کہ دین کی آواز پر اپنے کاموں کو چھوڑ کر آپ یہاں تشریف لائے اور سب سے بڑا احساس پیدا ہوتا ہے کہ ایمانی دولت میں اب بھی یہ طاقت ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کو ایک جگہ جمع کر سکتی ہے، جی چاہتا ہے کہ ایمان کی قوت کی سب سے زیادہ بڑھے اور ہمارے ساتھ ... ایمانی زندگی پیدا ہو۔

دین اور ایمان میں فرق

دوستو! ایک چیز ہے دین، اور ایک ہے ایمان، ان دونوں میں ایک فرق ہے، دین تو وہ نظام ہے جس کو لے کر تمام انبیاء آئے اور جس کو آخری پیغمبر رسول اللہ (ﷺ) لے کر تشریف لائے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ سے اس کو مکمل فرما دیا

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم

الاسلام دینا

دین تو یقیناً مکمل ہو چکا، اب اس میں جو تبدیلی یا کمی بیشی کرتا ہے وہ دجال و کذاب اور مفتری ہے، لیکن ضرورت اس کی ہے کہ ہم پھر تجدید کریں اور اس دین کی حقیقتوں پر ایمان لائیں،

دین پر تو بے شک عمل کم ہے اس میں بہت کمزوری آگئی ہے لیکن ایمان کی روح ابھی باقی ہے جس سے جس طرح چراغ گھٹایا بڑھایا جا سکتا ہے بڑھایا بھی جا سکتا ہے لیکن ایمان کا معاملہ یہ نہیں ہے اس میں زیادتی، یعنی ترقی کی گنجائش ہے اس لئے ایمان میں تازگی اور زیادتی کی دعوت قیامت تک جاری رہے گی بلکہ ضروری ہے کہ دین کا یہ ایمان و یقین مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے اور ہر چیز کو اس پر قربان کرے اور اس کے سامنے کسی چیز کی حیثیت باقی نہ رہے۔ یہ تبلیغ کا سلسلہ برابر جاری ہے۔ اس راستہ کے ہر مرحلہ میں اور ہر دور میں دین پر تجدید ایمان اور ہر دور میں اس کی بڑی ضرورت ہے۔

مشاہدے اور تجربے سے زیادہ نبی کی خبر پر یقین:

دوستو اور بزرگو! آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت بھی دین کی اصل چیزیں موجود تھیں، نماز روزہ حج وغیرہ کسی نہ کسی شکل اور کسی نہ کسی حالت میں پائے جاتے تھے، دین کا وجود بالکل ختم نہیں ہو چکا تھا قدیم مذاہب و ادیان کی بہت سی شکلیں اور صورتیں موجود تھیں لیکن جو چیز ختم ہو گئی تھی وہ یہ تھی کہ دین میں کوئی طاقت باقی نہیں رہ گئی تھی۔ ان لوگوں کا ان حقیقتوں پر تو ایمان و یقین تھا کہ صاحب کاروبار ... زندگی کے لئے ضروری ہے، کھانے سے پیٹ بھرتا ہے، اسی طرح زندگی کے بہت سے تجرباتی حقائق پر دل سے یقین رکھتے تھے لیکن اس پر ایمان نہیں تھا کہ دوزخ کی آگ کیسی خطرناک ہے، اور جنت کا آرام اور وہاں کی راحتیں کیسی قابل رشک ہیں۔ ان کا ایمان نہیں تھا کہ اللہ کو ناراض کر کے وہ دنیا کی فلاح نہیں پا سکتے، اور اس طرح ان کا حکم ان کی نافرمانی کر کے اس کے قہر سے بچ سکتے تھے، ان کا ایمان نہیں کہ گناہ اور ظلم سے بستیاں اور ملک تباہ ہو جاتے ہیں، وہ ایک طبیب کی باتوں پر اعتماد رکھتے تھے رسول کی باتوں پر اتنا بھی اعتماد نہیں تھا، اس کا سبب یہ تھا کہ ان کا تعلق دین اور دوسری زندگی سے کمزور ہو چکا تھا اور اب اس سے کوئی دلچسپی باقی نہیں رہ گئی تھی، صرف دنیا کی زندگی اور اس کی دلکشی جمال اور آزمائش والی حقیقتیں ان پر چھائی ہوئی تھیں۔

دوستو! بالکل ایسا ہی حال اب ہمارا ہو گیا ہے، اگر اس وقت کوئی آ کر یہاں کہہ دے کہ یہاں گھر سے شیر چھوٹ گیا ہے تو آپ دیکھیں گے کہ یہ پورا مجمع اس خبر کی طرف متوجہ ہو جائے گا، اور سب کو اپنی اپنی فکر پیدا ہو گی، اس اجتماع کا سارا سکون و اطمینان ختم ہو جائے

[illegible]

کوہ صفا پر ملاقات

[illegible] "المعجم العربی" [illegible]

[illegible]

[illegible] لئے [illegible]
[illegible] وہ [illegible] تھی [illegible]
[illegible]
[illegible] خیال [illegible] متعلق [illegible] تھی۔

آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مختلف [illegible] تھے [illegible] ایمان [illegible] تھی [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] کی [illegible] تھیں [illegible]
[illegible] ایمان کی طاقت [illegible] کی [illegible]
مقابلہ کرنے کے لئے بھی انہیں آمادہ نہیں کر سکتا تھا۔

لیکن رسول اللہ ﷺ نے [illegible] کا حال
[illegible] بالکل مختلف تھا [illegible] کی
[illegible]
[illegible] ہیں [illegible] سے [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] تھی [illegible]
[illegible] تھے [illegible]
[illegible] اصل [illegible]
طاقت [illegible] تھے [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
ایمان کی طاقت [illegible]
[illegible] تھے اور
[illegible] ایمان کی طاقت [illegible]۔

[illegible]

[illegible]؟

[illegible]

ایک صحابی کا واقعہ

[illegible]

حضرت ابوہریرہ کا واقعہ

[illegible]

[illegible]

حضرت ابوذر غفاریؓ کا واقعہ

[illegible]

حضرت عبداللہ ذوالبجادینؓ کا قصہ

[illegible]

تازہ ایمان کی شمع

[illegible]

ہماری دعوت

[illegible]

آج تر و تازہ ایمان کی شدید ضرورت

پس آج اس تر و تازہ ایمان کی شدید ضرورت ہے [illegible]

[illegible] یورپ کا ایک ماہر نفسیات [illegible]

[illegible]

اس لئے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

یا ایہا الذین آمنوا آمنوا

اے ایمان والو ایمان لاؤ

حضور ﷺ فرماتے ہیں [illegible]

دعوت ہے۔

ہم کامل یقین رکھتے ہیں کہ ہم ایک ... ہمارے ... کے لئے ہمارے ... ساتھی پاس سے
محتاج ہیں کہ ہمارا ایمان تازہ ہو اور ہمیں ایسا یقین پیدا ہو جائے جو حالات کا مقابلہ کر سکے۔ اس ہندوستان
میں موجود رہا ہے جن کے وقت میں یہاں ... والی ... جدوجہد ... ہم نے بھی اس
وقت ... ایسی ... موجود تھا ... موجود تھے ایمان کی تجدید کی دعوت کی
ضرورت سے اندر ایک کی ایمانی رمق پیدا ... پھر اس کے بعد اسلام جو مسلمانوں سے دبا ہوا
ظہور پذیر ہوا جنہوں نے قرن اول کی یاد تازہ کر دی اور ثابت کر دیا کہ ایمان میں بڑی طاقت
ہے اور اس طاقت کو ہر زمانہ میں دکھایا جا سکتا ہے۔ آج بھی اسی وقت کی دنیا میں کی
مثالیں ملتی ہیں جن سے اسلاف کی روایات تازہ ہو جاتی ہیں۔ ... مسلمین کے نوجوانوں
نے جب اپنے اندر ایمان پیدا کیا تو انہوں نے وہ کر دکھایا جس کی قربانی ... جس کی
اس زمانہ میں مثال نہیں ملتی۔

اس وقت ساری اسلامی دنیا میں ایمان کی طرف ایک بازگشت ہو رہی ہے۔ ... مصر اور
الجزائر میں اپنے اپنے طور پر ایمان کو بڑھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ہندوستان کی طرح دوسرے
ملکوں سے زیادہ ہمارے اس ملک میں ضرورت ہے کہ یہ ایمان حاصل کرنے کی کوشش کی
جائے اور اس کی دعوت عام کی جائے۔

ہمارا افسردہ اور بوسیدہ ایمان مشکلات کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ معمولی
حالات کا مقابلہ معمولی اور کمزور ایمان کر سکتا ہے لیکن غیر معمولی حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے
غیر معمولی طاقت کا ایمان درکار ہے۔ آج دنیا میں مسلمانوں کو غیر معمولی حالات کا سامنا ہے،
اس لئے ہمیں اپنے ایمان میں غیر معمولی تازگی اور اپنی زندگی میں غیر معمولی تغیر پیدا کرنے کی
ضرورت ہے۔

ہمارے ان اجتماعات کی دعوت اور ہماری تحریک و کوششوں کا مقصد یہی ہے کہ ہم میں ... حقیقی
ایمان اور ... اسلام کے ... مسلمانوں کی ... اور ... پیدا ہو ... کے ... ...
... ... ہے۔

مسلم خواتین کی علمی و دینی خدمات

[illegible]

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وخاتم النبيين محمد وآله وصحبه أجمعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين أما بعد

علم مرد و عورت دونوں کے لئے

[illegible]

عورت کی تعلیم کے بغیر نظم حیات ناقص

[illegible]

تاریخ اسلام میں خواتین کے کارنامے

[illegible]

[illegible]

خواتین اسلام کی ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ کا [illegible]

[illegible]

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ایک اعلان بشارت حق

[illegible]

[illegible]

[illegible] وقت [illegible]

[illegible]

[illegible] صاحب [illegible] (۱۳۳۵ھ) [illegible]

[illegible]

کا تذکرہ کوئی نے بعد کو اس کو عربی میں منتقل کرنے کی دعوت دی اور یہ فرمایا عرب ممالک کی طرف سے اس کے لئے بار بار یاددہانی اور اصرار ہوا۔ اس عاجز نے مدینہ منورہ میں (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) اس کا عربی ترجمہ کیا، اور ہندوستان واپس آنے پر یہ کتاب عرب ممالک میں بہت مقبول ہوئی اور مصر اور مدینہ کے مشائخ و علماء کی تائید اور قابل ماہرین نے اس کے مطالعہ سے مسرت ظاہر کی۔ طبع ہوگئی تو اس کا ایک نسخہ جامعہ اسلامیہ مدینہ طیبہ کے شیخ الشیخ ... فاضل اور استاد جامعہ کو پیش کیا انھوں نے پڑھنے کے بعد بہت مسرت کا اظہار کیا اور فرمایا کہ "یہ تو جیسے کا تجزیہ مشتمل کرتا ہے۔"

عقیدہ اور مسلک: اس وقت تک اس جماعت کے ذمہ داروں مولانا محمد الیاس صاحب کے خاندان کے ارکان و افراد اور مرکز نظام الدین میں ہی ادا ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ مولانا محمد الیاس صاحب نے بندہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ مولوی ابوالحسن! ہم لوگ ابھی تک حضرت سید صاحب کی تحریک کے ساتھ ہیں، بندہ کی کتاب "سیرت سید احمد شہید" پڑھ کر فرمایا کہ "میری معلومات میں اس سے کچھ اضافہ نہیں ہوا، ہم نے اپنے داداؤں اور نانوں سے یہی سنا ہے۔"

اس تاریخی پس منظر میں اس نسبی، تاریخی وراثت اور تسلسل کے بیان کرنے کا مقصد یہی ہے کہ اس دعوت کے فکر و مزاج اور اس جماعت کے بانی اور ذمہ داروں کے عقیدہ و مسلک میں توحید خالص، اتباع سنت اور رد بدعت اور دین خالص کی تعلیم و دعوت خمیر میں شامل ہے اور اس کی طرف کسی ایسے عقیدہ و مسلک اور کسی ایسے قول و عمل کی نسبت نہیں کی جا سکتی جو اس کے منافی اور اس کے متعارض ہو، اور ان لوگوں کو جو اس جماعت و دعوت والوں پر اس سے بڑھ کر کے صحیح العقیدہ اہل علم و دین کی نظر میں مشکوک بنانا چاہتے ہیں، خدا سے جو عالم الغیب والشہادۃ ہے ڈرنا اور یوم الحساب کا خیال کرنا چاہیے۔

وما علینا الا البلاغ

دنیا بعثت سے پہلے اور بعثت کے بعد

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد

حضرات! چودہ سو برس پہلے کی دنیا پر نظر ڈالیے، وہی دنیا جو صدیوں سے جاہلیت کے اندھیروں اور ظلمتوں میں بھٹک رہی تھی، اگر آپ اس زمانے کی تصویروں کے مرقع اور مردہ تاریخ کے اوراق پر بھی نظر ڈالیں گے، تو دیکھیں گے کہ انسانیت کبھی کی مٹتی جا رہی تھی، مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک نظر دوڑائیے، انسانیت دم توڑ رہی تھی، اس کی نبض ڈوبتی ہوئی اور اس کا دل بجھتا ہوا معلوم ہوتا تھا؟

زندگی کے میدان میں بڑی مچھلی چھوٹی مچھلی کو کھا رہی تھی، انسانوں کے جنگل میں شیر اور چیتے، سور اور بھیڑیے، گدھ اور بھیڑیں سب کھا رہے تھے، بڑی بڑی پر ہوس سلطنتیں شرافت پر، خواہشات عقل پر، پیٹ کے تقاضے روح کے تقاضوں پر غالب آ چکے تھے، لیکن اس صورت حال کے خلاف کسی کی غیرت نہیں جاگتی تھی، کسی کے دل میں درد نہیں اٹھتا تھا، انسانیت کی پیشانی پر شرم کی کوئی شکن نظر نہیں آتی تھی، ساری دنیا ایک منڈی بن گئی تھی، بادشاہ و امراء و غریب اس منڈی میں سب کے سب خریدار تھے اور سب بازار میں بک رہے تھے، کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو انسانی قیمت سے بلند ہو کر پکار کر کہے کہ یہ ساری فضا میری ایک نظر کے لئے کافی نہیں، یہ ساری دنیا اور یہ پوری زندگی میرے حوصلے سے کم تر ہے، میں اس سے بہت اونچی ہستی ہوں [illegible] اور اس کے بعد دنیا کا ایک [illegible]

دوستو! مختلف سلطنتیں اور قبیلے اور ملک ... کتنی ہی شکلوں میں چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹے ہوئے تھے، بڑے بلند ہمت انسان اپنی قد و قامت اور بلندی کے باوجود بونے ہو کر بیٹھے ہوئے تھے، بونوں کی طرح ان

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ [illegible]

[illegible] ہمارے [illegible] کا [illegible] اور ایک [illegible] عام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible]

[illegible] [illegible] تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] کام [illegible] تھا، انھوں نے [illegible] تھے [illegible] [illegible]
[illegible] تھے [illegible] جو چھوٹی چھوٹی [illegible] میں [illegible] تھیں [illegible] [illegible]
[illegible] اور [illegible] تھے انھوں نے [illegible] [illegible] [illegible] رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم [illegible] ان کے آگے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
کے [illegible] حضرت کے مطالب [illegible] سمجھے تو اس وقت تک [illegible] [illegible]
اور [illegible] تھا اور اس نے [illegible] [illegible] اور [illegible] کی اس [illegible] [illegible]
تھی [illegible] آپ کی خدمت [illegible] ایک [illegible] اس [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس کا جواب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] آپ [illegible] کہ آپ ان میں [illegible] کے [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] آپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] آپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] الاخلاق [illegible]
[illegible] اصولوں پر حکومت قائم [illegible] تھے [illegible]
[illegible] تھے اس کو جاری [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بادشاہتوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کا وجود [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آگ سے خوف

اسباب آگ سے بے خوف

یہ خطاب حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی دامت برکاتہم نے ... 18 ... 1991 ... میں ارشاد فرمایا ... بیان فرمائی تھی

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم يا ايها الذين امنوا قوا انفسكم واهليكم نارا وقودها الناس والحجارة

(مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آتش جہنم سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں) ایک تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ لوگ تاریکی سے تو ڈرتے ہیں لیکن تاریکی پیدا کرنے والے اسباب سے نہیں ڈرتے ہیں۔ مثلاً آگ سے تو ڈرتے ہیں لیکن آگ لگنے کے جو اسباب ہیں ان سے نہیں ڈرتے۔ مرض سے تو ڈرتے ہیں لیکن مرض پیدا کرنے والے سبب بد پرہیزی سے نہیں ڈرتے ... جہنم سے تو ڈرتے ہیں ... اس کی یہی حقیقت ... الفاظ ... جن میں کوئی ... نہیں، الٹا پتا نہیں ... ان غفلت کے سبب ... آگ میں جا رہے ہیں۔

ایک خاتون شادی کی رات ... خوشی ... کہ ... اپنی خوشی ... خاتون کے چہرے پر ... گھبراہٹ کی ... عورتوں نے پوچھا ... کیوں ... خاموش ... جواب ... میں ... کہ ... ہو گیا ...

طاق پر ماتھا رکھنا بھی عمل ہے [illegible] جیسے کہ جلتے [illegible] کے [illegible] تو [illegible] ایک بات۔ عورتوں سے بہت تعلق اور [illegible] آپ [illegible] کچھ [illegible] طاق پر کچھ [illegible] آپ [illegible] پریشان ہیں اس وجہ [illegible] کی اس [illegible] جو کھٹک پیدا ہوئی تھی وہ دور ہو گئی اس لئے [illegible] جاتے ہیں [illegible] ہے۔

مگر ہماری [illegible] اپنے طور طریق [illegible] ہاتھ میں جاتے [illegible] حقیقت حاصل کرتے [illegible] اسلام سے [illegible] جاتی ہیں۔ [illegible] دینی اور مشرکانہ عقائد کی طرف لے جاتی ہیں۔ [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] لے جانے والی ہیں تو [illegible] کبھی [illegible] نہیں [illegible] وہ اس حقیقت پر [illegible] نہیں [illegible] سامنے [illegible] عادت [illegible] مطمئن [illegible] جس طرح [illegible] کو [illegible] شادی میں [illegible] عورتیں [illegible] نہیں [illegible] آپ [illegible] کر [illegible] اسلامی [illegible] کہتا ہے

آگ سے بچانے کے لئے [illegible] عقائد کی حفاظت ضروری [illegible] ایمان [illegible] کا [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] کی [illegible] طرح [illegible] اعتقاد سے [illegible] پر [illegible] حق سے [illegible] ولا [illegible]

یا اللہ تعالیٰ [illegible] کتاب [illegible] ہے (ذلک الکتاب [illegible] کتاب (قرآن مجید) اس میں شک نہیں [illegible]

[illegible] ایک [illegible] آرام [illegible] انسان [illegible] زندگی [illegible] ایک [illegible] تھے

کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے اور اللہ کا وعدہ پورا ہو کر رہیگا۔

لا ان وعد اللہ حق

(اور یہ بھی سن رکھو کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے)

قیامت میں قرآن و حدیث میں دی گئی تعلیمات ہی کے مطابق حساب ہوگا جو اپنے ایمان و عمل میں کھرا نکلیگا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جائے گا اور اس کو بڑی راحت و آرام نصیب ہوگا۔ اور جو ان تقاضوں میں کچا ہوگا یا ان سے دور جا چکے گا وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈالا جائے گا۔

اب ذرا سوچئے کہ اپنے بچے کو آپ شعوری یا غیر شعوری طور پر کس راہ پر لگا رہے ہیں اس کے لئے کون سا سامان فراہم کر رہے ہیں آگ میں لے جانے والے یا اس سے بچانے والے۔

اس دنیا میں اپنے بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کا انتظام کیجئے ان کے ایمان و عقیدہ کی فکر کیجئے اور اس کے لئے اس طرح کی فکر سے بے کل و بے چین ہونا ہے جو ایک ماں صرف خیال اور صرف اس بات کے خیال سے خوشی و شادی کے موقع پر بھی ادا ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے بچے کو نقصان پہنچ جائے یا اس کے کپڑوں میں آگ لگ جائے اور وہ جل جائے۔

میرے دوستو اور بھائیو اس حقیقت پر ذرا سنجیدگی کے ساتھ غور کیجئے کہ حقیقت پسندی کے ساتھ غور کرنا ہے کہ اس دنیا میں بچے کو آپ دین و عقیدہ کی طرف سے غافل ہو کر جو تعلیم دے رہے ہیں وہ آپ کے بچے کو غیر شعوری طور پر کس راہ پر لے جا رہی ہے آگ کے راستہ پر یا اس سے بچانے والے راستہ پر۔

آپ علماء کی تقریریں سنتے ہیں لیکن فائدہ نہیں اٹھاتے آپ اگر آگ میں لے جانے والے اسباب سے دور نہیں ہوتے اور دنیا ہی کے کاموں میں اور آخرت میں جو انجام سامنے آنے والا ہے اس پر غور کر لیجئے تو اس سے آپ کو وہ فائدہ ہوگا جو صرف تقریروں سے بھی نہیں حاصل ہو سکتا۔ اس کا سارا انحصار اس پر ہے کہ تقریروں اور مقالوں پر نہیں بلکہ انجام پر غور فرمائیں۔

آپ اس کو اس مثال سے سمجھئے کہ آپ کا بچہ سائیکل چلانا سیکھ رہا ہے۔ سائیکل میں بریک نہیں

[illegible] 2 [illegible] دکھائی دیتی ہیں [illegible]
[illegible] [illegible] جا رہی [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] جاری ہے

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

ہم اس وقت دنیا کے جس راستے پر چل رہے ہیں اس میں بڑی بڑی کھائیاں ہیں جو [illegible] [illegible] کی ضرورت نہیں ہے آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں [illegible] [illegible] حالات ہیں جو ہمارے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]
[illegible] [illegible]

[illegible] کی فیکٹری

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سو فیصدی اسلام مطلوب ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم o الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد! اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم. یاایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین

حضرات! ابھی آپ کے سامنے جو خطبہ استقبالیہ پڑھا گیا ہے اس میں میرے خاندان کا اور میرے بزرگوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ واقعی ان بزرگوں کا جو تعلق رہا ہے وہ قابل قدر ہے اور میرے لئے بھی فخر کی بات ہے آپ حضرات نے جس محبت و احترام اور بلند نظری کا ثبوت دیا ہے اس کا تقاضا ہے کہ میں بھی آپ کی خدمت میں وہ چیز پیش کروں جو بہتر سے بہتر تحفہ ہو۔ آپ نے میری خاطر داری میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی محبت سے پیش آئے اس لئے احسان شناسی کا تقاضا اور شرافت کا تقاضا ہے کہ اپنے میزبانوں کے لئے جو قیمتی سے قیمتی تحفہ ہو وہ پیش کر دوں جو عمر بھر کے لئے، اجتماعی زندگی کے لئے، انفرادی زندگی کے لئے، وطنی زندگی اور سوسائٹی کی زندگی کے لئے کافی ہو۔

آپ کے سامنے میں نے ابھی قرآن حکیم کی ایک آیت پڑھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے ایمان والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو۔ اسلام کا مطالبہ ہے کہ سو فیصدی مسلمان سو فیصدی اسلام میں داخل ہو جائیں۔ ان الفاظ پر آپ غور کریں۔ مطالبہ ان سے ہے جو ایمان والے ہیں کلمہ پڑھنے والے ہیں اسلام کو اپنا مذہب ماننے والے ہیں۔ مطالبہ دس یا پچاس فیصدی سے نہیں ہے بلکہ سو فیصدی سے ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ سو فیصدی مسلمان جنہوں نے کلمہ پڑھ لیا اور اعلان کر دیا کہ ہم مسلمان ہیں بس اب پورے اسلام کے قانون کے ماتحت ہو گئے۔ کوئی استثنا نہیں کسی قسم کا رو رعایت یا کوئی نہیں۔ اسلام کے حلقے میں [illegible] جیا پر عمل [illegible] مسلمان بھی سو فیصدی اور اسلام بھی سو

[illegible]

[illegible]

پر عمل [illegible] سے [illegible] ہو جائے گا۔ [illegible] ہے، بات یہ ہے کہ میں آج آپ کو [illegible] مسلمان اپنے [illegible] کے [illegible] میں [illegible] ہو جائے [illegible] بات میں سب [illegible] صاحب [illegible] کا مسئلہ [illegible] سال [illegible] یہ دولت [illegible] یہ بہت [illegible] اسلام کے ارکان میں سے رکن [illegible] بھی ایک رکن ہے [illegible] عبادت [illegible] اس عبادت کو آپ کمزور کیوں کرتے ہیں۔ اس کے بعد حج کا معاملہ [illegible] ہوتے ہیں۔ جان کا خطرہ [illegible] ایک زمانہ تھا کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے سمندری سفر کے خطرات کی وجہ سے حج ترک کر دیا تھا [illegible] بعض علماء نے یہ فتویٰ دے دیا تھا کہ حج ہندوستان کے مسلمانوں پر فرض نہیں ہے [illegible] کہ حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] کے فریضہ کو دوبارہ شروع کیا [illegible]۔ اس زمانے میں بادبانی جہاز تھے [illegible] چلتے تھے۔ اتفاقاً [illegible] کہ بعض مرتبہ حج کا وقت نکل جاتا تھا۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ [illegible] بادبانی جہازوں [illegible]۔ حضرت سید احمد شہید نے یہ محسوس کیا کہ کہیں حج کی عبادت ہی ہندوستان کے مسلمانوں میں ختم نہ ہو جائے اس لئے آپ نے حج کے [illegible] کیا۔ [illegible] جس کا دل چاہے ہمارے ساتھ حج کے لئے چلے [illegible] ضرور کریں گے [illegible] جائیں گے ان کا [illegible] سید صاحب [illegible] پھرتے [illegible] انہوں نے حج کے فریضہ [illegible] کے لئے اتنا بڑا اقدام کیا جس کی کوئی نظیر ہندوستان کی تاریخ میں [illegible] بزرگوں کے ساتھ [illegible] اتنی بڑی تعداد میں لوگوں نے حج کا سفر [illegible] کی تاریخ میں نہیں ملتی۔

[illegible] تاریخ کا طالب علم ہوں [illegible]

میں نہیں تھیں ملاقاتی بڑی جماعت کے ساتھ کی ہے کیا تھا جب سید صاحب قلعہ پہنچے یہ بات تجی باہر [illegible] پہنچا سے ملاقات کی تجویز پیش ہوئی۔ کھانے کے بعد آ کر یہ بات ہے [illegible] میں بات ہوئی خود آئے تھے [illegible] صاحب کے ساتھ اٹھ کر [illegible] اسلام اور [illegible] عجیب [illegible] تو ایک نظر سے آ گیا [illegible]

[illegible] مطابق [illegible]

ہماری گفتگو ہو رہی تھی [illegible] سے مطمئن ہو کر [illegible] صاحب [illegible] لگیں۔ مولانا صاحب! آپ کی باتیں ٹھیک ہیں ہم [illegible] کی [illegible] پابندی میں [illegible] جائے سستی ہو جائے لیکن ہم بہرحال مانتے ہیں کہ اسلام کے فرائض ہیں لیکن یہ بھی خیال رکھئے کہ یہ ہماری شہری زندگی کے کچھ معاشرتی طریقے ہیں۔ ہماری زندگی کے [illegible] معاملات ہیں برادری وطن سے ہمارے کچھ تعلقات ہیں۔ ہمارے خاندان کے کچھ مخصوص رسم و رواج ہیں۔ ہماری برادری کے مقرر کردہ کچھ اصول ہیں۔ ہماری حیثیت عرفی کے کچھ تقاضے ہیں۔ ہم ایک Social Class سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ہمیں کم از کم شادی بیاہ اپنے اسٹیٹس کے اعلیٰ معیار سے کرنے ہوتے ہیں۔ اگر آپ جیسے گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں تو ظاہر ہے شاندار شادی کریں گے۔ ہزاروں لوگوں کو شادی میں بلائیں گے۔ [illegible] دیں گے اور اپنی دولت و ثروت کا ایسا مظاہرہ کریں گے کہ لوگ دنگ رہ جائیں گے۔ ولیمہ کی دعوت میں [illegible] اہتمام کرنا پڑے گا۔ آپ کہیں گے [illegible] موقعوں پر ہمارے اوپر کوئی پابندی نہ لگائی جائے ہم جو چاہیں کریں۔ جیسے چاہیں کریں۔ جائیداد [illegible] کمانے [illegible] [illegible] کوئی ضابطہ نہیں۔ کوئی [illegible] آپ کو بتاتا ہوں اسلام [illegible] مکمل ہدایت [illegible] اسلام نے زندگی [illegible] کا ایک طریقہ بتایا ہے۔ عبادات کا ایک ضابطہ مقرر کیا ہے کچھ اصول دیئے ہیں حدود مقرر کئے ہیں۔ آپ ان سے باہر نہیں نکل سکتے [illegible] بات آج [illegible] معلوم ہوتا ہے معاف کر [illegible] آپ [illegible] سوچتے ہیں کہ ہم تو [illegible] کے لئے [illegible] اوقات [illegible] لگتے ہیں [illegible] کے لئے کچھ مشکل نہیں [illegible] ایک [illegible] class سے تعلق [illegible] ملکوں میں cream ہے۔ [illegible] ان کی بیوی [illegible]

سے متعلق [illegible]
[illegible] کہ اسلام [illegible]
[illegible] حیات [illegible] مسلمان
[illegible]
[illegible]
[illegible] بیوی کے حقوق [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible] دیا۔

ادخلوا في السلم كافة

اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ۔ قرآن کا یہ [illegible] اسلام [illegible]
[illegible] Surrender [illegible]
[illegible] کا نام ہے [illegible] مصلحت [illegible]
[illegible] خدا کے [illegible]
[illegible] اسلامی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہو جاتی ہے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمان [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] Universal Law [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] the [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

ان صلوۃ ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین

[illegible]

وادی کشمیر میں توحید خالص کا پہلا پیغام اور اس کے علمبردار

[illegible]

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و نشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه اجمعين ومن تبعهم باحسان و دعا بدعوتهم الى يوم الدين

اعوذ بالله من الشيطان الرجيم

ما كان لبشر ان يؤتيه الله الكتب والحكم والنبوة ثم يقول للناس كونوا عبادا لي من دون الله ولكن كونوا ربانيين بما كنتم تعلمون الكتب وبما كنتم تدرسون ۔ ولا يامركم ان تتخذوا الملائكة والنبيين اربابا ايامركم بالكفر بعد اذ انتم مسلمون (آل عمران 79-80)

[illegible] انسان کو ہدایت [illegible] واضح [illegible] اسوۂ [illegible] سے ملتی ہے، [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] 36 [illegible] 38 [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت میر سید علی ہمدانی کی تڑپ

[illegible]

[illegible]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]

[illegible]

من یطع اللہ ورسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقد غوی

[illegible]

[illegible]

محبت و غیرت لازم و ملزوم

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

[illegible]

الااله الحق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وسع کرسیه السموات والارض

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک تاریخی حقیقت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] وذلك في الحياة

[illegible] كذلك [illegible] المقربين

[illegible]

تبلیغی جماعت

مولانا الیاس صاحب کی دینی فکر

حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۱۸۸۵ء [illegible] نے جب [illegible] کاندھلوی [illegible] شعور کی آنکھ کھولی تو [illegible] ہندوستان [illegible] مغربی تہذیب، مغربی تعلیم اور انگریزی حکومت کے مہلک اثرات کو بڑھتے دیکھا اور [illegible] ہدایت کا [illegible] علم کا [illegible] اور بدعات [illegible] دین سے [illegible] غفلت [illegible] دیکھا [illegible] جب [illegible] پیدا کر رہا تھا [illegible] جو [illegible] حیثیت اختیار کر رہے تھے، ان میں انگریزوں کی طاقت کم [illegible] [illegible] دیہات [illegible] مسلمان [illegible] سے [illegible] ان نازک حالات میں [illegible] محدود دینی تعلیم و تدریس پر اکتفا کرنا کسی طرح بھی [illegible] بلکہ اس صورت حال کو بدلنے کے لیے [illegible] [illegible] کیونکہ [illegible] ان کی [illegible] زندگی [illegible] اور [illegible] کا [illegible] ہے۔

چنانچہ مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے [illegible] عوام سے رابطہ قائم کرتے [illegible] ان کے دلوں میں ایمان کی [illegible] [illegible] مسائل [illegible] ارکان اسلام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔

تحریک کا آغاز و عروج

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ [illegible]

مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جماعت کی یہ حیثیت ہے [illegible] جو شریعت مطہرہ کے علاوہ آداب و حقوق اور باطل عادات و رواج کے خلاف ہر طرح کا [illegible] جماعت کی [illegible] سب سے [illegible] مستقل طور پر احمد رضا خاں صاحب [illegible] چودھری [illegible] تھی اس طرح سے مسلسل جماعت کی مخالفت اور پابندی [illegible] بنیادی [illegible] [illegible] مساجد میں داخلہ [illegible] تعویذ [illegible] [illegible] جماعت سے [illegible] [illegible] استعمال [illegible] کفار و مشرکین استعمال کیا کرتے تھے جو کہتے تھے

"لا تسمعوا لهذا القرآن والغوا فيه لعلكم تغلبون"

اس قرآن کو سنو (مت اور اس کی تلاوت کے وقت) اتنا شور مچاؤ کہ تمہارے ساتھ شور و غل میں دب جائے۔

لیکن خدا کا شکر ہے کہ ان [illegible] اعتراضات [illegible] الزامات اور [illegible] سے اس جماعت کے پائے استقامت میں لغزش تو [illegible] کے صبر [illegible] عزم و ثبات میں اور اضافہ ہو گیا اور ان کی [illegible] عدم [illegible] اور [illegible] بات پر خاموشی کا یہ اثر پڑا کہ ان کے بہت سے مخالفین ان کے ہم نوا بن گئے اور ایک بڑی تعداد [illegible] جماعت میں شامل ہو گئی اس نے [illegible] جماعت سے [illegible] کی وجہ سے [illegible] گمراہی سے نکل کر جماعت کی راہ پر [illegible] اور اس کی گواہی ہر وہ شخص دے سکتا ہے جس نے ان علاقوں کو دیکھا ہو جہاں تبلیغی جماعتوں کی آمد و رفت ہوئی ہو۔

فروعی کوتاہی و تقصیر کا الزام جماعت پر عائد نہ کیجئے

سب کو معلوم ہے کہ [illegible] اصلاحی تحریکوں [illegible] [illegible] کی [illegible] کے نتیجے میں [illegible] ہوئے [illegible] کامیابیوں کے ساتھ اس جماعت سے وابستہ بعض افراد سے اعتقادی یا عملی [illegible] [illegible] وقت [illegible] [illegible] عمل [illegible] [illegible] اور جماعت کے اصول و [illegible] سمجھنے میں ان کی اپنی تقصیر [illegible] جماعت پر عائد یا [illegible] کسی صورت میں درست نہیں ہو سکتا۔

تبلیغی جماعت کے بارے میں علامہ سید سلیمان ندوی کی رائے

آخر میں ... [illegible]

[illegible]

اس ... [illegible]

[illegible]

"یا ایھا الذین آمنوا آمنوا"

اے مسلمانو مسلمان بنو۔

[illegible]

خدارا ذرا سوچئے

اس وقت ... [illegible]

زمانہ اور تاریخ کے جس نازک ترین مرحلے سے گزر رہے ہیں اس میں وہ ہرگز اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ وہ اپنی طاقت و توانائی ان فروعی مسائل میں صرف کریں جو بحث و تحقیق کے مراحل سے گزر چکے ہیں اور صدیوں سے ان پر لکھا جاتا رہا ہے یا کسی فقہی مسلک یا کسی ایسے مسلک کی وجہ سے مخالفت کریں جو کوئی بنیادی حیثیت نہیں رکھتا اس سے امت کی کوئی خدمت نہیں ہوتی اس لئے ضرورت ہے کہ اپنی توانائی صرف تعمیری کاموں میں صرف کی جائے اور اپنی کوششوں کا رخ خلاف شریعت منکرات، عقائد، جاہلی رسوم، رواج اور غیر اسلامی بود و باش کی اصلاح کی طرف لگانا چاہئے۔

توحید اور شریعت اسلامی پر عمل کرنے والوں اور محرمات سے بچنے والوں کو صرف فقہی اختلافات کی بنیاد پر جو بحث قائم رہا ہے بے وقت، تقلید تنقید کا ایسا ہی ہے جیسا ہمارے اپنے ایک عربی رسالہ میں لکھا ہے "یہ قصہ جنگ الجمل حنین کے جنگ کے مرادف ہے"۔

آخر میں ترقی کے دعووں اور عزائم سے جو شخص بھی واقف ہے وہ اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ ہندوستان کی سرزمین پر مسلمانوں نے آٹھ سو سال حکمرانی کی اور تہذیبی، ثقافتی، اقتصادی اور تعلیمی حیثیت سے اس کو بام عروج پر پہنچایا، ایک دوسرا اندلس (اسپین) بنانے کی پوری تیاری جاری ہے اور ہندوستان کے مسلمانوں کی فکری، ثقافتی، تہذیبی اور سیاسی اور اس کے بعد دینی، اقتصادی نسل کشی کی کوشش کا سلسلہ جاری ہے، درسی کتابوں نصاب تعلیم میں تبدیلی، ہندی کی جبری تعلیم پر عمل درآمد، مدارس میں مداخلت، یکساں سول کوڈ کے نفاذ پر اصرار، اردو اور اس کی شکل کی ناگری میں تبدیلی، ہندی اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین، فرقہ وارانہ فسادات کے قائدین کے بیانات، ان کی پیش کردہ تجاویز اور ان کی تیاری جو آئے دن جلسوں کی شکل میں ظاہر ہوتی رہتی ہیں یہ ایک نازک وقت ہے، جس میں امت کو ہر ایک مرحلہ کی عاقبت اندیشی اور دوراندیشی ضروری ہے۔

وما علینا الا البلاغ المبین

عزم مصمم اور قوت فیصلہ

ملت اسلامیہ کی ایک اہم ضرورت

[illegible]

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

حضرت [illegible] نے خطبہ کا آغاز قرآن شریف کی ایک آیت سے [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

ام کنتم شہداء اذ حضر یعقوب الموت اذ قال لبنیہ ما تعبدون من بعدی، قالوا نعبد الٰہک والٰہ آبائک ابراہیم واسمٰعیل واسحاق الٰہا واحدا ونحن لہ مسلمون

[illegible]

[illegible]

حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں، پوتوں اور نواسوں کو جمع کر کے دریافت کیا کہ تم لوگ میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ ان فرزندوں اور پوتوں نے جواب میں یقیناً یہی کہا ہوگا کہ ابا جان، دادا جان، نانا جان آپ نے ہمیں کس چیز کی تعلیم دی؟ کیا کسی اور چیز کا پابند بنایا؟ یہی توحید خالص اور عبادت خدائے واحد ہے۔ آپ کو ہمارے مستقبل کے بارے میں کیوں شک ہے؟ کہ ہم آپ کی تعلیم بھول جائیں گے یا اس عبادت پر جمے نہیں رہیں گے؟

حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ سوال اسی لیے کیا تھا کہ ان کی دلی تمنا یہ تھی کہ بس نہیں لگے گی جب تک دنیا سے یہ اطمینان لے کر نہ جاؤں گا کہ میرے بعد تم سب خدائے واحد کے پرستار اور دین ابراہیمی کے علمبردار رہو گے۔

دنیا میں رہنا ہے تو صرف مسلمان بن کر

حضرات! آپ سلسلۂ ابراہیمی سے تعلق رکھتے ہیں، اس خاندان کا شیوہ اور شعار یہ رہا ہے کہ دنیا سے جانے سے پہلے اپنی نسل کے بارے میں ایمان اور تعلق باللہ کا اطمینان اور ضمانت کر لی جائے اور دنیا سے جانے سے پہلے اولاد سے بھی عہد و پیمان لے کر جائے کہ دنیا میں جب تک رہنا ہے مسلمان بن کر رہنا ہے اور جب جانا ہے تو مسلمان کی حیثیت سے جانا ہے۔

ووصى بها ابراهيم بنيه ويعقوب، يبنى ان الله اصطفى لكم الدين فلا تموتن الا وانتم مسلمون

اور یہی وصیت کر گئے ابراہیم اپنے بیٹوں کو اور یعقوب بھی، اے بیٹو! اللہ نے چن کر دیا ہے تم کو دین، سو تم نہ مرنا مگر مسلمان۔

صرف یہ ہی نہیں ضروری ہے کہ ان کے لئے وسائل کا سبب کریں، ان کی زندگی اور آسان بنانے کی تدبیریں اختیار کریں، ان کے ایمان کا اطمینان حاصل کر لینا بھی ضروری ہے، اسی لئے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کا امتحان لیا اور پھر جواب سن کر اطمینان پایا۔

حضرات! حقیقت اس مذہب کے متبع اور اس کے نام لیوا ہر مسلمان پر یہ فرض ہے کہ ملک کی آئندہ نسلوں کا تصور بنائے رکھیں اور ہر وقت اس پر نظر رکھیں اور یہ دیکھتے رہیں کہ ان کا مذہب ہمارے بعد ان نسلوں کے حوالے ہو کر ان کا دینی و اخلاقی مستقبل کیا ہو سکتا ہے۔

[illegible] خلاف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قبول [illegible]
[illegible]
[illegible] ارمان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مناسب [illegible]
[illegible] مسلمان [illegible] ہیں؟

اسلام [illegible] چند رسومات وتقریبات کا [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قبول
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

طور پر ہے۔

جو نصابِ تعلیم یا جغرافیائی اور تاریخی وضع، تدریجاً کسی سوچ اور انقلاب کے نتیجے میں منصوبے بنتے ہیں، رسم الخط (SCRIPT) کی تبدیلی کسی قوم کو قدیم تہذیبی علمی اور دینی سرمایہ سے رشتہ ختم کر دینے اور اس سے بیگانہ بنا دینے کے لئے کافی ہے۔ علامہ ٹوائن بی (TOYNBEE ARNOLD) نے جو ایک ممتاز فلسفی اور مورخ ہے لکھا ہے کہ اب کسی قوم کو تباہ کرنے کی ضرورت نہیں، رسم الخط (SCRIPT) بدل دینا کافی ہے۔ رسم الخط کی تبدیلی سے قوم کا رشتہ اپنے ماضی سے بالکل ٹوٹ جائے گا، وہ اس کی پوری تہذیب اس کے لئے بے معنی ہو کر رہ جائے گی، جس طرف چاہو اس کو لے جاؤ، جو بھی کسی ملت کو اس کے ماضی سے، اس کے مذہب سے، اس کی تہذیب سے اس کے کلچر سے عاری ... ہم کو ... ہو ... بدل دی، آج ہندوستان میں یہی ہو رہا ہے ... ادارات ... ملک ... کرتے ہیں ... تعلیم کا نظام بدلنا کافی ہے، آج سے ۱۰۰ سال پہلے لسان العصر اکبر الہ آبادی مرحوم نے کہا تھا۔

شیخ مرحوم کا قول اب مجھے یاد آتا ہے
دل بدل جائیں گے تعلیم بدل جانے سے

اور اس سے زیادہ لطیف انداز میں انھوں نے اس حقیقت کو اپنے مشہور شعر میں ادا کیا ہے۔

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

اس شعر میں کالج کا وہ تصور ... جس میں ... تعلیم دی جاتی ہو ... مغربی ... ادارات ... مغربی ... تعلیم ... ہو ... کی ...

دل بدل جائیں گے تعلیم بدل جانے سے

... بدل جانے اور تعلیمی انقلاب سے ... ملک میں جو تعلیم ...

انقلاب [illegible] سے اور [illegible] حضرت [illegible] کی [illegible]
[illegible] کثرت [illegible] سے [illegible]
[illegible]
[illegible] مقصود [illegible]
[illegible] (۱۲۱ [illegible])
[illegible] مختصر [illegible] کافی ہے۔

[illegible]

[illegible] علوم اسلامیہ [illegible] کتب حدیث کی [illegible]
[illegible] اسلامی ممالک میں [illegible] تھی۔

[illegible]
[illegible] عباسی [illegible]
[illegible]
[illegible] مجتہد [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حضرات! [illegible] شکوہ و شکایت کا [illegible]
[illegible] حکومت [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible] کے تمام مفکر اور [illegible] کے محب وطن [illegible] اپنا اور [illegible]
[illegible] حکومت [illegible] اور حقوق [illegible] —
[illegible] ملک کا [illegible]
کی قسمت [illegible] کی حیثیت [illegible]
[illegible]
[illegible] سے [illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] کی حفاظت کے لئے [illegible] جاتے ہیں [illegible]
معاف کیا جائے مسلمانوں کا [illegible] ان کی [illegible]
[illegible] ہے اس کا تعلق ان کے مذہبی معتقدات اور ان کے [illegible] زندگی [illegible] کے [illegible]
[illegible] فرد [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] ہے کہ [illegible] ملک کے مسلمان [illegible]
[illegible] کی طاقت سے اس ملک [illegible]
[illegible] کی اجازت دی جائے [illegible]
[illegible] ضرورت ہے [illegible] آزادی [illegible] اور [illegible]
[illegible] اس [illegible] ضرورت ہے کہ [illegible]
[illegible] مطالبات [illegible] اور [illegible]
[illegible] —

دوسری طرف [illegible] بھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کے معتقدات، روایات اور تہذیبی ثقافت کی اشاعت [illegible] مسلم طلبا و طالبات کو غیر مذہبی ثقافت کا پابند بنانے سے [illegible] علامات کا اظہار ہے کہ اب سرکاری مدارس کا نصاب اور اسکولوں میں ہندو دیومالا (HINDU MYTHOLOGY) پر مبنی کتابیں بھی اس سے کہیں زیادہ پڑھائی جا رہی ہیں اس سے بڑھ کر یہ کہ تعلیم گاہوں میں جن میں مسلمان بچے بڑی تعداد میں تعلیم پاتے ہیں، وندے ماترم کا گیت پڑھنا ضروری قرار دیا جاتا ہے جو [illegible] نظر یکسر [illegible] سے واضح اور خالص مشرکانہ نیت ہے۔ [illegible] کی معلومات کے لئے اس کا ترجمہ اردو میں پیش کیا جا رہا ہے۔

"ماں! تو ہی میرا علم ہے تو ہی میرا دھرم ہے تو ہی میرا باطن ہے تو ہی میرا مقصد ہے تو ہی جسم کے اندر کی جان ہے تو ہی بازوؤں کی قوت ہے، دلوں کے اندر تیری ہی حقیقت ہے۔ تیری ہی محبوب مورتی ہے ایک ایک مندر میں تو ہی درگا ہے دس ہاتھوں والی تو ہی کملا ہے کنول کے پھولوں کی بہار، تو ہی پانی ہے علم سے بہرہ ور کرنے والی، میں تیرا غلام ہوں، غلام کا غلام ہوں، غلام کے غلام کا غلام ہوں، اچھے پانی اچھے پھلوں والی میری ماں! میں تیرا بندہ ہوں میں بھارت ماتا کی بندنا کرتا ہوں"۔

پھر ہندوستان کے تصور کے سامنے سر جھکانے اور پھول چڑھانے کا ضابطہ بھی نافذ کیا جا رہا ہے یہ ملک کو بھی [illegible] کی طرف لے جانے کا اقدام ہے جس کے تصور ہی سے ایک محب وطن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور ان کی [illegible] جاتی ہے انہیں خطرات کی شدت نے انہیں [illegible] کرنے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے آخری جدوجہد کرنے کی خاطر [illegible] کی تشکیل [illegible] ان خطرات کا احساس سب سے پہلے قاضی محمد عدیل عباسی صاحب (بستی) کو ہوا جو آپ کی تحریک سے اور کانگریسی مسلمانوں میں تھے، یو پی اسمبلی کے ممبر بھی رہے [illegible] کے [illegible] وہ بھی [illegible] ہندوؤں کے [illegible] ہیں [illegible] طور پر [illegible] نے [illegible] میں [illegible] حقیقت [illegible] ہے [illegible] جب انہوں نے [illegible] کی جلدی [illegible] ایسا [illegible] ہو گیا [illegible] وہ عرصہ تک اپنے [illegible] خطرہ کا مقابلہ [illegible] کا کام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

اصلاح واستفادہ سے کوئی مستغنی نہیں

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی [illegible]
[illegible]
[illegible]

* الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين محمد بن عبد الله الأمين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين

حضرات! جن لوگوں کو کسی مدرسہ میں پڑھنے کا اتفاق ہوا ہے، وہ کسی بزرگ کی صحبت میں استفادہ اور بیعت کے لئے حاضر ہوئے ہیں، ان کو اس کا بخوبی اندازہ ہوگا کہ مدت خواہ کتنی ہی گذر جائے اس طالب علم کیلئے اپنے مدرسہ میں کھڑے ہوئے تقریر کرنا یا اس جگہ جہاں استفادہ کے لئے حاضر ہوا کرتا تھا، کچھ عرض کرنا کتنا مشکل کام ہے۔

میری حالت بالکل ایسی ہی ہے، اس لئے کہ میں ہمیشہ اپنے بزرگوں کی خدمت میں اور خصوصاً اس آخری دور میں حضرت مولانا (شاہ وصی اللہ صاحب) کی خدمت میں اس لئے آتا تھا کہ کوئی ایسی بات سننے میں آئے جس سے دل کی کچھ کیفیت پیدا ہو، یقین میں اضافہ ہو اور عملی طاقت نصیب ہو اور صورت میں حقیقت پیدا ہو۔

اصلاح واستفادہ سے کوئی مستغنی نہیں ہوتا!

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ کچھ لکھ پڑھ جاتے ہیں یا ان کو کچھ تصنیف وتالیف کا تعلق ہوتا ہے اور ان کی طرف لوگ جھکتے ہیں، سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم بھی کچھ پڑھے لکھے ہیں تو پھر اب ان کو کچھ سننے کی، دیکھنے جانے کی اور کسی سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت نہیں، ان کا یہ خیال بالکل صحیح نہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی دور میں بھی اور کسی عمر میں بھی کمائی اور شہرت کی حالت میں بھی استفادہ سے بلکہ اصلاح سے مستغنی نہیں ہوتا، بے شمار کا تو تجربہ کیا ہے: جن

کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم جیسی صحبت حاصل تھی ان کو ... کیفیت کی حقیقت میں اس درجہ قریب نہ ہوئی ہوں جیسے کہ ... کہ صحبت جس کے بعد کی صحبت کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، وہ وقتی صحبت اس سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی مگر پھر بھی ... کے بعد بیٹھ اس بات کی ضرورت ... کہ آپ ایمان میں اضافہ ... اور ہمارے قلوب میں ... وزنداری اور ... پیدا ہو، جو صحبت ... میں حاصل ہو ... یا ... اس کا برعکس ... بخاری شریف میں ایک جلیل القدر صحابی کا قول امام بخاری نے نقل کیا ہے، "تجلس بنا نؤمن ساعة" آؤ بھائی تھوڑی دیر بیٹھ کر ذرا ایمان کی باتیں کریں، وہ ایمان والے تھے، ایمان کے محتاج تھے ... ان سے معلوم ہوا کہ صحابہ کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو بعد والے کیونکر اس سے مستغنی ہو سکتے ہیں، بلکہ واقعہ یہ ہے اور جن لوگوں کا تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ کہنے سننے سے آدمی کے قلب میں ضرور ایک ... پیدا ہوتی ہے اور اس میں کہنا سننے سے زیادہ اثر انداز ہوتا ہے، سننے سے آدمی کے قلب میں ... پیدا ہوتی ہے ... کہنے سے ... ہوتی ہے، اس لئے ایسے لوگوں کو اس کی زیادہ ضرورت ہے کہ وہ کبھی سامع ہوں ... اور کبھی صرف مستفید ہوں مفید نہ ہوں اور کبھی مخاطب ہوں ... کوشش کریں کسی اللہ والے کی باتیں سنیں تاکہ قلب میں ایسی کیفیت پیدا ہو جس سے قلب کی زندگی ہے۔

ایمان کو تازہ کرنے کی ضرورت ہے

غرض جن لوگوں کو اس کا بھی تجربہ ہے اور ان کے قلوب مردہ نہیں ہو چکے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کو ہمیشہ ... ایمان کو تازہ کرنے کی ضرورت ہے اور اس ... کی ... تنظیم کے ساتھ ... ضرورت ہے ... کہ ہم مستغنی ہیں یا ہم ... ہوئے ہیں تو ... سے زیادہ محروم و بدقسمت کوئی نہیں ... اس کی ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ اگر کوئی ... اس طرح ... کہ میں تو ... سب کچھ ہے ... بھی ... ہے، ... بھی ... ہے ... کے ... پیدا ... اس کے لئے تو ... کی ضرورت ہے کہ ... کیا جائے ... حال اب

یہاں کی [illegible] ہوئے [illegible] یہاں [illegible] ہے [illegible]
[illegible] ہوتے [illegible] آپ [illegible] سے
آتے ہیں

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

واقعہ یہ ہے کہ تھوڑے وقت کے بعد مجھے ان کی [illegible] محسوس [illegible]
اپنے حضرات کی خدمت میں حاضری [illegible] حضرت
مولانا [illegible] صحبت
کی [illegible] اصول [illegible]
[illegible] اصول [illegible]
[illegible] حضرت کی صحبت سے مجھے فائدہ ہوتا تھا۔
حضرت [illegible] سے متعلق [illegible] یہاں سے
[illegible] حاضری [illegible] مجھے [illegible]
تھا [illegible] آپ حضرات [illegible] یہاں [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible] حضرت
[illegible] اصول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حقیقت سے [illegible]
[illegible] کے متعلق ہے

[illegible]

[illegible]

حضرت پیر صاحب کا واقعہ

اللہ والوں کے بیان کی باتیں ذہانت کا نتیجہ ہیں

حاصل ہوئی — جن سے اصول [illegible] کا وہ [illegible] سے [illegible] وہ
ساتھ [illegible] بعد حضرت [illegible] کے [illegible]
حضرت [illegible] کی [illegible] ہوتی ہے [illegible]
حاصل [illegible] جواب [illegible] میاں [illegible] مجھے محسوس ہوتی ہے [illegible]
[illegible] کا [illegible] کی وجہ سے [illegible] مجھے [illegible]
[illegible] مجھے [illegible] چاہئے۔

حضرت [illegible] میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ [illegible] سے [illegible] کے
[illegible] حضرت [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] صحبت کی [illegible]
[illegible] بات تھی۔

[illegible] میں ان حضرت کے [illegible] آیا [illegible] زندگی [illegible] وقت [illegible]
[illegible] ہے [illegible] سے [illegible]
[illegible] محسوس [illegible] ہے [illegible] سے
[illegible] مجھے [illegible] اب مجھے [illegible] کے پاس
[illegible] صحبت [illegible] سے [illegible] ہے [illegible]
[illegible] سے [illegible]
[illegible] مجھے [illegible] بہت اچھا [illegible]۔
[illegible] گئے [illegible] ان سے [illegible] ہے
[illegible] معلوم [illegible]
[illegible] مجھے [illegible] ہے
[illegible]

خدا کو [illegible] ذات کی شکل میں تصور نہیں کیا [illegible] ہے جو عقل سے [illegible] ہے [illegible] صرف علم میں [illegible] اور یہ [illegible] دیکھتے ہیں کہ عقل [illegible] کبھی [illegible] ہے [illegible] ہوتے ہیں۔

عالم شہود میں [illegible] کا مشاہدہ [illegible] ہے

اللہ کا بہت بڑا فضل ہے کہ ہمارے اپنے حضرات موجود ہیں جن کی صحبت [illegible] کی ضرورت ہے [illegible] مطالعہ [illegible] ہیں۔

میں تو یہ بھی کہتا ہوں اور یہی میں تجربہ بھی ہے کہ کتابوں کے مطالعے سے [illegible] نہیں لگتا، جیسے کی تعبیر اور [illegible] تحقیق نہیں ہوتی [illegible] ہوتا ہے کہ بات ہے [illegible] کہ [illegible] نہیں لگتا [illegible] سے جس میں خاص [illegible] اس نے [illegible] کی بات [illegible] اور [illegible] کا تذکرہ کیا جائے، چنانچہ جب [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] ہے [illegible] کتابوں کی [illegible] ہیں بلکہ [illegible] ہیں [illegible] باتیں اور [illegible] سے کہی جاتی ہیں کہ ہم کو بھی [illegible] ہوتا ہے۔

حضرت مولانا [illegible] رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کی خدمت میں [illegible] معلوم ہوتا کہ جو [illegible] ہیں وہ حقیقت ہے اور ان کے یہاں [illegible] خوب [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] یہاں [illegible] ہیں اور [illegible] ہیں جن سے ہم کو بھی [illegible] لیکن ان حضرات کے یہاں [illegible] محبت کی [illegible] ہے۔

مولانا [illegible] صاحب [illegible] ایک [illegible] مولانا [illegible] کی خدمت میں [illegible] حضرت [illegible] سے [illegible] نہ ان کے یہاں [illegible] یا عام [illegible] نہیں [illegible] ہے [illegible] یہاں [illegible] ہیں [illegible] کہ یہاں [illegible] عجیب [illegible] کے یہاں [illegible] کی [illegible] کے

یہاں [illegible] پیمانات [illegible] سے ہٹنے کے خدوخال [illegible]
[illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible] مطلب [illegible]
[illegible] حقیقت [illegible] اخلاق [illegible]
حقیقت [illegible]
شریعت کے [illegible]
[illegible]
[illegible] تصوف [illegible]
[illegible]

[illegible] تصوف [illegible]
[illegible]
[illegible] تصوف [illegible]
[illegible] تصوف [illegible] حقیقت [illegible]
[illegible]
[illegible] طریق تصوف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حقیقت [illegible]
[illegible]

کم ... [illegible] ... یوں لکھ لیجئے ... [illegible] ... میں ... ہوئے ...
... لیجئے تا کہ ... کام کر ... [illegible] ... الفت ... کی
طرح ... سے ... تھی لیکن ... [illegible] ... تھے وہ ... [illegible] ... بقول
... مرحوم ...

... [illegible] ... سب نام ہے
اللہ نے ... [illegible] ... دیا

یہی حال ... نعمتوں کا ہے قرآن ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات
... احکام شرعیہ ... اللہ نے ... ہیں سب برحق لیکن ... [illegible] ...
... [illegible] ...
... ضرورت ... [illegible] ...
... [illegible] ... ملفوظات اور ارشادات اب بھی موجود ہیں ... [illegible] ...
... [illegible] ... کہ حضرت ... [illegible] ... فرمایا تھا ... [illegible] ...
... [illegible] ... ایک صورت ... [illegible] ...
حضرت کا ... [illegible] ... ایسا معلوم
ہوا کہ ... [illegible] ...
... حضرت کا ... [illegible] ... ہی دور تھا۔

... [illegible] ... حضرت کے ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...
... [illegible] ...

... [illegible] ...

چنانچہ جہاں ... [illegible] ... کا شعر

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

منصبِ امامت

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

ایک مثالی رہنمائے امت کی ضرورت

[illegible]

[illegible]

سے اس نسبت کو ہی ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ ساتھ پوری امت کو بھی مبعوث کیا گویا بعثت محمدیہ دوہری بعثت تھی جس میں نبی کی بعثت امت کی بعثت کے ساتھ شامل تھی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے امت کی اسی طرح تعریف کی ہے (جو بعثت کے بعد) اس بعثت اور ماموریت باللہ ہی کی ہو سکتی ہے۔

كنتم خير أمة أخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله

تم لوگ بہترین جماعت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

دوسری جگہ ارشاد ہے

وكذلك جعلناكم أمة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا

اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک امت وسط بنا دیا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول گواہ رہیں تم پر۔

حدیث نبوی میں بھی اسی طرح کے الفاظ ہیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام کی ایک جماعت سے فرمایا۔

إنما بعثتم ميسرين ولم تبعثوا معسرين

تم آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو تنگی پیدا کرنے والے نہیں

بعثت امت کی ذمہ داری کا احساس [illegible] صحابہ کرام میں کس قدر تھا اس کا اندازہ [illegible] رستم کے اس سوال کے جواب سے ہوتا ہے جو اس نے ربعی بن عامر (آپ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں [illegible] الاصابہ ۱/۵۰۳) سے کیا جنہیں سیدنا سعد بن ابی وقاص نے رستم کی طلب پر اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا۔ پوچھا کہ تم لوگ یہاں کس مقصد سے آئے ہو؟ انہوں نے بے دھڑک جواب دیا:

"اللہ ابتعثنا لنخرج من شاء من عبادۃ العباد الی عبادۃ اللہ وحدہ ومن ضیق الدنیا الی سعتھا، ومن جور الأدیان الی عدل الاسلام"

(البدایہ والنہایہ ۷/۳۹)

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لیے بھیجا ہے کہ ہم جس کو وہ چاہے بندوں کی بندگی سے نکال کر ایک خدا کی بندگی پر آمادہ کریں اور دنیا کی تنگی سے اس کی وسعت کی طرف اور مذاہب کے ظلم سے بچا کر اسلام کے عدل تک لائیں۔

عشق کے دو متضاد طرزِ عمل

[illegible]

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين خاتم النبيين محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ومن تبعهم بإحسان ودعا بدعوتهم إلى يوم الدين. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم والذين كفروا بعضهم أولياء بعض إلا تفعلوه تكن فتنة في الأرض وفساد كبير

[illegible]

جس وقت پیدا ہوئے اس وقت چین میں تاؤمت جو بات صوفی مت سے ماخوذ ہے پہنچ چکا تھا ہوئے بھی تقریباً ... سو برس گزر چکے تھے ... [illegible] ... تمام ... کے متعلق بدھ مذہب کے ... ان کے ... [illegible] ... ہیں ... [illegible]

[illegible]

اس وقت کی متمدن دنیا سب سے زیادہ دو بڑی سلطنتوں میں منقسم تھی ایک تو مشرقی اور دوسرا مغربی ... [illegible] ... سلطنت کے ماتحت اور ... تھے ... [illegible] ... دنیا کا بڑا حصہ یعنی مغربی شمالی حصہ روم ... (جو ... کی سلطنت تھی) کے زیر اثر تھا ... مشرقی حصہ ... ایرانی ... سلطنت کے ماتحت ... اور دنیا کے ... [illegible] ... ملک ہندوستان بھی شامل ہے ... تمام دنیا ... قدیم تہذیبوں اور ... کے ... فرقی ... [illegible] ... ہندوستان کی ... [illegible] ... کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی تھی۔

اس صورت حال کو سامنے رکھ کر ... [illegible] ... جہالت کی تاریکی ... [illegible] ... حال ... کی حکومت ... [illegible] ... قوموں کا ... [illegible] ... حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ... [illegible] ... حقیقت ہے کہ ... [illegible] ... سے بھی ناواقف تھے اور ... [illegible] ... سے بھی ناواقف تھے۔

[illegible] حالات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمانوں سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

حقیقت یہ ہے کہ [illegible]
اور [illegible]
[illegible] آسانی سے [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

خرق عادت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے [illegible] قیمت [illegible]

اسباب [illegible]

مسلمان قوم قیامت تک [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] قیمت [illegible] قیامت [illegible]

[illegible] قیمت [illegible]

[illegible]

قیمت [illegible] قیمت [illegible]

[illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قبول [illegible]

[illegible]

[illegible]

اسباب و خصوصیات سے [illegible]

سامان اور لوگ ان کا جذبہ انتہا کے ساتھ شجاعت بھی۔

حقیقت یہ ہے کہ ان آیات کریمہ پر غور کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تمام کامیابیاں کسی قوم کو ملتی ہیں وہ صفات وجذبات کی تحریک پر ہوتی ہیں۔ یہ ایمان وعقیدہ کی شکل میں ہوں یا عزائم کی بلندی اور ارادوں کی پختگی۔ مختلف حالات میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ قوموں کی کامیابیت کے متوازن ہونے سے ہوتا ہے جہاں عقیدہ کے سہارے ہم غور کریں اور صدق واخلاص کے ہتھیار سے مسلح ہوں۔ اسباب و وسائل کا مقابلہ کریں جیسا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ وسائل اور مادی طاقت پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے۔ یہ حقیقت ہمیشہ پیش نظر رکھنی چاہیے کہ ہمارا سرمایہ اخلاص اور مافوق طاقتوں کے سامنے ہے۔ یہ تمام سارے سامان اور آلات سب کے سب اسی کی مرہون منت ہیں جو رضائے رب العزت کی تائید اور قوت و عزم کے ساتھ ہوتی ہے۔ اس نے مسلمانوں کو ہر حق کے علمبرداروں سے فتح و نصرت کا وعدہ فرمایا ہے۔ ہر زمانے میں اس نے اہل حق کی مدد کی ہے۔ آج بھی اس کی مدد ہوسکتی ہے بشرطیکہ ہم ایمان ویقین، اخلاص، جہاد کی تیاری اور قربانی کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوں۔ ہم اپنے اندر وہی قوت پیدا کر لیں تو آج بھی مٹھی بھر ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ ہم بڑی طاقتوں اور مال و دولت سے بے نیاز ہو کر رہ سکتے ہیں۔ اسلامی تاریخ میں بار بار ایسا ہوا ہے۔ اسلامی تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے کہ تھوڑی تعداد نے تھوڑے سے ہتھیار اور معمولی سازوسامان سے بڑی بڑی فوجوں کو شکست دی ہے۔ میں آپ سے صاف کہتا ہوں کہ اس وقت ہم ایک ایسے خلا کا سامنا کر رہے ہیں جس سے ہم اگر کوئی حل نکالیں یہ فیصلہ انسانیت کے خلاف ہے۔ یہ فیصلہ اللہ کی مرضی کے خلاف ہے۔ یہ مشیت الٰہی کے خلاف ہے۔ یہ فیصلہ انبیاء کرام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ یہ فیصلہ اسلامی روح کا خلاف ہے، وہ ضرورت ہو تو توکل کا ملامت ہے۔ یعنی قوت اور طاقت پر بھروسہ کا فیصلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کا صریح انکار ہے۔ اسلامی اور تاریخ اسلامی کئی بار اس کا تجربہ کر چکی ہے کہ مادی سازوسامان اور تعداد کے لحاظ سے کمزور جماعت بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آئی ہے۔

"کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله"

میرے بھائیو! آج اس مسئلہ کو بھی سمجھنا ہے جس کا تعلق معروضات حقوق سے اور انسانوں کی وجہ سے موقع اب کم ہے میرے بھائیو میرے دینی اور اسلامی

تھا جو میرے عرب بھائیو! "الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر" یہ نازل
ہو کر بتلا دیا گیا ہے کہ دنیا میں سامنے کیا آئے گا اگر آپ جاہلیت کے مقابلہ میں کھڑے
نہیں ہوئے، اگر آپ نے وقت کا تقاضا نہیں سمجھا تو زمین میں فتنہ برپا ہو جائے گا اور پھیل
جائے گا، اگر آپ نے حق کی طرف سے منہ پھیر لیا اور آپ نے انسانیت کو نہیں بچایا تو
دنیا کی تمام مادی ترقیوں، عیش و آرام کے تمام اسباب اور سائنس و ٹیکنالوجی کی ایجادات کے باوجود
خطرہ میں ہے، ضرورت ہے کہ حق کا غلغلہ اس طرح بلند ہو کہ ہر کان تک اس کی آواز پہنچے
اسے پھیلایا جائے کہ ہر ذہن اور ہر دل تک پہنچ جائے، اس کی دعوت اسے پہنچائی جائے کہ ہر دل پر
چوٹ لگے، ہر گھر میں پہنچے، تاریکیاں چھٹ جائیں، اور اس کے خلاف جو کچھ کیا جاتا ہے تو یہ
خطرے میں ہے، اس کی ذمہ داری امت پر ہے، آپ پر ہے، پوری امت مسلمہ پر ہے، اس کی
لیکن میرے عرب بھائیو! آپ پر اس کی زیادہ ذمہ داری ہے، جس نے دین اسلام دنیا کو دیا، آپ
کے اسلاف تھے، آپ ہی کے اسلاف تھے جنھوں نے اس قوت، جواں مردی اور حوصلہ مندی کو پوری
دنیا کے لیے وقف کر دیا، وہ آپ ہی کے آباء و اجداد تھے جنھوں نے دنیا کو خودکشی سے بچایا
تھا، انسانیت کی کشتی کو ساحل تک پہنچایا تھا، آپ کو اس کا حقیقی وارث اور جانشین
ہونا چاہیے اور اس کی دعوت دین کی امانت کا امین ہونا چاہیے، آپ اپنی دعوت لے کر مشرق
و مغرب میں نکل جائیے، جاپان اور چین جائیے، روس اور امریکا جائیے، دنیا کے گوشہ گوشہ میں
جائیے اور سسکتی ہوئی دنیا کو اسلام کا مرہم پیش کیجیے، اور انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نکالیے
اس مقصد کے لیے وہ تمام وسائل اختیار کیجیے جن کا وہ تقاضا کرتا ہے، وہ اسلوب اپنائیے،
جس اسلوب کو وہ سمجھتا ہے، وہ زبان بولیے جس زبان کو آپ کا مخاطب سمجھتا ہے، یہ ہر مسلمان
پر فرض ہے، لیکن میرے عرب بھائیو! آپ پر دوہری ذمہ داری ہے کیونکہ آپ ہی کے ہاتھوں
دین پھیلا، جن کی کوششوں اور قربانیوں سے انسانیت کو ہلاکت سے بچایا، وہ عرب تھے، صحابہ
کرام تھے، انصار و مہاجرین تھے یا ان کے شاگرد اور پیرو تھے، وہ وہ لوگ تھے جنھوں نے
عربی ہی سے کسب فیض کیا تھا، انھوں نے علم صحیح اور نبوت کے سرچشمہ سے فیض پایا تھا
اس کے بعد دنیا میں پھیلے، ہم چاہتے ہیں کہ ہم دین کی دعوت کی ذمہ داری
ادا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں، اور اس مقصد کی تکمیل کے لیے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں

[illegible]

آخر میں آیت کریمہ [illegible]

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ والذین کفروا بعضھم اولیاء بعض
الا تفعلوہ تکن فتنۃ فی الارض وفساد کبیر۔

[illegible]

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

امت مسلمہ کا وجود غزوۂ بدر کا صدقہ ہے

> [illegible] 1993ء [illegible]
> [illegible]

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ ، فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون

غزوۂ بدر بقائے دین کا ضامن ہے

ترجمہ: اور یہ بات محقق ہے کہ حق اللہ تعالیٰ نے تم کو بدر میں منصور فرمایا حالانکہ تم بے سر و سامان تھے سو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو تاکہ تم شکر گزار رہو۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے تم کو بدر میں فتح عطا فرمائی اس حالت میں کہ تم بہت بے یار و مددگار تھے اور بہت خطرے میں تھے تو خدا سے ڈرتے رہا کرو تم شکر [illegible] [illegible] حضرات کو [illegible] اہل علم کو بھی اور جو قرآن مجید کی آیت کا ترجمہ کرتے ہیں ان کو تعجب ہوگا کہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] مسلمانوں کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حقیقت کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تعلق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اللهم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] هو الا وحی

یوحی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] هو الا وحی

یوحی [illegible]

[illegible]
[illegible] ہاتھوں میں [illegible]
[illegible]
[illegible] میں [illegible] حالت میں [illegible]
[illegible] آپ کی [illegible]
[illegible] جماعت [illegible]
[illegible]
[illegible] ایک [illegible]
[illegible]
[illegible] بالکل [illegible] اس میں [illegible] طاقت [illegible]
[illegible] اور قدرت [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]
ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ فاتقوا اللہ لعلکم تشکرون۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
[illegible] حالت میں [illegible]
[illegible] کا مطلب [illegible]
[illegible] خلاف [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حاصل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] مطلب [illegible]

[illegible] قانون [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] عبادت [illegible]
داخل ہیں اخلاق بھی [illegible]
خدا کے بتائے ہوئے [illegible] قرآن و حدیث میں [illegible] داخل [illegible]
لوگوں کے ساتھ معاملہ کرنا بھی داخل [illegible] تجارت بھی داخل [illegible]
معیشت [illegible] اسباب [illegible]
[illegible] شریعت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] رسول کریم صلی اللہ علیہ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] مسلمانوں [illegible]

[illegible] خلافت راشدہ [illegible]

[illegible] سلطنت [illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible]

[illegible]

[illegible]

اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير
المغضوب عليهم ولا الضالين

[illegible]

الا تفعلوه تكن فتنة في الارض وفساد كبير

[illegible]

[illegible]

[illegible] اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم یایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] (Soul) past [illegible]

[illegible]

لوٹ شروع ہو جاتی ہے اس کے قیام بقا سے تو بالکل وقف ہے جائے الفاظ
میں صحیح [illegible] کی تاریخ میں ہوتے ہیں حدیث [illegible] میں [illegible] قول ہے [illegible]
[illegible] تھا کہ [illegible] نمایاں [illegible] کی پہنچا دیا گیا اس امت والی نائب وقت
[illegible] ہے اور [illegible] کی بہت [illegible] ہے وہ سب [illegible] کی [illegible] لیے
حضرت الٰہی آ [illegible] ہے [illegible] ہے اور آج بھی اللہ [illegible] حفاظت فرما رہے ہیں اس امت کی
باوجود [illegible] کرتا ہے کہ [illegible] کہ اس [illegible] امت کے [illegible] یا [illegible] ہے جو بالکل
نسل [illegible] ہو ملک [illegible] اور مسلمانوں کے [illegible] سے [illegible] قوی حیثیت یا [illegible]
[illegible] دین کی بات کو [illegible] اور دین پر [illegible] کرنے کے [illegible] جس نے
[illegible] ہو [illegible] اور [illegible] کے [illegible] کے مسائل کو [illegible]
[illegible] کے خلاف سازش کی جا رہی ہے اس وقت بھی یہ امت موجود ہے [illegible]
اللہ موجود ہے گی قیامت تک موجود رہے [illegible] کہ اللہ تعالیٰ نے [illegible] بات کو تسلیم [illegible]
اپنے رسول کی زبان سے جو [illegible] کہ اس امت [illegible] سے [illegible]
[illegible] ایک [illegible] ہر [illegible] میں [illegible] ہے اور [illegible]
بھی [illegible] بھی [illegible] بھی [illegible] ہے کہ [illegible]
اس کے بالکل برخلاف [illegible] اس کا نتیجہ [illegible] کہ [illegible] پر [illegible] ہوتا تو اس [illegible]
ہر [illegible] اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق [illegible] اس امت کے ساتھ
[illegible] ہے اس امت کے [illegible] کا [illegible] کیا ہے [illegible] اور [illegible]
[illegible] وقت [illegible] کا [illegible]

[illegible] مگر آپ سے کہنا چاہتا ہوں [illegible] اور آپ کی [illegible] بیٹھے [illegible]
آپ اس وقت جو ہم بیٹھے ہیں [illegible] میں کہتا ہوں [illegible] کی [illegible]
[illegible] جہاں جہاں [illegible] کی [illegible] کی [illegible]
مسلمان جمع [illegible] آپ [illegible] ہیں [illegible] ہیں اور [illegible]
لیے ہیں بہر حال آپ [illegible] سے [illegible] ہے [illegible]
کہ اللہ تعالیٰ نے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] بات تسلیم [illegible] اس [illegible] کر لیا

کر [illegible] کی اس [illegible] سے [illegible] ہوتے [illegible] ایک
عادی ہوئے اپنے [illegible] ایک [illegible] سے [illegible] آپ [illegible] کی
آپ [illegible] کا [illegible]
[illegible] یہاں تک کہ آپ [illegible]
[illegible] آپ سے [illegible] یہاں [illegible]
[illegible] استحقاق پیدا [illegible] آپ [illegible]
[illegible] کا [illegible] اپنے [illegible] سے [illegible]
آپ [illegible] سب [illegible] وقتوں [illegible]
[illegible] تمام [illegible]
[illegible] حیات [illegible] کا مصرف [illegible]
[illegible]
[illegible] کا استحقاق پیدا ہوتا ہے کہ زندگی کا
استحقاق [illegible] منحصر ہے کہ آپ [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] ان کی [illegible] ([illegible])
[illegible] کے [illegible]
ان کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اور [illegible]
[illegible] کے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

قرآن کریم میں عورتوں کا مقام

صحیح معاشرے کی تشکیل میں عورتیں کیا اہم رول ادا کر سکتی ہیں...!

[illegible]

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلله فلا هادي له و نشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له و نشهد ان سيدنا و مولانا محمدا عبده و رسوله صلى الله تعالى عليه و على آله و اصحابه اجمعين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

من عمل صالحا من ذكر او انثى و هو مؤمن فلنحيينه حيوة طيبة و لنجزينهم اجرهم باحسن ما كانوا يعملون

حضرات! قارئین صاحب [illegible] جو آیت تلاوت کی ہے [illegible] کرنے والی ہے اس میں اس عمل سے کمال حاصل [illegible] مرد اور عورت کا [illegible] [illegible]

سب کرتے ہیں۔ مگر اس آیت میں جو وعدہ ہے وہ کسی خاص قوم یا کسی خاص وقت کے لیے نہیں ہے بلکہ [illegible] کی طرف سے آیا ہے [illegible] رہنے کے لیے [illegible] وقت تک کے لیے [illegible] حاصل [illegible] ہو گا [illegible] یہاں [illegible] سے [illegible] کی [illegible] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے [illegible]

من عمل صالحا من ذکر او انثی وهو مؤمن فلنحیینه حیوة طیبة ہم اس کو ضرور اچھی زندگی عطا کریں گے۔

یہ سب ساری دنیا کی جدوجہد ہے [illegible] سے [illegible] تک ساری دنیا [illegible] سے [illegible] افریقہ [illegible] ایشیا [illegible] تک سب کا حاصل یہ ہے کہ اچھی زندگی کیسے حاصل ہو [illegible] کی کوشش کی جا رہی ہے [illegible] کیا [illegible] سے [illegible] حاصل کی جائے [illegible] انفرادی [illegible] سے لے کر [illegible] تک [illegible] کی [illegible] جماعت اور [illegible] اکیڈمیاں ہیں [illegible] کر رہی ہیں [illegible] سب کا مشترک مقصد یہ ہے کہ اچھی زندگی کیسے حاصل ہو۔ یہاں تک کہ سیاست اور ثقافت اور جمہوریت اور صحافت [illegible] کی [illegible] ہم [illegible] اس کا اعلان کرتی ہیں کہ ہم [illegible] کریں گے۔

اچھی زندگی کی ضمانت

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ایک بہت بڑی بشارت دی ہے [illegible] **من عمل صالحا** [illegible] **الصالحات** [illegible] کا [illegible] کی [illegible] کے مطابق [illegible] نام [illegible] کام کے مطابق ہو [illegible] قرآن [illegible] کے مطابق [illegible] اچھی زندگی [illegible] عمل [illegible] زندگی کا [illegible] سمجھا جاتا ہے [illegible] صرف [illegible] کی [illegible] جو لوگ [illegible] جاتے ہیں [illegible] سمجھتے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جب کسی کو [illegible] حاصل نہیں ہوتی [illegible]
[illegible] اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خیال نہیں [illegible]
[illegible] ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ہے [illegible] چاہیے [illegible]
[illegible] چاہیے [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] کے لیے اللہ کو راضی کرنا اصل [illegible] ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ [illegible] ہے کہ اگر [illegible]
[illegible] اگر آپ حدیث پڑھیں [illegible]
[illegible] شریعت کی [illegible]
[illegible] اسلامی [illegible]
[illegible] حکم [illegible]
[illegible] معاشروں [illegible]
[illegible] زندگی [illegible]
[illegible] زندگی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

دنیا میں سب سے پہلی اور عظیم کی عدالت سے جو [illegible] شوہر کی [illegible] ماں بیٹے کی محبت جیسی ہے ویسا ہی [illegible] حقیقت ہے [illegible] ہے [illegible] نے [illegible] کی [illegible] سے [illegible] لئے [illegible] سے عزت اور بیان کا مرکز نہیں ہے۔

تو بھی یہ امر جس [illegible] اس بات کا خیال رکھیں اور اپنے [illegible] موقع دیا ہے کہ [illegible] کوشش کرے اور شریعت کے مطابق [illegible] کے رسول کی شریعت پر عمل کر کے بڑی سے بڑی ترقیاں حاصل کر سکتے ہیں [illegible] ترقی [illegible] جاتے [illegible] اس پر عمل کیا جاتا ہے کہ یہ [illegible] ہم نئی بات نہیں کر رہے۔

علمی دنیا میں عورتوں کی خدمات

ہم آپ کو خدا کی قسم کھا کر بتاتے ہیں کہ دین کے احکام پر عمل کرنے سے اور دین کا ضروری علم حاصل کرنے سے اسی پر عمل کرنے سے مستورات نے اسلامی تاریخ میں [illegible] کی دنیا میں وہ وہ ترقیاں حاصل کی ہیں [illegible] زمانے میں [illegible] مرد بھی نہیں پہنچ پائے [illegible] آج ہم آپ سے پوچھتے ہیں کیا رابعہ بصریہ کا نام آپ نے نہیں سنا کہ رابعہ بصریہ [illegible] ان کا نام آج [illegible] ہے [illegible] کہاں کے [illegible] سے [illegible] ان کی [illegible] کے [illegible] اور اس کے [illegible] اور مستورات کی اور مسلمان [illegible] اور مسلمانوں [illegible] کی [illegible] کو معلوم ہوگا [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کی بحث [illegible] نہیں [illegible] دوست ہیں [illegible] سب [illegible]

[illegible] عورتیں تھیں [illegible] پہنچ جاتے [illegible] کی تحقیق کرتے جاتے [illegible] سے [illegible]

ان کے نام ہیں، صحابہ کے اسماء سے شاگردوں کے نام ہیں تھے؛ ان سے بڑے بڑے تابعین ہوئے، تو حدیث علم کی دولت مردوں کے ساتھ خصوصی نہیں، مرد و عورت دونوں فیض حاصل کرتے ہیں۔

قرآن کریم میں مردوں کے ساتھ عورتوں کے ذکر کا اہتمام

ہم آپ سے ایک طالب علم اور عربی جاننے والے کی حیثیت سے کہتے ہیں کہ صرف ترجمہ یا کافی نہیں کہ مرد و عورت سب یکساں ہیں، دیکھئے بعض مقامات پر جب درجات کا اور مراتب کا ذکر مردوں کے لئے ہے تو عورتوں کے لئے الگ ذکر کرتا ہے "ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات والقانتین والقانتات" اور ہر لفظ کے ساتھ ایک مرد کے لئے صیغہ ہے اور ایک عورت کے لئے، کوئی پوچھے کہ کیا ضرورت تھی یہ کہا جا کہ "ومن یعمل من الصالحات من ذکر او انثی وھو مؤمن" تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ عبادت کی یہ قسم صرف مردوں کے ساتھ مخصوص ہے، عورت اس میں کوئی درجہ حاصل نہیں کر سکتی، روزہ رکھنے میں ان کا ذکر ہے، عبادت کرنے میں ان کا ذکر ہے، اللہ کی یاد کرنے میں ان کا ذکر ہے "والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات" اللہ کا ذکر کرنے میں اللہ کا ذکر کرنے والوں کا صیغہ بھی استعمال کیا ہے اور مؤنث کا بھی، اس لئے کہ دوسرے مذاہب کی تاریخ اور ان کی کتابیں بتاتی ہیں کہ وہاں بہت سے کمالات اور بہت سی صفات صرف مردوں کے لئے مخصوص کر دی گئی ہیں، اور یہ بات دماغ میں بیٹھی ہوئی تھی اور ایک بالکل بدیہی بات سمجھی جاتی تھی کہ یہ صرف مردوں کا کام ہے، عورت اس میں پیچھے رہ جاتی ہے، وہ ترقی نہیں کر سکتی ہے، ان کمالات تک نہیں پہنچ سکتی ہے، حاصل ہو سکتا ہے، لیکن قرآن میں ایک ایک عبادت کے ساتھ، عبادت کی ایک ایک قسم کے ساتھ مردوں کے لئے الگ لفظ استعمال کیا ہے، اور عورتوں کے لئے الگ صیغہ ہے۔

قرآن مجید میں عورتوں کے نام سے مستقل ایک سورۃ

اور پھر دیکھئے اس سے بڑھ کر یہ بات ہے کہ قرآن مجید کی بڑی سورتوں میں سے ایک سورۃ کا نام ہی عورتوں کے نام پر رکھا گیا ہے، سورۃ النساء، کیا ضرورت تھی کہ کوئی یہ بتلانے کا کہ ان کے حقوق ہیں، اس کی کسی مقدس کتاب میں عورتوں کے نام سے کوئی حصہ یا باب کے عنوان سے ہے، دیکھئے تفصیل، یہ سورۃ سورۃ بقرہ کے بعد سورۃ آل عمران

ہندو مذہب میں عورتوں کی دینی خدمات

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس علاقے میں مسلمان بن محمد نے [illegible] ذمہ داری [illegible] ہے

[illegible] معاف کرتے ہیں [illegible] مسلمان ہو [illegible] ملک میں [illegible] آپ [illegible]
[illegible] کے قائل ہو [illegible] اسلامی [illegible]
اسلامی تہذیب [illegible] اختیار کرنا [illegible]
[illegible] ہماری [illegible] ہے۔

اللہ تعالیٰ [illegible] ہماری [illegible] تعلیم [illegible]
[illegible] اشتیاق [illegible] انہوں نے یہ بات [illegible]
پہنچانے کی کوشش کی ہے [illegible] اس وقت [illegible] ہمارے بچے قرآن مجید
پڑھتے [illegible] قرآن مجید [illegible] اردو [illegible]
[illegible] کتابوں سے [illegible] توحید [illegible] سنت و بدعت کا فرق
[illegible] ہیں۔

ہماری پڑھی لکھی بہنوں کی ذمہ داری

[illegible] ہماری [illegible] پڑھی لکھی [illegible] بہنوں سے
اس طرح [illegible] آپ سے صاف کہتا ہوں [illegible]
ہیں۔ [illegible] ملک میں مسلمانوں کو مسلمان رہنا مشکل ہو گا بلکہ [illegible]
[illegible] آپ [illegible] ہے۔ [illegible]
[illegible] باقی [illegible] ایک ایسا [illegible]
مسلمان ملک تھا [illegible] اموی شان و شوکت [illegible] قائم [illegible]
[illegible] قرآن [illegible]
[illegible] کا ایک [illegible]
[illegible] ہے۔

[illegible] اسلامی [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] وہاں پہ [illegible] سے [illegible] دیکھئے اسلامی حکومت تھی اور
جامع قرطبہ اور جامع اشبیلیہ اور جامع غرناطہ جیسی مسجدیں ہیں جن میں شمالی [illegible] سے
اس طرح وہاں کے جو مسلم باشندے [illegible] منسوب [illegible] بالکل [illegible] مسلمانوں
کی [illegible] کہ بچوں سے ان کو [illegible] بالکل اسی طرح وہاں سے غیر مسلموں نے
اسلام کو ختم کر دیا [illegible] بچے بچے مسلمان تھے [illegible] نکل [illegible]
خالی ہے [illegible] اس کی آواز آتی [illegible] ہے

ویسے لوگوں نے کہا ہے کہ [illegible] اذانیں [illegible] قرآن کی [illegible]
چلا کر کہاں سے [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible]
اللہ کے بندوں نے قرآن پڑھا تھا [illegible] پکار کر سکتے ہیں تو اللہ [illegible]
نہیں کر سکتا ہے جو اللہ نے ان کو پکارا [illegible] اس کی آواز [illegible] سب [illegible] ہیں اور ہم
آپ سے کہتے ہیں کہ آج [illegible] ہو رہی ہے [illegible] یا کوئی بھی ہمارا خاص
[illegible] دارالعلوم دیوبند [illegible] مسلم یونیورسٹی علی گڑھ [illegible] بھی کوئی نہ
[illegible] کالج ہو [illegible] نہیں ہو سکتے۔

ہماری مستورات نے توجہ نہ کی تو ملک خطرہ میں ہے

[illegible] مسلمان [illegible] جب تک ہمارے
گھر کی مستورات بیگمات ہماری مائیں بہنیں اس کا [illegible] نہیں [illegible] کہ ہم
بچے بچے کو دین سے واقف کرائیں گے [illegible]
[illegible] انتظام [illegible]
اور [illegible] حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
اس [illegible] خطرہ میں
ہے [illegible] اصل بات [illegible]
[illegible] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

بڑوں کی سنو!

[illegible]

[illegible]

ترے ضمیر پہ جب تک نہ ہو نزولِ کتاب

[illegible]

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين و خاتم النبيين محمد وآله وصحبه اجمعين و على من تبعهم الى يوم الدين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

لقد انزلنا اليكم كتابا فيه ذكركم افلا تعقلون

ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ذکر ہے، تو کیا تم نہیں سمجھتے؟

میرے دینی و ایمانی بھائیو! سب سے پہلے تو آپ اس امر کو یاد رکھیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مقدر فرمایا [illegible] قبول کی [illegible] آج اس شہر [illegible] قرآن [illegible] کے ساتھ پیش کیا گیا۔

آپ کو اندازہ نہیں کہ اس سے اس شہر [illegible] یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اس شہر [illegible] اللہ تبارک و تعالیٰ [illegible]

میں سب سے پہلے آپ کو [illegible] شیخ الحدیث [illegible] حضرت [illegible] قرآن مجید کی تفسیر [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] لقد [illegible] الیکم کتابا فیه ذکرکم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جعلنی بالمصحف علی المصحف قرآن شریف [illegible] میں پیش کرتا ہوں۔

قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون، والذین ہم عن اللغو معرضون، والذین ہم للزکوۃ فاعلون، والذین ہم لفروجہم حافظون الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم فانہم غیر ملومین

[illegible]

انہوں نے یہ پڑھ کر فرمایا

انی لا احسب نفسی الا ہو لاء [illegible]

[illegible]

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا واذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما، والذین یبیتون لربہم سجدا وقیاما والذین یقولون ربنا اصرف عنا عذاب جہنم ان عذابہا کان غراما انہا ساءت مستقرا ومقاما۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئا عسى الله
أن يتوب عليهم إن الله غفور رحيم

[illegible]

[illegible]

جنگ ختم ہو جاتی ہے جہاں کہیں بھی چاہیے تھی، کبھی کبھی غفلت ہو جاتی ہے کبھی کبھی سو جاتے ہیں اور تہجد میں ناغہ ہو جاتا ہے تہجد قضا ہو جاتی ہے کبھی کسی وقت بات کرنے میں ہم کو غصہ آ جاتا ہے اور کسی کا حق ہے وہ بھی ٹھیک سے ہم اس کو ادا نہیں کر سکے علاوہ جہاد فی اللہ کے راستے میں جدوجہد کرنی چاہیے اپنا سر کٹا دینا چاہیے اللہ کے راستے میں اپنا خون بہا دینا چاہیے جہاد فی سبیل اللہ میں ہم ابھی تک تیار نہیں ہوئے۔

وہ اپنے خدا کو بھی سچے دل سے مانتے تھے مدرک باللہ بھی تھے مولانا آپ کو پہچانتے والے تھے عارف باللہ بھی تھے، انہوں نے اہتمام پر ہوں میں جگہ جگہ لکھا ہے جہاں وہ اپنے آپ کو نظر آتے تھے "واخرون اعترفوا بذنوبھم" کچھ اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا "خلطوا عملا صالحا" اب اگر آپ غور کریں اپنے حالات پر میں آپ کے متعلق نہیں کہتا اور مسلمانوں کے ساتھ اس کی جرأت بھی نہیں لیکن اپنے متعلق کہتا ہوں کہ میں اپنے کو اس میں سمجھتا ہوں کہ "واخرون اعترفوا بذنوبھم" مجھے اپنے گناہوں کا اقرار ہے اپنی کوتاہیوں کا اقرار ہے "خلطوا عملا صالحا" کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں کہ جہاں بھی مجھ سے معمولی لغزشیں بھی ہوئی ہیں وہ دونوں ملی جلی ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے بزرگ مقبول بندوں سے ملایا قرآن مجید کا درس لیا مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ جو امام وقت تھے امام تفسیر تھے پورا قرآن مجید ان سے پڑھا اور انہوں نے آخر تک امتحان دیا اور الحمدللہ نے مجھے اس عہد کے مقبول ترین بندوں سے اور اولیاء اللہ سے ملوایا جن کے نام لے کے میں مشرف ہوں اگرچہ اس قابل نہیں تھا اور پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے حج کی بھی سعادت سے سرفراز کیا اور یہاں تک کہ جو تفصیل کیا گیا اور جس کو سن کر میں بھی شرمندہ ہوا لیکن یہ بہرحال یہ اللہ کی ایک نعمت بھی تھی کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ میرے گنہگار ہاتھوں سے کھلوایا گیا کہاں یہ ہندوستان کی دیہاتی اور گنہگار اور کہاں وہ اللہ کا گھر جس سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی چیز ہے ہی نہیں قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں، روئے زمین پر بیت اللہ شریف سے بڑھ کر کوئی جگہ مشرف جگہ محترم جگہ مقدس جگہ محبوب جگہ نہیں پائی گئی ہے

یہ گنہگار ہاتھ، یہ ہندوستانی، ہندوستان کی مٹی کا بنا ہوا یہ ہاتھ اور بیت اللہ شریف کو کھولے اور پھرا سکے عالم اسلام کے چیدہ بزرگ بندوں کی موجودگی میں، محض اللہ کا فضل

ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے دعا کی ہمارے لئے باعث ہے کہ حق طلبی اللہ نے پیدا کی ہے۔ بعد میں
پوری ترتیب کے ساتھ آپ خلفاء علماء سلف صالحین نے سکھائی، تو آپ قرآن مجید کی نظر سے دیکھئے
کہ آپ کا حلیہ اس میں کیسے لگایا ہوا ہے۔ تصویر تو حرام ہے۔ علامہ اقبال نے اس میں
تصویر بنائی کہ ہم میں کیسی تصویر بنائی جو تصویروں سے بڑھ کر ہے۔ تصویریں
جو لوگ رکھتے ہیں کی تصویر ہوتی ہیں بیٹھے ہیں ایک جیسا ہی ہوتا ہے۔ تم ہو تو غائب نہیں
ہے لیکن یہ سب ایک طرف۔ اس کی کیا صورت ہے اور اس میں کون سا عیب ہے

لیکن وہ تصویر جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں آئے۔ جو حلیہ اللہ کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے
اس سے بڑھ کر کوئی تصویر نہیں ہو سکتی۔ اس کی تشکیل ہو سکتی ہے نہ کوئی اس کو مٹا سکتا ہے اور نہ کوئی
تغییر ہو سکتی ہے۔ تغیر بھی کسی سے نہیں ہو سکتی۔

بس میرے بھائیو! پہلے تو میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کا یہ شکر ادا کیجئے
کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ نعمت نصیب فرمائی۔ یہاں جو کئی سال، دو سال کی مدت
گزری ہے اس میں قرآن کا درس ہوا اس کا ترجمہ ہوا اور حالات کو اس کی روشنی میں دیکھا گیا
اور اس کو آئینہ کی طرح سامنے لایا گیا کہ دیکھو اپنی صورت کہ دیکھو اپنے چہرے کو تم
کون ہو کیا ہو کس گروہ میں ہو۔

اللہ تعالیٰ نے یہ موقع عطا فرمایا کہ آپ حضوری کے ساتھ اور توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ
کا اس پر شکر ادا کریں۔ اور اللہ کے جس بندے سے اللہ نے یہ کام لیا اس کا شکریہ ادا کریں۔ شکر
خدا کا لیکن شکریہ اس کا بھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آپ کو قرآن مجید سنوایا۔
اس کا ترجمہ سنوایا۔ یہ بات اس لئے نہیں کہ یہ بات پر واش ہو تا ہے بلکہ صحیح ہے صرف یہ کافی نہیں
بلکہ اس کے دل میں اس پر خوشی ہونی چاہئے اور شکر کا جذبہ ہونا چاہئے اور زبان پر بھی شکر آنا
چاہئے کہ الحمد للہ۔ اللہ نے ہم کو اس قابل سمجھا کہ اس ملک میں جہاں مسلمان اکثریت
میں نہیں ہیں یہاں یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے آئندہ مسلمانوں کی نسل خطرہ میں پڑ گئی ہے کہ یہ
مسلمان رہ سکیں گے یا نہیں۔

میں اس موقع سے فائدہ اٹھا کر آپ سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس حاضری کی قیمت وصول کرنے
کیلئے اور اس کا شکریہ ادا کرنے کیلئے کیا کہنا چاہتا ہوں میں آپ کے سامنے قرآن مجید کی ایک آیت

پڑھتا ہوں جو بڑے غور کی ہے

أم كنتم شهداء إذ حضر يعقوب الموت إذ قال لبنيه ما تعبدون من بعدي، قالوا نعبد إلهك وإله آبائك إبراهيم وإسماعيل وإسحق إلها واحدا ونحن له مسلمون۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے قرآن کے پڑھنے والو اور سننے والو! کیا تم اس وقت موجود تھے جب حضرت یعقوب جو حضرت ابراہیم کے پوتے ہیں اور حضرت اسحاق کے بیٹے ہیں، جب ان کا آخری وقت آیا تو ایسے موقع پر جیسے ہوتے ہیں عمر کے آخر میں لوگ جمع ہوتے ہیں، جب حضرت یعقوب کے انتقال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں، پوتوں، نواسوں جو سامنے موجود تھے ان سے کہا، ما تعبدون من بعدی "میرے بیٹو، میرے پوتو اور میرے نواسو مجھے یہ بتاؤ، میں اطمینان دل لے کر دنیا سے رخصت ہو جاؤں، ما تعبدون من بعدی تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟ اب کوئی شخص کہتا کہ یہ پیغمبرزادے ہیں انبیاء کی اولاد ہیں ان کے بارے میں اور بھی شک کیوں کر رہا ہے یہ تو پیغمبرزادے ہیں ان کی رگوں میں تو پیغمبروں کا خون ہے، ابراہیم علیہ السلام کا خون ہے، اسماعیل علیہ السلام کا خون ہے، اسحاق علیہ السلام کا خون ہے، یعقوب علیہ السلام کا خون ہے، بھلا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے اور ان صاحبزادوں کو بھی اور پیغمبرزادوں کو بھی کہنا چاہیے اور وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ ابا جان! آپ یہ کیوں پوچھتے ہیں؟ آپ کو اس کے پوچھنے کی ضرورت کیا پیش آئی۔ آپ ہمارے بارے میں شبہ رکھتے ہیں، آپ کو ہمارے بارے میں شک ہے جو آپ پوچھتے ہیں "ما تعبدون من بعدی" "تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے"۔ قالوا نعبد إلهك وإله آبائك إبراهيم وإسماعيل وإسحق إلها واحدا۔

ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے اور ابراہیم کے معبود کی عبادت کریں گے، ہم نے دیکھا کیا ہے؟ ہم نے اپنے بزرگوں کو کس کے سامنے سر جھکاتے دیکھا ہے؟ ہم نے کس کو اللہ کے سوا کسی کے آگے سجدہ کرتے دیکھا ہے؟ کیا آپ کو ہمارے ایمان کے بارے میں شک ہے؟ لیکن "عشق است و ہزار بدگمانی"

آدمی کی جب کوئی چیز پسند ہوتی ہے اور وہ محبوب ہوتی ہے تو اس کے بارے میں شک

[illegible] سے اطمینان ہوتا ہے

میں آپ سے جاننا [illegible]

[illegible] قرآن [illegible]

[illegible] قرآن مجید [illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن [illegible]

[illegible] کسی مسجد میں [illegible] کام چھوڑ کر [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] قرآن [illegible]

[illegible]

[illegible]

آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

کی معذوری ہے یہ کوئی عار نہیں کمزوری ہے تو قرآن مجید کی عظمت کی وجہ سے اس کی تعبیر کی وجہ سے اور پھر جناب [illegible] صاحب اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز [illegible] سے جو تعلق ہے کہ ہمارے اساتذہ کے [illegible] سے استفادہ کیا ہے اور وہ مجھ پر اس کے حق کا کرنے والے ہیں میں تو ان کے اساتذہ سے ہی [illegible] بہت سے علماء سے بڑھ کر ہم اس قابل ہوئے کہ ہم عربی پڑھ سکیں [illegible] سے خطاب کر سکیں تو میں دونوں چیزوں کا خیال کر کے حاضر ہو گیا ورنہ حقیقت میں میں تو قابل نہیں تھا کہ [illegible] اور یہیں دیر تک بیٹھوں اور زیادہ [illegible] اس لیے آپ سے اجازت چاہتا ہوں معذرت کرتا ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور پھر اس کی بھی دعوت دیتا ہوں کہ یہ سلسلہ [illegible] ہے آپ کی زندگی بھر [illegible] اور آئندہ بھی جاری رہے [illegible] نسل کو بھی اس کیلئے تیار کریں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نصرت الٰہی کی شرائط

یہ تقریر [illegible] ۱۹۸۱ء [illegible]
[illegible]

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین و علی آله وصحبه اجمعین۔

جناب صدر انجمن، معزز مہمانان گرامی، معززین شہر اور برادران عزیز! آج ایک ہفتے کے قیام میں میری [illegible] کا اختتام اس جلسہ پر ہو رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ محض اتفاق نہیں ہے، حسن اتفاق ہے۔ میں دنیا کے بیشتر مشہور ممالک میں جا چکا ہوں، لیکن ایسا بدقسمت مسافر ہوں جس پر اقبال کا یہ مصرعہ صادق آتا ہے۔

[illegible]

تاریخی مطالعہ

میں اسلامی ممالک میں جہاں جہاں گیا ہوں۔ سب سے [illegible] مطمئن ہو کر آنے کے بجائے فکر لے کر آیا۔ میرے نصیب میں یہی ہے۔ معلوم نہیں یہ میری بدنصیبی ہے [illegible] کی بنا پر ہے، اس لیے کہ جہاں جاتا ہوں وہاں اپنا تاریخی مطالعہ فراموش نہیں کر پاتا۔ واقعات تاریخ اسلام کی پوری [illegible] آنکھوں کے سامنے رہتے ہیں اور ان سے جو نتائج نکالے جا سکتے ہیں [illegible] آپ مجھ سے [illegible] کی ہے۔ [illegible] سے سب کچھ [illegible]

وکاین من آیة فی السموات والارض یمرون علیها وهم عنها معرضون

کتنی نشانیاں زمین و آسمان میں ایسی ہیں جن پر لوگ گزر کر چلے جاتے ہیں اور [illegible]

حقیقت قرآن

[illegible]

[illegible]

... کتاب فیہ ذکرکم افلا تعقلون۔

[illegible]

[illegible]

لیس بامانیکم ولا امانی اھل الکتب من یعمل سوءا یجز بہ

[illegible]

خدائی قانون بے لاگ ہے

[illegible]

کہ [illegible] کی کامرانی [illegible] ایک [illegible]
[illegible] قرآن مجید میں [illegible]
[illegible]
[illegible] بھی [illegible] ہے

وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ

اور جو لوگ کمزور سمجھے جاتے تھے ان کو زمین (شام) کے مشرق و مغرب کا جس میں ہم نے برکت دی تھی وارث کر دیا۔ اور بنی اسرائیل کے بارے میں ان کے صبر کی وجہ سے تمہارے پروردگار کا وعدۂ نیک پورا ہوا اور فرعون اور قوم فرعون جو (محل) بناتے اور (انگور کے باغ) جو چھتریوں پر چڑھاتے تھے سب کو ہم نے تباہ کر دیا۔

[illegible] دوسری جگہ فرمایا ہے۔

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ وَنُمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِيَ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ۔

اور ہم چاہتے تھے کہ جو لوگ ملک میں کمزور کر دیئے گئے تھے ان پر احسان کریں اور ان کو سردار بنائیں اور انہیں وارث کریں اور ملک میں ان کو قدرت دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہ چیز دکھا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔

قرآن دستورِ حیات ہے

اس طرح قرآن مجید [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ہے کی کا تشخص اس نے صاف صاف بیان کیا ہے

وقالت الیهود والنصاری نحن ابنوا الله واحباؤه قل فلم یعذبکم بذنوبکم بل انتم بشر ممن خلق

اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں کہہ دو پھر تمہارے گناہوں کے باعث تمہیں کیوں عذاب دیتا ہے بلکہ تم بھی اور مخلوقات کی طرح ایک آدمی ہو۔

تو اللہ نے فرمایا کہ یہودی اور عیسائی جو یہ کہتے ہیں کہ ہم کوئی کیا امتیاز رکھتے ہیں ہم تو ہمارے نسب میں نبی گزرے ہیں یا قریب ہیں ہم خدا کے لاڈلے ہیں خدا کے چہیتے ہیں اور بیٹے ہیں تو اللہ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ پھر خدا کا قانون مجازات تم پر کس طرح جاری اور ساری ہے تمہاری رعایت کیوں نہیں کی جاتی تم بھی ویسے ہی ایک انسان ہو جیسے اور مخلوق۔

ہمارے اکابرین کی خدمات

میرے عزیز بزرگو اور دوستو! میں آپ حضرات کے خلوص و محبت سے اور اعزاز سے بہت متاثر ہوں میں ناشکر گزار انسان نہیں بننا چاہتا لیکن میں اس کا تقاضا یہ نہیں سمجھتا کہ میں آپ کو مطمئن کروں اور آپ کی تعریف کر کے چلا جاؤں۔ جب کسی کو کسی سے محبت ہوتی ہے تو وہ ہمیشہ اس کی خیرخواہی کرتا ہے وہ اس کے چہرے کو دیکھتا ہے اس کی نبض دیکھتا ہے ہر وقت اس کا منہ دیکھتا رہتا ہے کہ خدانخواستہ کوئی تکلیف تو نہیں ہے میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آپ بہت خوش قسمت [illegible] رہے ہیں جس ملک میں اسلام کے پیغام سے بڑھ کر کوئی پیغام نہیں سمجھتا کہ آپ کو اس حقیقت کی طرف توجہ دلاؤں جو ہمیں "حضرت [illegible]" جناب [illegible] کے جوانمردوں سے [illegible] مستحق ہیں [illegible] ایک عزیز تھا جو [illegible] اور اس کے [illegible] حضرت [illegible] کا کام بہت [illegible] ہے اور آپ سے کوئی فرد کوئی جماعت کوئی مقصد کسی کا کوئی کامل [illegible] سے مقصد [illegible] حاصل نہیں ہو سکتے

تم ہر وقت ایک اہم ناکہ پر کھڑے ہو!

میرے بزرگو اور دوستو! حضرت عمرو بن العاصؓ نے جب مصر فتح کیا، اس وقت [illegible]

میں تھی اس کی چوٹی پر تھا اور سرسبز و شاداب تھی اس پورے علاقہ کا تسخیر تھا حضرت عمرو بن
العاص نے وہ خوبصورت ترقی یافتہ ممالک دیکھے ... مدینہ والوں سے کہیں بڑھ کر سرسبز ... روح
پایا ایک مانع ... جو حقیقت میں اطمینان ہونا چاہئے تھا وہ ان کو نہیں ہوا اس لئے انہوں نے
سبب نہیں پایا کیونکہ قرآن مجید سے تدبر اور صحبت نبوی کی برکت سے ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں ان کا
دل و دماغ روشن کر دیا تھا اللہ تعالیٰ نے فراست مومن عطا فرمائی تھی اور درست ایمان
سے آگے بڑھ کر فراست ولایت عطا کی تھی۔ انہوں نے عرب مسلمانوں سے جو اس ملک
کے فاتح اور عمرو تھے ایک بات کہی جو چند لفظوں سے تعلق ہے "انتم فی رباط
دائم" دیکھو یاد رکھو تمہیں یہاں کی زمین کی فضا کی دلکشی و رعنائی یہاں کی دنیا ... کے
میں مشغول نہ کرنے پائے اور تم اس سرزمین میں کھو نہ جاؤ تم اپنے کو پالو اور حقیقت کو پاؤ ... دنیا
ہے "انتم فی رباط دائم" "تم ہر وقت ایک ایسا کام کر رہے ہو جو پسند ... کرتے ہیں قبیلوں و
قسمت دی ہو ... اس علاقہ پر قبضہ ہو ... عرب بالکل قریب ہے
اور یہاں تم سب پورے عالم ... کرتے ہیں اس پر تم ... "انتم فی رباط دائم" "تم
ایک جنگ پر کھڑے ہو ... یہاں ہر وقت ... ہو
چوکیدار ... تم ... کے ... ایک ... ہو تم ایک غیرت لے کر
آئے ہو اگر دعوت سے تم نے غفلت کی تو تم مارے گئے اور اگر تم نے اپنی غیرت کھو دی تو تم
اب ... کر ... جو تم ... بہت ... ہو ... آئے
تھے تو تمہیں ... حاصل نہیں ہوگی، اگر تم نے یہ سمجھا کہ تم کھانے پینے کے لئے
یہاں آئے ہو تم یہاں کی سرزمین سے یہاں کے حسن و جمال سے متمتع ہونے کے لئے آئے
ہو ... پھر ... کوئی ... کا
تعریفیں ... ہو گئے۔

حضرت صدیق اکبرؓ کا تاریخی جملہ

آج سے ... چودہ سو برس پہلے جب عرب کے ... نے کی ...
دانشگاہ کا تعلیم یافتہ نہیں تھا ... کی ...

[illegible]

کل قیمت کے نام سے درج ہوگی

[illegible]

پیغام وہاں کے باشندوں کو پہنچایا، جس نے اسلام کے پودے کو بارآور اور پُرثمر درخت بنایا اور درخت سینکڑوں برس تک سرسبز شاداب اور پُرثمر و سایہ دار رہا، ہزاروں مسجدیں بنیں، سینکڑوں مدرسے جامعات قائم ہوئیں۔ جلیل القدر علماء و محدثین و فقہاء پیدا ہوئے لیکن تمہاری ہماری غفلت و سستی، یا اختلاف و انتشار، کوتاہ نظری و کم نگاہی سے اسلام کا یہ باغ خزاں کی نذر ہو گیا۔

لمحوں نے خطا کی، صدیوں نے سزا پائی

میں اسپین گیا، وہاں سے دل پر یہ چوٹ لے کر آیا کہ خدا جانے وہ کیا غلطی تھی جس کی وجہ سے مردم خیز سرزمین علماء و ادباء کا مرکز اسلام سے محروم ہو گیا، عرب اقبال آج اس کا یہ حال ہے

آہ کہ صدیوں سے ہے تیری فضا بے اذاں

تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ غلطی اور غلطی کی سزا میں تناسب ہونا ضروری نہیں، بعض مرتبہ چھوٹی غلطی ہوتی ہے لیکن سزا بہت بڑی ہوتی ہے جس کے بہت سے اسباب ہوتے ہیں، بعض مرتبہ ایک چھوٹے سے فیصلہ میں غلطی ہوئی اس کا نتیجہ صدیوں پر پھیلا ہوا ہے، دنیا کی بہت سی قوموں نے اور جماعتوں نے غلطی کی اور کسی خاص موقع پر کمزوری دکھائی، صدیوں اس کی سزا بھگتی رہی، اسپین میں اسلام کے زوال کی تاریخ اور اس کے اسباب کا سراغ لگایا گیا تو آپ کو معلوم ہوگا کہ عرب قبائل کی رقابت و اختلاف سے کئی، رہبر و حضرت عدنانی اور قحطانی، حجازی و یمنی سب کا اختلاف اس کا بڑا سبب تھا، جن لوگوں نے اسپین کے اسلام اور مسلمانوں کے زوال کا تجزیہ کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ اس میں بڑا ہاتھ اس کا تھا کہ عدنانی اور یمانی یہ چاہتے تھے کہ اقتدار ان کے ہاتھ میں ہو اور قحطانی بھی یہ چاہتے تھے کہ اقتدار ان کے ہاتھ میں ہو، انہوں نے کبھی تبلیغ و اشاعت اسلام کی طرف توجہ نہیں کی، وہ جنوب کی طرف سمٹتے چلے گئے (جہاں سے مسلم ملک مغرب اقصیٰ مراکش قریب تھا) شمال کی طرف بڑھنے کی انہوں نے کوشش نہیں کی، انہوں نے تعمیرات اور تمدن میں اپنی صلاحیت اور بہت صرف کی لیکن اسلام کے استحکام اور اسلام کو وہاں کی آبادی کے دلوں میں اتارنے کی کوشش نہیں کی، انہوں نے مدینۃ الزہراء آباد کیا، انہوں نے الحمراء کا قلعہ بنایا

انھوں نے [illegible] (Arc+lec Ture) کا [illegible] [illegible]

[illegible]

اور [illegible] صفت کا [illegible]

اسلام ہر قیمت پر باقی رہے

[illegible]

عقیدہ کی صحت

[illegible]

[illegible]

سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب بما اشرکوا باللہ ما لم ینزل بہ

سلطانا ومأواهم النار وبئس مثوى الظالمين۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ان الذین اتخذوا العجل سینالهم غضب من ربهم وذلة فی الحیوة

الدنیا وکذلک نجزی المفترین

[illegible]

[illegible]

شرک ضعف کا سبب ہے

شرک ضعف کا سبب ہے کیونکہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہونا چاہئے

آپس کی چپقلش سے اجتناب کریں

[illegible] اللہ تعالیٰ نے
نصیحت فرمائی ہے

وأطيعوا الله ورسوله ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم واصبروا إن الله مع الصابرين۔

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑو مت ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ [illegible] دیکھو آپس میں [illegible] جھگڑا مت کرو [illegible] سے کام نہ لو [illegible] ورنہ [illegible] کمزور ہو جاؤ گے [illegible] زندگی کی [illegible] جھگڑا [illegible] جھگڑا [illegible] ہے۔

دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے

[illegible] تمام برائیوں کی جڑ [illegible] کی [illegible] محبت [illegible] کوئی [illegible] محبت [illegible] بہت [illegible] [illegible] ہے جہاں سے [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

اسراف سے اجتناب

[illegible] اسراف [illegible] الفاظ سے یاد فرمایا ہے

وما ارسلنا فی قریۃ من نذیر الا قال مترفوھا انا بما ارسلتم بہ کافرون.

اور ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانے والا نہیں بھیجا مگر وہاں کے خوشحال لوگوں نے کہا کہ جو چیز دے کر تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے قائل نہیں

دوسری جگہ فرمایا کہ

وکم اھلکنا من قریۃ بطرت معیشتھا فتلک مساکنھم لم تسکن من بعدھم الا قلیلا وکنا نحن الوارثین۔

اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک کر ڈالا جو اپنی (فراخی) معیشت پر اترا رہی تھیں سو یہ ان کے مکانات ہیں جن کو ان کے بعد آباد ہونے کی بہت کم نوبت آئی اور ان کے پیچھے ہم ہی ان کے (شہروں) کے مالک ہیں۔

تمدن کی غیر ضروریات کو کم کیجئے، دیکھیں کہ جس طرح بڑے سے شادیوں میں ہوتا آیا ہے، جس طریقے سے شادیوں میں تجمل اور دیہ دولت کا اظہار ہوتا ہے وہ یہی ہوا اب اس کا وقت نہیں، دولت کو چھپانے کے لئے اور دولت کو بچانے اور غریب طبقہ کا خیال کیجئے، جن کو یہ وسائل حاصل نہیں۔

ایک چیز یہ ہے کہ کیرکٹر میں صلابت ہونی چاہئے، یہ نہیں کہ ذرا سا ٹلی پر ہے کی طرح ہو جائے کہ اس کو کسی وقت قرار نہیں، کبھی ادھر کبھی ادھر، کسی چیز میں ثبات نہیں، یہ بھی قوموں کیلئے بڑی مہلک بیماری ہے، اپنی سیرت میں صلابت اور حقانیت پیدا کیجئے، یہ بات میں عام طور پر ہندوستانی مسلمانوں سے کہتا ہوں اور صرف اہل عجم سے نہیں، عربوں میں بھی کہتا ہوں، الحمدللہ میرے مضامین اس پر شاہد ہیں، جن تقریروں میں میں نے عربوں کو خطاب کیا ہے ان کا مجموعہ "العرب والاسلام" کے نام سے الگ چھپ گیا ہے، اس کو دیکھا جا سکتا ہے، یہ مشترک بیماریاں ہیں، مشرق کی سوسائٹی کی اور تمام مسلمانوں کی عام طور پر۔

ایک چیز تو یہ کہ اعتماد کی صحیح ہونی چاہئے اور دوسرے یہ کہ تفرق و انتشار کو دور کرنا چاہئے، اتحاد ہونا چاہئے اور تیسری بات یہ کہ حب دنیا اور دولت کی محبت پر کچھ پابندی لگانی چاہئے، حدیث شریف میں آتا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ معجزہ ہے ان معجزات میں سے جو حدیث کی شکل میں اور ارشادات نبوی کی شکل میں محفوظ ہیں، "حب الدنیا راس کل

[illegible]

مسلمانوں کی سب سے بڑی کمزوری

[illegible]

میں سلطنتوں اور تہذیبوں کی بانی قرار پائی ہیں یا انھوں نے دینِ حق کی دنیا میں جھنڈا بلند کیا ہے وہ بھی طبعی طور پر حلیم و بردبار، متحمل و عالی ظرف اور اس کے ساتھ بہادر و مجاہد واقع ہوئی تھیں اور ہندوستان کے مسلمان تو اس کا بہترین نمونہ ہیں، میں نے ایک مرتبہ ایک مجلس میں کہا کہ میں ابھی اس شہر میں داخل ہو رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ میری کار کے سامنے ایک ٹرک چل رہا ہے اس کے پیچھے کی جانب بڑے حروف میں لکھا ہے۔ "Highly implemeable" (جلد اور بہت زیادہ آگ پکڑنے والی چیز) میں نے کہا کہ یہ بزدلوں کی تعریف ہو سکتی ہے بہادروں کی تعریف ہو سکتی ہے، کسی آتش گیر مادہ کی تعریف ہو سکتی ہے مسلمان کی تعریف تو نہیں ہو سکتی کہ ذرا سی بات پر بھڑک اٹھیں اور عواقب و نتائج سے بے پروا ہو جائیں، گزر جائیں، عمل ردعمل میں توازن قائم نہ ہو، ردعمل کا بعض اوقات یہ صورت ہو کہ دشمن فائدہ اٹھا رہا ہو، غیر مسلم اور کمزور طاقتور، بچوں بوڑھوں کسی کی تمیز نہ ہو، یہ جذباتیت اور مریضانہ اشتعال ایک خطرناک بیماری ہے، جس کے علاج کی فوری ضرورت ہے، اور ہمارے قائدین، داعیانِ دین اور تعلیم و تربیت و اصلاح و تبلیغ کا کام کرنے والوں کو اس کی طرف فوراً توجہ کرنا چاہئے۔

آپ سے دردمندانہ گزارش

حضرات! میں خوش ہوں کہ میرے قیامِ کشمیر اور میری تقریروں کا خاتمہ ایک ایسی جگہ اور ایک ایسے مرکز سے ہو رہا ہے، جہاں نصرتِ اسلام کے لئے ایک منظم مخلصانہ و دانشمندانہ کوشش شروع ہوئی، یہاں ہمارے علماء کے ایک مخلص رفیق مولانا عبدالرشید صاحب نے امرة الاسلام کی بنیاد ڈالی، اللہ تعالیٰ نے اس درخت کو اپنے فضل سے بار آور بنایا اور وہ مصداق بن گیا۔

كشجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء، تؤتي اكلها كل حين باذن ربها۔

"گویا وہ ایک پاک درخت ہے جس کی جڑ مضبوط (زمین کو پکڑے ہوئے) ہے اور شاخیں آسمان میں، اپنے پروردگار کے حکم سے ہر وقت پھل لاتا (اور میوے دیتا) ہے۔"

اس درخت نے پہلے بھی پھل دیا اور اب بھی پھل دے رہا ہے اور اگر خدا کو منظور ہے تو اللہ سے امید ہے کہ آئندہ بھی یہ پھل دیتا رہے گا اس کو مضبوط کیجئے

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی معروضات ختم کرتا ہوں ...

سے اس دامن میں ضرور محفوظ رہیں گی، وہاں لوگوں کے ذہن میں ضرور یہ بات آئی ہوگی، جو اس جلسہ میں شریک ہوتے ہیں، وہ مرد مومن کے اسباب اور تدابیر نصرت الٰہی کو کھینچ لانے والے اسباب اور تدابیر اختیار کرتے تو ان اسباب کو مہیا کرنے کی کوشش کریں جو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت الٰہی کا سبب ہو۔

إن ينصركم الله فلا غالب لكم وإن يخذلكم فمن ذا الذي ينصركم من بعده، وعلى الله فليتوكل المؤمنون.

"اگر اللہ تمہارا مددگار ہے تو تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر کون ہے کہ تمہاری مدد کرے اور مومنوں کو چاہئے کہ خدا ہی پر بھروسہ رکھیں۔"

ان الفاظ کے ساتھ میں آپ سے اس ادارہ کا اور مولانا محمد فاروق صاحب کا خاص طور پر اس کے انعقاد کا، اور حاضرین کا عام طور پر دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا ہوں، اور آپ بھی دعا کریں کہ میری اس حاضری کا کوئی نفع قبول ہو جائے، خدا کے یہاں کوئی قدم مقبول ہو جائے، میرے یہاں جو ساعات آٹھ دن گذر رہے ہیں، ان کی حرکات وسکنات سے اور ان کے اوقات میں سے کوئی چیز اللہ کے یہاں قبول ہو جائے، اور میرا آنا کسی درجہ میں بھی مفید ہو اور میں اپنی اس حاضری پر خدا کے یہاں شرمندہ نہ ہوں کہ کس مقصد کے لئے گیا تھا اور کیا کر کے آیا۔

وما علينا إلا البلاغ المبين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر اسلامی تہذیب و اقتدار کے مراکز میں مقیم مسلمانوں کی ذمہ داریاں

یہ تقریر ۱۳ ستمبر ۱۹۹۲ء کو لندن میں اسلامی سینٹر کے ایک عظیم مجمع میں امت اسلامیہ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمائی گئی۔

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم، اما بعد

ہر گروہ جو ایک ایسے ملک میں جس میں اسلام ایک محکوم مذہب کی حیثیت رکھتا ہے اور مغربی اقدار اور غیر اسلامی طرز معاشرت کی بالادستی ہو اور جس میں ذاتی مفاد اور سیاسی و معاشی فائدوں ہی کو سب کچھ سمجھا جاتا ہو اور لذت کو ایک فلسفہ کی شکل دے دی گئی ہو، جس میں تمام اعمال و اخلاق و افکار و مشاغل کا محور اسی کو سمجھا گیا ہو، ایسے ملک میں مسلمانوں کی (خواہ وہ وہاں اقلیت میں ہوں) بہت بڑی ذمہ داری ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ان میں غیر متزلزل ایمان ہو، جرأت مندانہ کردار ہو، وہ پوری حکمت سے کام لیں، پھر ان میں اس پیغام و دعوت پر پورا اعتماد ہو جس سے اللہ نے ان کو مشرف فرمایا ہے یہ بھی ان کے لئے ضروری ہے کہ ان کا ایک بلند معیار ہو اور وہ احساس کمتری کا شکار ہونے نہ پائیں اگر وہ اس بلند معیار پر نہ ہوں تو پھر ذلت اور اپنی قوم کی حقارت کی نگاہ سے اور مغربی تہذیب کے مقلدوں اور اس کے خوشہ چینوں کی حیثیت سے دیکھیں گے اس صورت میں وہ کوئی موثر کردار انجام نہیں دے سکتے جو لوگوں کی توجہ کو مبذول کرا سکے اور جو تبدیلی عمل میں لا سکے۔

میں آپ کے سامنے ایک واقعہ بیان کرتا ہوں جس سے آپ کے سامنے بات بالکل واضح ہو جائے گی، اور ایک ایسے غیر مسلم کا کردار بھی آپ کے سامنے آئے گا جس کو بھی

[illegible]

آپ [illegible] اپنی ذمہ داریوں کے ساتھ [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ٹھیک ہے [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کے پاس پہنچے [illegible] مقصد سے یہاں آئے ہیں؟
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مجھے اس کے اس جملہ پر بڑی حیرت و استعجاب ہے جس میں انہوں نے کہا کہ ہمیں اس لئے بھیجا گیا ہے کہ دنیا کی تنگی سے نکال کر دنیا کی وسعت کی طرف لائیں۔ "اگر وہ دنیا کی تنگی سے نکال کر آخرت کی وسعت میں لانے کا ذکر کرتے تو مجھے زیادہ تعجب نہیں ہوتا اس لئے کہ یہ ایک حقیقت ہے جس پر ہر مسلمان کا ایمان ہے۔ صاحب کتاب کہتے ہیں کہ حضرت ربعی کا تعلق قرن اول کا ہے میں اس کے اس جملہ پر بڑی حیرت کرتا ہوں کہ ہم کو دنیا کی تنگی سے نکال کر دنیا کی وسعت میں لانا چاہتے ہیں گویا کہ وہ فرما رہے ہیں ہم نے اپنے اوپر جو کچھ آزاد ملکوں کے عیش و عشرت کی طلب میں اپنے دل کو تنگ نہیں کیا ہم تو یہاں تم پر ترس کھا کر آئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ تم کو نکالیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے آزاد رہیں تم سب تم اس پابندی کی صورت میں ... ہے جس کو کسی طرف یا قفس میں بند کر دیا جاتا ہے ... اس کے ساتھ ... دیا جاتا ہے ... کہ تم اپنی عادتوں اور ضرورتوں کے غلام ہو ... کے ... اور ... سے ... نہیں سمجھ سکتے تمہارے لئے تنہا ایک لمحہ گزارنا مشکل ہے تم اپنی مرضی کے مطابق کوئی کام نہیں کر سکتے تم کو قدم قدم پر خادموں اور معاونوں کی ضرورت ہے ... اور چوبداروں کی ضرورت ہے کوئی کام بھی تم بغیر کسی مددگار کے انجام نہیں دے سکتے۔

تاریخی شواہد موجود ہیں کہ جب شاہ ایران یزدگرد جنگ سے فرار ہوا تو درمیان سفر اس کو پیاس لگی، ایک گھر میں داخل ہوا اس کو ایک معمولی برتن میں ... کے گلاس میں پانی دیا گیا تو اس نے کہا کہ میں اس گلاس میں پانی نہیں پی سکتا اس لئے کہ وہ سونے اور چاندی کے گلاس میں پانی پینے کا عادی تھا۔ ... پانی ... کوئی ... آئی ... کا تاج ... کے ... لوازمات، خدم و خدم اور سامانِ ... ہوتے تو اس کو تمام ... سے ... جاتے۔

گویا کہ حضرت ربعی یہ فرما رہے ہیں کہ تم تو اپنے حاجتوں سے ... اور ... کے غلام ہو ... کے ... ہم ... کے محتاج ... ہم تمہیں ... سمجھتے ... خانے سے نکال ... وسعت ... کی ... لائیں ... ہم ... ضرورت ... کا ... ضرورت کے پیش نظر کیا ... لئے ... جس میں کوئی تنگی

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خواص

ملت میں ان کا مقام اور ذمہ داریاں

دارالعلوم [illegible] میں خواص اور تعلیم یافتہ [illegible] مجلس میں جو تقریر کی گئی
جس میں شہر کے [illegible] خواص سے خطاب [illegible] تقریب [illegible] تھی۔

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

خواص کی اصطلاح

حضرات! آپ سب حضرات کا تعلق طبقہ خواص سے ہے۔ یہ ایک عزت کی بات بھی ہے اور ذمہ داری کی بھی "خواص" کی اصطلاح بہت قدیم زمانے سے چلی آ رہی ہے، اور مذہب و تاریخ، تمدن و معاشرت اور ادب و شاعری سب میں ہم اس کے اہم مستقل معانی سے متعارف ہوتے ہیں مگر اس کا صحیح مفہوم کیا ہے؟ اس کا تفصیلی اطلاق کس طبقہ پر ہوتا ہے؟ یہ بات تشریح طلب ہے، اور اس کی کسی قدر تفصیل کی ضرورت ہے، میں اس وقت اسی کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

"خواص" کا حقیقی مفہوم

خواص کا ایک 'جاہلی' مفہوم ہے اور ایک "اسلامی"۔ اس کا جاہلی مفہوم یہ ہے کہ کسی معاشرے، ملت یا ملک میں ایک ایسا طبقہ وجود میں آ جائے جو اپنے کو عوام سے ممتاز سمجھ کر اپنی دنیا خود بنائے اور اپنی دنیا میں محصور [illegible] ہر شعبہ میں ان کا معیار بلند ہو، جہاں ایک روپے سے کام چلتا ہو وہاں سو روپے سے کام چلے، جو کام سادہ طریقے پر ہوتا ہو وہ دھوم دھام اور بہت ہی تکلف و اہتمام کے ساتھ انجام پا جائے، نتیجہ میں نام و نمود اور عزت و وجاہت پیش نظر ہو، جب مسرتوں اور شادیوں کا موقع آئے، تقریبوں سے معمول

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قرآن مجید میں "مترفین" کی اصطلاح اور ان کا کردار

[illegible]

وما ارسلنا في قرية من نذير الا قال مترفوها انا بما ارسلتم به كافرون

[illegible]

پھیر دے۔ تم بھیجے گئے ہو ہم اس کے منکر ہیں۔

اس دنیا پرستی اور دولت کی [illegible] سے [illegible]

لعنت سے [illegible] معصیت [illegible] کو

وقالوا نحن اکثر اموالا واولادا وما نحن بمعذبین

اور یہ بھی کہنے لگے کہ ہم سب سے زیادہ مال و اولاد رکھتے ہیں، ہم عذاب میں کبھی مبتلا نہ ہوں گے

کبھی [illegible] سے [illegible] کی سازش کرتا ہے، اصلاحی کوششوں کی راہ میں مشکلات پیدا کرتا اور ان کو ناکام بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وکذلک جعلنا فی کل قریۃ اکابر مجرمیھا لیمکروا فیھا وما یمکرون الا بانفسھم وما یشعرون

اور اسی طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم پیدا کئے کہ ان میں مکاریاں کرتے رہیں اور جو مکاریاں یہ کرتے ہیں ان کا نقصان انہی کو ہے اور وہ (اس سے) بے خبر ہیں۔

ان کا کام ہر طرح دوسروں کا ساتھ دینا ہے، ایک دوسری جگہ ارشاد ہے

واتبع الذین ظلموا ما اترفوا فیہ وکانوا مجرمین

اور جو ظالم تھے وہ انہی باتوں کے پیچھے لگے رہے جن میں عیش و آرام تھا اور وہ گناہوں میں ڈوبے ہوئے تھے۔

اس طبقے کا [illegible] کی [illegible] اس کا [illegible] طریقے سے [illegible] اور ہر قسم کے حدود و قیود کو پھلانگ جانا اور اس کی [illegible] شہروں اور بستیوں کی تباہی کا سبب بن جاتی ہے، قرآن کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ جب [illegible] کی تباہی کے دن آتے ہیں [illegible] تو پہلے [illegible] کر آتا ہے اور وہ اپنے اعمال و اخلاق سے خراب ہوتا ہے [illegible] پوری پوری آبادی پر معصیت کے [illegible] ہے، قرآن مجید [illegible] اسلوب میں [illegible] ہے

واذا اردنا ان نھلک قریۃ امرنا مترفیھا ففسقوا فیھا فحق علیھا القول فدمرنھا تدمیرا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

”خواص“ کا سادگی [illegible] اور [illegible] سیرت و اخلاق:

[illegible]

[illegible]

اپنے نواسوں اور عزیزوں کے بارے میں
رسول اللہ ﷺ کا طرز عمل

[illegible]

کر دیا اس کے حق بدستور قائم رکھا۔ یہ دونوں کے تھے کہ ایک تنجی ... ولیکن علی ابن ابی طالب ... بیت
اللہ کے ... اس خاندان کے تنجی برداروں ... سے ... عثمان بن طلحہ ... کی
خیال ہے کہ حضرت علیؓ آپ کے ... خاندان ... حوالے ... تھے ... گر
اپنی ... نبی کے ... عقل ... سے ... انکار ... پر ... ہی ... کی ... ہے
... پر ... بھی ... اس ... سے ... مقابلہ کے لئے ... حضرت ...
اسلام ... خدمات ... کے اور حضرت ... شرف ... کی ... ... کی ایک
مثال بھی ہے آپ نے اپنے خاندان اور اپنی ذات کے ساتھ ... کرتا تھا۔

دوسری مثال یہ ہے کہ آپ نے سودی قرضے کا اعلان کرتا تھا جس کے لئے آپ کو ایک عملی
مثال پیش کرنی تھی۔ عرب میں جن لوگوں کا جو سے ... سود کا ... میں آپ کے چچا
حضرت عباسؓ بھی تھے۔ آپ اس موقع پر کسی قریشی ... اور کسی ... سرمایہ دار کا نام لے
سکتے تھے۔ جو سود کے حرام ہونے سے پہلے ... آپ نے اس کے لئے صرف
حضرت عباسؓ کے نام کا انتخاب کیا۔ مجھے معلوم نہیں ... سیرت کی کسی کتاب میں اس کا
تذکرہ نہیں ہے کہ آپ نے ان سے پہلے ... آپ نے اپنے حجۃ الوداع کے
خطبہ میں اعلان فرمایا کہ اس قانون کا سب سے پہلا اطلاق حضرت عباس ابن عبد المطلب پر
ہوگا اس کا جو کچھ مطالبہ اور سود دوسروں پر ہے ... کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ "واول ربا
اضعہ ربانا ربا عباس بن عبد المطلب" (پہلا سود جو میں ختم کرتا ہوں وہ عباس ابن
عبد المطلب کا سود ہے۔)

اسی طرح آپ نے یہ اعلان فرمایا تھا کہ جاہلیت (ماقبل اسلام) میں جو خون کے مطالبے
چلے آ رہے تھے۔ اور ایک ... سے ... میں قابل قبول ... کسی ... قتل ... جا سکتا
جاتا تھا ... ہمیشہ کے لئے ختم کرتا ہوں ... سے ... آپ ...
کے ... ختم ... کے ... جس کے ... آپ ... کا ...
کی ... مثال ... پیش ... نے ... آپ ... اپنے خاندان کے ... ابن
... عبد المطلب کے ... اپنے ... کا ... آپ نے فرمایا "واول
دم اضعہ دم ابن ربیعہ بن الحارث بن عبد المطلب وکان مسترضعا فی

[illegible] حضرت محمد [illegible]

[illegible] حاکم [illegible] اس کی [illegible]

[illegible] کا [illegible] سے قتل کر دیا

[illegible]

[illegible] صورت [illegible]

[illegible] اپنے خاندان

[illegible] کر دیا

[illegible] دی جائے۔

خواص امت کا طرزِ عمل

[illegible] امت کے خواص [illegible] کے لوگوں [illegible] کا جائزہ لیں [illegible] سب سے پہلے رفیق [illegible] حضرت ابوبکر صدیق [illegible] ہیں جب انہوں نے جب خلافت کی [illegible] اپنے [illegible] وقت کے لیے مسلمانوں کے [illegible] اصرار سے جو [illegible] ایسا تھا کہ [illegible] شاید اس وقت کی [illegible] معمولی مسلمان شہری [illegible] حیثیت تھی [illegible] وہ خلافت سے پہلے مسلمانوں کے آسودہ حال طبقے سے تعلق رکھتے تھے اور [illegible] کامیاب تاجر تھے [illegible] کے متعلق یہ حال تھا کہ [illegible] بھی [illegible] ہدایت [illegible] [illegible]

[illegible] بڑے [illegible] سب سے [illegible] سب سے [illegible] سمجھے تھے کہ [illegible]

وہ سبب ہے کہ [illegible] قناعت کر لیا [illegible] عرب کے [illegible] رہا ہے

اب ان [illegible] کا [illegible] کا سبب اور [illegible] علامات [illegible] آ [illegible] کی زندگی میں [illegible] قرآن [illegible] قلب [illegible] کا اثر [illegible] ہے اور [illegible] کا [illegible] کے لئے ایک ہی [illegible] کا ایک ہی [illegible] کافی [illegible] کا [illegible] ہے۔ [illegible] اس کے [illegible] عبرت ہے۔

جب عرب قبائل میں ارتداد کی آگ بھڑکی اور بہت سے قبائل نے صاف صاف [illegible] کہ ہم نماز [illegible] روزہ و حج کی فرضیت کے قائل ہیں لیکن ہم زکوٰۃ [illegible] کے لئے تیار نہیں [illegible] اس طرح [illegible] دین میں تبدیلی کا [illegible] اسلام میں تحریف [illegible] عمل [illegible] حضرت ابوبکر [illegible] تھے [illegible] اس وقت [illegible] کا [illegible] ہے انہوں نے فرمایا "اینقص الدین وانا حی" کیا میرے جیتے جی دین میں قطع و برید ہو سکتی ہے [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] قیامت تک نہیں ہو سکتا [illegible] اس فتنے کے [illegible] دین کو بچانے کے لئے [illegible] اپنی جان کی بازی لگا دی اور [illegible] شیر کی طرح میدان میں آ گئے۔ ان کی دینی غیرت اور ان کی صدیقی شجاعت و استقامت نے [illegible] بچانے کے لئے دین کو [illegible] تحریف [illegible] محفوظ کر دیا [illegible] اسی طرح [illegible] جس طرح [illegible]

اہل فکر و قائدین کا مقام اور ذمہ داری

ملت کو جو خطرات و مصائب پیش آ رہے ہیں ان میں بہت سے خطرات [illegible] جن کو [illegible] محسوس کرتے ہیں [illegible] زبان [illegible] کی [illegible] ہے مثلاً [illegible] ملی [illegible] بے روزگاری [illegible]

ہیں جن کا صرف وہ خواص ہی محسوس کرتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے فہم و فراست کی دولت بخشی ہے جن کی نگاہ معاملات کی تہہ تک پہنچتی ہے جو قوموں کی تاریخ پر ان کی نظر ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو دینی حمیت اور ملی غیرت کا جوہر بھی عطا فرمایا ہے۔ وہ ان خطرات اور مصائب سے دوچار ہوتے، معنوی خطرات اور مصائب کو محسوس کرتے ہیں، اور مستقبل کے تصور سے ان کی راتوں کی نیند اڑ جاتی ہے۔ مثلاً ذہنی و تہذیبی ارتداد کا خطرہ، ایمان و عقیدہ سے محرومی، تعلیمی مصنوعات سے مالا مال، اسلامی روح اور مزاج کی حامل ہو اور جس سے نئی نسلوں کا اپنے اسلاف اور حال کا ماضی سے رشتہ قائم ہوتا ہے۔ یہ نظام تعلیم جس کے اثر سے مسلمانوں کی نئی نسل کا منافی تعلیمات سے ناآشنا اور خلاف اسلام اور منافی توحید عقائد و افکار سے متاثر ہونا بالکل قدرتی امر ہے۔ مسلمانوں کی اپنی مستقل شخصیت اور ملی خصائص اور اسلامی تہذیب سے محرومی اور اکثریت کی تہذیب، فلسفہ اور شخصیت میں تحلیل ہو جانے کا خطرہ ہے، یہ وہ خطرات ہیں جن کی سنگینی کا صرف چند خواص کے لوگ ہی محسوس کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر اقبال کے الفاظ میں اس طرح گویا ہوتے ہیں۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

قرآن شریف کی آیت ہے "یا ایها الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا الله لعلكم تفلحون"

ترجمہ: اے ایمان والو صبر کرو ایک دوسرے کو صبر کی ترغیب دو اور مورچوں پر جمے رہو اور ہر حال میں خدا سے ڈرتے رہو تاکہ (اپنے مقصد میں) کامیاب ہو۔

اس آیت میں "اصبروا" کے ساتھ "صابروا" کی ہدایت و تلقین کی حکمت اور اس کا راز جو مطلب ہے، قوموں اور ملتوں کی زندگی کے دورِ عروج و زوال کے سلسلہ میں صرف انفرادی صبر و استقامت کافی نہیں ہوتی، اجتماعی صبر، استقامت اور ہمت و استقلال کی ایک عام فضا اور ماحول کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی صورت ہوتی ہے کہ ہر فرد دوسرے فرد کے لئے باعث تقویت

- اس کا پشت پناہ بنے، اپنی جگہ پر صابر و مستقیم اور دوسروں کے لئے صبر و استقامت کا داعی و مبلغ ہو
- کی زندگی اس کا بیان و تلقین اس کا سرمایہ گفتگو اس کا عزم و حوصلہ اس کا پابند کردار ہو

میں اتحاد پیدا کرنے کا ذریعہ اور ان کے لئے مشعل راہ ہیں ان کو فراموش کر دینے سے قوم [illegible] کی روح اور اس کا جوش و خروش اور پست ہمتی پیدا ہو جاتی ہے [illegible] سے [illegible] کی بات کس طرح [illegible] مشکل ہو جاتی ہے [illegible] تہذیب کے [illegible] اور [illegible] ہو جاتی ہے [illegible]

حفاظت دین و سنت کا مورچہ

[illegible] جنگ کے [illegible] جا سکتے ہیں [illegible] طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک فوجی اور جنگی مورچہ [illegible] معنوی مورچہ۔ فوجی و جنگی مورچہ بھی بہت اہم ہے، اور زندہ و باشعور قومیں اس پر کٹ مرتی ہیں اور اس کی حفاظت میں حیات کی بازی لگا دیتی ہیں، مگر یہ مورچہ قومی زندگی میں فیصلہ کن حیثیت نہیں رکھتا [illegible] قوموں کی زندگی میں میدان جنگ کی شکست یا فتح [illegible] ان کی قسمت کا فیصلہ نہیں کر دیتی، [illegible] قومیں شکست بھی کھاتی رہتی ہیں اور فتح بھی حاصل کرتی رہتی ہیں [illegible] بھی [illegible] رہتی ہیں [illegible] بھی [illegible] رہتی ہیں [illegible] اور [illegible] ان [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] آتے رہتے ہیں [illegible] زندگی اور طاقت کی [illegible] ان کے [illegible] آشنا نہیں ہوتے [illegible] ہوتی ہے، اس قوم کی [illegible] نہیں ہو سکتا اس لئے قوموں کی [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] ہاتھوں سے [illegible]

لیکن معنوی مورچوں کا معاملہ اس سے بالکل مختلف ہے، [illegible] معنوی مورچے پر شکست [illegible] بعض اوقات [illegible] کو ہمیشہ [illegible] بعض اوقات اس سے قوم [illegible] جاتی ہے [illegible] معنوی مورچہ [illegible] شکست [illegible] مورچے [illegible] عالم اسلام کے [illegible] تعلیم [illegible] حفاظت [illegible] اس کے [illegible]

[illegible]

[illegible] کی کمزوری کا خمیازہ

[illegible]

[illegible] کرے پوری ملت کو خطرے میں [illegible] اور اس [illegible] سے بڑے سے بڑے معقول [illegible] کا جواز [illegible] تیار ہو جاتا ہے [illegible] قول [illegible] شیخ [illegible] [illegible] جس کے [illegible] میں [illegible] بات کی [illegible] کہتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible] اور قوموں کی [illegible] اور خصوصیت کے ساتھ [illegible] [illegible] اور [illegible] کا جواب [illegible] اور [illegible] ملت [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] کا [illegible] اور [illegible] کی [illegible] اور [illegible] [illegible] کے [illegible] کی [illegible] اور [illegible] کا [illegible] ہے۔

ملت کے نمائندوں اور منتخب افراد کی ذمہ داری

ایک [illegible] ملت کی [illegible] کا [illegible] [illegible] حکومت [illegible] [illegible] [illegible] لاہور کے [illegible] ہے۔

اس [illegible] ملت کا مستقل [illegible] [illegible]

واقف ہوں، [illegible] ملت کے ادیب اس کی تہذیب اس کی ثقافت اور پیغمبر اسلام کے قانون و شریعت پر [illegible] کرتے ہیں [illegible] بے اصول رکھنے کے لئے ذہنی معاونت کرتے ہیں اور اقتدار کی [illegible] اور جاہ [illegible] سے [illegible] کا اعلان کرتے ہیں کہ اس ملک کے قانون سازی کی حیثیت [illegible] ملت [illegible] کے [illegible] معلوم ہو تو [illegible] فیصلے [illegible] جائیں [illegible] ہو جائے [illegible] کے پیمانہ [illegible] تبدیل ہو جائیں اور پوری ملت عزت و توقیر و شرف و اعتبار سے محروم ہو۔

لیکن اگر معاملہ اس کے برعکس ہو [illegible] ملت کے اجتماعی مفادات کے مقابلے میں نئی [illegible] سے کوئی [illegible] کی جرأت نہ ہو سکتی ہو حکومت و اکثریت کی پیشانی پر کوئی شکن پڑنے کی ہمت نہیں ہوتی، وہ اپنے ضمیر کا [illegible] سے [illegible] کے [illegible] اس کی تہذیب کا زوال اور اس کے [illegible] میں اور ملت کے تمام مفادات اس کی [illegible] کے سکتے ہے۔ آنکھیں بند کر کے اپنے منصوبوں کی تکمیل اپنے خوابوں کی تعبیر اور اپنے محلوں کی تعمیر میں لگے رہتے ہیں اور کوئی [illegible] کا تازیانہ ان کے ضمیر کو جھنجھوڑنے کے لئے کافی نہیں ہوتا تو پھر اس ملت کی قسمت پر مہر لگ جاتی ہے اور اس کے بڑے سے بڑے مخلص و [illegible] اور چارہ گر [illegible] اس کے درد کی دوا نہیں کر سکتے۔

بہار کے حالات و مسائل

دین کی نبوی تشریح اور اس کی حفاظت کی ضرورت

[illegible]

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين خاتم النبيين محمد وآله وصحبه أجمعين ومن تبعهم بإحسان ودعا بدعوتهم إلى يوم الدين أما بعد ۔

[illegible]

[illegible]

جماعت کے افراد سے کسی قدر بھی امید کرتا ہوں کہ جس مناسبت اور جس انداز سے میں بات کہہ رہا ہوں اسی مناسبت اور تعلق سے ساتھ آپ اخذ بھی کریں گے اور اسی طرح دوسروں تک بھی پہنچائیں گے۔

حضرات! جس جماعت سے کسی علم، تحریک، فلسفہ، دعوت کا اخذ کیا جاتا ہے، اسی جماعت کا مزاج، اس کی تربیت، تعلیم یا دعوت یا فلسفہ جاری ہو جاتا ہے، یہ ایک قدرتی بات ہے، ایک فطرت کا اور سنۃ اللہ ہے۔ آپ کسی استادوں سے پڑھتے ہیں ان استادوں کا طریق فکر بلکہ انداز گفتگو بعض اوقات چال ڈھال بھی ان سے مل جاتی ہے، آپ جس گروہ کے ساتھ رہا کرتے، اٹھتے بیٹھتے ہیں، شعوری یا غیر شعوری طریقہ پر آپ کے فکری سانچوں، آپ کے احساسات کو، آپ کے طریق تعبیر اور اظہار خیال کو متاثر کرتا ہے، یہ قدرتی بات ہے کہ ایک فن طب ہی کو لیجئے (خواہ طب قدیم ہو یا طب جدید) آپ دیکھیں گے اسی طریقے سے جو طبیب شاگرد ہو کر سیکھتے ہیں اسی طرح سے مرض کی تشخیص کرتے ہیں، دوائیں تجویز اور اسی طرح کی احتیاطیں بتاتے ہیں، بلکہ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ وہ نقل بالکل مطابق اصل ہوتی ہے، اسی طریقے سے جو لوگ کشتی کا فن سیکھتے ہیں وہ اپنے استادوں کے کرتب، داؤ پیچ، اکھاڑے میں اترنے اور دو ہاتھ کرنے کا انداز اپنا لیتے ہیں۔

اقبال نے اپنی غزل یا شاعری کے متعلق کہا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ ہر جگہ صحیح ہے

ہے رگ ساز میں رواں صاحب ساز کا لہو

میرے بھائیو! یہ دین جس کی دولت سے اللہ نے ہم کو اور آپ سب کو سرفراز فرمایا ہے، یہ دو قسم کے ذریعوں سے اخذ کیا گیا ہے، ایک تو ملا حضرات، ذہنیات، شاعروں سے، یا اہل حکومت و ارباب سلطنت سے، یہ ہاتھوں سے ہاتھ، ذہین لوگوں سے، یہ ہاتھوں سے انبیاء علیہم السلام سے، اس کے آگے ان کے بعد جو لوگ آئے انہوں نے اس دین کو جیسے جلدی میں اس دین کی وحدت سے اخذ کیا، ان کا اثر پڑ رہا ہے، جنہوں نے انبیاء علیہم السلام کا مزاج جانا پہچانا ہو یا چاہئے تھا کیا؟ اس لئے طالب علموں کی سب سے بڑی ترقی، سعادت اور تعبیر غلط سے بچنا، مزاج سے محبت ہو، یہ واقعہ ہی اس کا سبب ہوں۔

میں نے سوچا آپ کو ایک لطیفہ سناتا ہوں جس سے شاید میری بات واضح ہو سکے

[illegible] مختلف [illegible]
[illegible]
[illegible] انقلاب سے [illegible]
[illegible]
[illegible]
کے سامنے [illegible] وہاں کے [illegible]
ہیں اور فلاں پہاڑی [illegible] حضرت [illegible] مشکل سے [illegible]
[illegible] خوش قسمت [illegible] کرتے ہیں [illegible]
باریابی کا شرف [illegible] بالکل [illegible] حضرت عبداللطیف [illegible]
[illegible]
کے معتقد [illegible] انھوں نے اس کا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] خدا کا کوئی مخلص [illegible] اور خلوت [illegible]
[illegible] تشریف لے گئے [illegible]
[illegible] حضرت کی [illegible] وہاں سے رخصت [illegible]
[illegible] جہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قبول کرنے کی اس کا جوہر استعداد ہو یہ سب سے مخفی بات ہے۔ میں نے یہ لطیفہ حضرت شیخ کے حکم کے تحت یہ حقیقت واضح اس طریقہ پر وضاحت کرنے کے لئے سنایا۔

ہم اگر مستقل طور پر دیکھیں کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں یہ بات بتانے کی ضرورت کیا ہے کہ یہ بات محسوس ہم سے انبیاء علیہم السلام ہیں حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پیدا کیے [illegible] سے خود آدمی تو ہم ہر دل ہی گیا، یہی بات قرآن شریف کہتا ہے کہ جب جنت والوں کو جنت میں اس کا ٹھکانہ ملے گا، اور وہ جنت میں پہنچیں گے تو وہ کہیں گے کہ "الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ" (شکر ہے اس خدا کا جس نے کہ ہمیں یہاں تک پہنچایا، اور ہم یہاں تک پہنچنے والے نہ تھے اگر اللہ ہمیں یہاں تک نہ پہنچاتا) اس آیت کے تحت علماء نے لکھا ہے کہ اس کے بعد انہوں نے ایک بڑی حقیقت بیان کی جس کی طرف میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں، ہم جو یہاں تک پہنچے ہیں عقل و فہم کی رو سے نہیں پہنچے تجربہ کی رو سے نہیں پہنچے، شرافتِ نفس کی اور ریاضت و مجاہدہ کی رو سے نہیں پہنچے، فلسفہ و حکمت کی رو سے بھی نہیں پہنچے، پہلے تو انہوں نے اعلان کیا ہے "وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ" (ہماری رسائی یہاں تک نہ تھی اگر خدا ہمیں یہاں تک نہ پہنچاتا) لیکن خدا کے پہنچانے کے طریقے ہوتے ہیں، اس کا بھی ایک ذریعہ ہوتا ہے تو اس کا ذریعہ کیا ہو "لقد جاءت رسل ربنا بالحق" ہمارے رب کے سچے رسول آئے جنہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ خدا کے نبی اور پیغمبر نہ آتے تو ہم بھی بھٹکتے، [illegible] کے بجائے ہمارا کوئی دوسرا مقام ہوتا [illegible] کہ جس چیز نے ہم کو اس قابل بنایا وہ پیغمبر دانشوروں، فلسفیوں، سیاستدانوں اور تجربہ کاروں سے [illegible] نہیں بلکہ پیغمبروں سے [illegible] کی ہوئی ہے [illegible] انبیاء کرام کے علاوہ کسی [illegible] ہم [illegible] قابل ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی پہچان ہو [illegible] سے [illegible] تک [illegible] ہو چکا ہے۔

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ [illegible] نبوت کے محتاج ہیں [illegible] نبی کے [illegible] کا [illegible] ہوا [illegible]

ہوں۔

پہلی بات یہ ہے کہ یہی وہ وقت جو حضور اقدس ﷺ کا سب سے بڑا مقصد تھا کہ
الٰہی کا حفظ ہے جس سے کون اور کیسے ان کے مشکل ہوتی کہ ان کے مجمع میں یہ کہا جائے
جب ایسی شکستہ حالت ہو جو ہر طرح کی تکلیف ہو تو یہی ہے کہ وہ دعا ہے کہ
تا کچھ مطلب یہ نہیں ہوتا، صرف یہ کہ مجھ سے راضی ہو جائے۔ اس کے سب پہلو پر غور کیا طائف کی
حالت دیکھنے پر آپ غور کریں اور طائف کے منظر کو سامنے رکھیں کہ حضور صلی اللہ علیہ
وسلم بڑی امیدوں اور بڑی توقعات کے ساتھ طائف تشریف لے گئے تھے، وہ ملک کا سفر
آسان نہیں تھا، راستہ دشوار گزار تھا، پہاڑوں کی چڑھائی اور پتھریلی وادی، ایک ایک قدم
میں مشقت؟ آپ وہاں پہنچے تو کیا ہوا؟ وہاں کے سرداروں نے شہر کے اوباشوں کو اشارہ کر دیا
اور انہوں نے پتھر پھینکنے شروع کیے اور اتنی سنگ باری کی کہ نعلین مبارک سے قدم مبارک تک
لگے تھے، قدم مبارک لہولہان ہو گئے تھے، اس وقت پاؤں پر تمام زخم نہیں آیا اس حال میں
تو کیا امید لے کر آئے تھے اور کیا ہوا؟ یہاں تو کوئی بات سننے کا بھی روادار نہیں ہے، اسی
حالت میں آپ نے یہ دعا فرمائی، اس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ دعا کی کیا قیمت ہے
آپ نے فرمایا: "اللھم الیک اشکو ضعف قوتی وقلۃ حیلتی وھوانی علی
الناس، رب المستضعفین الی من تکلنی الی بعید یتجھمنی او الی عدو ملکتہ
امری" "اے اللہ میں تجھ سے فریادی ہوں اپنی کمزوری کا اور اپنی
بے چارگی اور بے سروسامانی کا اور لوگوں کی نگاہوں میں بے وقعتی کی۔ یہ کس طرح کی آپ
سے شکایت کرتا ہوں اے کمزوروں کے پروردگار تو مجھے کس کے حوالے کرتا ہے؟ ایک بیگانے
بیگانے کے جو مجھ سے ترش روئی کے ساتھ پیش آتا ہے یا کسی دشمن کے حوالہ کرتا ہے کہ جس کے
ہاتھ میں تو نے میری رسائی کا اختیار دے دیا ہے۔

اب دیکھئے یہاں کی کا مزاج ہی پھر اس دعا کے ساتھ صلح مقصود ہے اور آپ کے
الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے جب فرماتے ہیں "ان لم یکن بک غضب علی فلا ابالی" مگر تیری عافیت
کی طرف کی "اگر تو مجھ سے ناراض نہیں ہے تو مجھے کسی بات کی پروا نہیں ہے البتہ اتنا ضرور ہے کہ
احسان اور میری عافیت کا طالب ہوں، تو تکلیف جو بھی ہے وہ تیرے کرم کی بدولت ہے وہ

[illegible]

سیدنا حضرت حسینؓ کا کارنامہ

[illegible]

فرق تو بہت ہے جماعت کا بھی، فاصلہ کا بھی، شخصیت کا بھی، فرق ہے لیکن یہی معاملہ شہدائے بالاکوٹ اور حضرت سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کا ہے کہ ایک بچہ تک نہ بچا، ان کی جماعت کی حکومت قائم نہ ہو سکی، اللہ کا شکر ہے اور ... ان پر ... ہوتے ... میں تذکرہ کرتا ہوں ... بھی ان کے خاندان سے

تعلق ہے۔ الحمدللہ ہم ... ان کے ... اعمال ... تمام ... خاندان کے افراد ملازمتیں کرتے ہیں، تجارت کرتے ہیں، عام مسلمانوں کی طرح رہتے ہیں، نہ کوئی جاگیر ہے نہ کوئی چودھری، اس لئے کہ انہوں نے جو ... بنائی تھی اس سے فائدہ نہیں لے رہے ہیں، لیکن ہم خوش اور مطمئن ہیں کہ انہوں نے جان کا نذرانہ پیش کیا اور اللہ کے راستے میں قربان ہو گئے۔

ہر چند عشق میں ...
بازی اگرچہ پا نہ سکا سر تو کھو سکا

قابل غور مقام

انبیاء علیہم السلام کے پیش نظر صرف رضائے الٰہی کا مسئلہ ہوتا ہے اور ہر چیز میں وہ سوچتے ہیں کہ اس سے اللہ راضی ہوتا ہے یا نہیں، سربلندی اور اقتدار اور حکومت یہ سب چیزیں ثمرات کے انعامات ہیں، اپنے وقت پر اپنی شرطوں کے ساتھ ملتے ہیں لیکن ان میں سے کوئی چیز مطلوب نہیں، چنانچہ آپ دیکھئے کہ قرآن مجید میں ایک جگہ تو یہ ہے۔

تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۚ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

یہ دار آخرت ہم ان لوگوں کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں جو زمین میں نہ بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد چاہتے ہیں اور بہتر انجام متقین کے لئے ہے (القصص ۸۳)

لیکن دوسری جگہ فرماتے ہیں

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (آل عمران ۱۳۹)

ہمت نہ ہارو اور غم نہ کرو، تم ہی اعلیٰ رہو گے اگر تم مومن ہو

اب دونوں میں تطبیق کس طرح دی جائے گی؟ صاف مطلب یہ ہے کہ تم حکومت چاہو گے

[illegible]

والی طرف سے ادا ہو گیا ہے، یوم لا ینفع مال ولا بنون، الا من اتی اللہ بقلب سلیم [illegible] مال کی [illegible] اولاد [illegible] کام [illegible] سے [illegible] کے مقابلہ میں کوئی [illegible] طاقت [illegible] حضرت ابراہیم کی [illegible] ان لفظوں میں [illegible] یہ مطلب [illegible] قلب کو قلب سلیم بنانے کی کوشش [illegible] اپنے قلب کا حساب [illegible] کہ اس کے اندر [illegible] مقاصد [illegible] بلندی کا شوق [illegible] کام نہیں کر رہا ہے،

اقبال نے کہا ہے

[illegible] پرواز [illegible] مشکل سے ہوتی ہے

[illegible] چھپ کر [illegible] تصویریں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان الشیطان یجری من [illegible] مجری الدم [illegible] قلب سلیم [illegible] حضرت [illegible] قلب [illegible] قلب سلیم [illegible]

[illegible]

کے بارے میں، جو مجبور ہوتے ہیں وہ اس میں نرمی، ڈھیل نہیں کرتے وہ اس کو عین کا حق، بے کم و کاست پہنچاتے ہیں، کوئی (ذاتی) رشوت قبول کرتے ہیں اور نہ ڈھیل دیتے دیتے ہیں، کوئی مانے نہ مانے، کوئی ان کی طرف آئے یا نہ آئے۔ وہ پیغام ابدی کے نام سے کہتے ہیں، جس عادت میں مدد نہ ملے اس دعوت کا زیادہ سمجھانا بے کار ہے۔ جب قریش نے مسلمانوں سے کہا کہ تم ہمارے معبودوں کی عبادت کرلو اور ہم تمہارے خدا کی عبادت کرلیں گے تو ہم نے جواب دیا ہرگز نہیں۔

لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد (الکافرون: ۲-۳)

نہ تو میں تمہارے معبودوں کی عبادت کرتا ہوں اور نہ تم ہی میرے معبود کی عبادت کرتے ہو۔ طائف کے قبیلہ ثقیف نے چاہا تھا کہ "لات" جو قبیلہ بنی ثقیف کا بڑا بت تھا، جیسا قریش کا بت "ہبل" کا ہمسر تھا، نہ توڑا جائے اور ان کو کچھ مدت تک عبادت کرنے کی اجازت دے دی جائے، انہوں نے کہا کہ ایک سال، فرمایا ہرگز نہیں، چھ مہینے، فرمایا ہرگز نہیں، ایک مہینہ، فرمایا ہرگز نہیں، ایک دن، ہرگز نہیں، اور اس کے بعد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا، انہوں نے جا کر اس کو پاش پاش کردیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم دین میں داخل ہوتے ہیں، لیکن نماز سے ہم کو معاف کردیا جائے، فرمایا "لا خیر فی دین لا رکوع فیہ" ایسے دین میں کوئی بھلائی نہیں جس میں نماز کے لیے جھکنا نہ ہو۔

میرے بھائیو اور دوستو!

ایک بات یہ ہے کہ وہ کسی قسم کا سمجھوتہ (Compromise) نہیں کرتے، دوسری بات دنیا اللہ کو بولتے ہیں جو ان کے پیغام اور کاروبار سے مناسبت رکھتے ہیں، آخرت کی صاف صاف دعوت دیتے ہیں، جنت دوزخ کو پیش کرتے ہیں، یہاں انبیاء کا معاملہ ہے، ان کے درمیان بھی مختلف طبقے ہوتے ہیں، ان کے زمانہ میں بھی مختلف گروہوں کی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں ... اس ... واقف نہیں ہوتے، ان کے ... کی طرح الوقت سکے ہوتے ہیں، وہ بھی ایک مدت ... نہیں کرتے ... سکے ہیں، اللہ ایمان، اللہ کی صفات، ان کے علاوہ ... وہ ایسا کر دیتے ہیں تمہیں جنت ملے گی، ایک مرتبہ بھی اتنا کہتے کہ تمہیں حکومت ملے گی، ... تمہیں جنت ملے گی ...

[illegible]

وعد الله الذين امنوا منكم وعملوا الصلحت ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذي ارتضى لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا يعبدونني لا يشركون بي شيئا ومن كفر بعد ذلك فاولئك هم الفسقون (النور ۵۵)

[illegible]

الذين ان مكنهم في الارض اقاموا الصلوة و اتوا الزكوة (الحج ۴۱)

[illegible]

[illegible]

کرسکیں، جیسا حاصل ہوگئی

میں ایک مثال عرض کرتا ہوں جس سے اندازہ لگے گا کہ [illegible] جبلہ بن ایہم [illegible]

ملک شام میں ایک قوم تھی۔ جیسے یہاں [illegible] ہمارے یہاں جاٹ

وغیرہ بڑی قومیں ہیں وہ اسلام میں داخل ہوئے، ان کے ساتھ مسلمان ہو گئے۔ یہ خلیفہ

کے ساتھ ایک مرتبہ حج کے لئے گئے۔ طواف کر رہے تھے، طواف میں ان کی چادر لٹک

رہی تھی جیسا کہ رئیسوں کا دستور تھا۔ ایک بدو کا پاؤں اس پر پڑ گیا۔ گرنے لگا تو جبلہ

نے اس کو ایک تھپڑ مارا [illegible] تو اس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر شکایت کی

اس نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق سے شکایت کی [illegible]

[illegible] بدلہ لو [illegible] چھوٹا بڑا [illegible]

نہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے [illegible] شخص بھی [illegible]

نہیں [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

عورت نے چوری کی ہے [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] نے فرمایا: "لو

سرقت فاطمة بنت محمد لقطعت يدها" [illegible] اعاذها الله تعالى

کا نے [illegible] بھی چوری کرتی تو اس کا ہاتھ [illegible] ہے

[illegible] حضرت [illegible] چوری [illegible]

تو ایک بات یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام [illegible]

[illegible] کے ساتھ [illegible]

بلکہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

ہوتا ہے۔

ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة (النحل: ۱۲۵)

[illegible]

[illegible]

دیا ہے جو اس وقت تک محفوظ رہا ہے، خدا کے فضل سے قرآن مجید [illegible] کی صحت [illegible]
دوسری کتاب کے بارے میں اس کی حفاظت [illegible] کی پوری حفاظت کی
مراتب میں کمی [illegible] مقام کے [illegible]
مقام کو [illegible] عبادت [illegible]
عبادات [illegible] آخرت [illegible]
دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ امت میں [illegible] کا [illegible]
ہے آج تک دین میں تحریف نہیں ہوئی، اس کے برخلاف عیسائی [illegible]
بائبل کے [illegible] اپنے زمانے کے [illegible] نظریات بائبل میں شامل کر [illegible] بائبل میں
شامل نہ ہو سکے تو اس کی شرح اور اس کی تفسیر میں ان کو شامل کر لیا، نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ نظریہ
باطل ہوا تو بائبل بھی متزلزل و مشکوک اور ساقط الاعتبار ہو گئی، بائبل کی تفسیر میں [illegible] نے لکھ دیا کہ
زمین چپٹی ہے اس لئے کہ اگر چپٹی نہ ہو گول ہو تو خدا کا بیٹا قیامت کے دن سب کو کیسے دیکھے گا؟
بائبل کی یہ تشریح غلط ثابت ہوئی [illegible] کا نظریہ تسلیم کر لیا گیا تو بائبل پر بھی قدرتی طور پر اس
کا اثر پڑا، اس کی حقانیت پر [illegible] ہونے پر بھی اثر پڑا۔

آخری بات عقیدۂ آخرت کا اہتمام ہے، وہ انبیائے کرام علیہم السلام کی امت کا
بنیادی نکتہ ہے [illegible] علیہم السلام نے [illegible] احوال کے معاملے میں زندگی گزارتے
ہیں اور [illegible] محسوس کرتے ہیں جیسے آخرت ہمیشہ ان کی
نظروں کے سامنے ہوتی ہے [illegible] (جنت و دوزخ [illegible] سعادت و شقاوت) کی تمام
تفصیلات کے ساتھ [illegible] آنکھوں کے سامنے [illegible] جنت کے شوق
اشتیاق اور جہنم سے شدید خوف [illegible]
[illegible]
ہے۔

آخرت پر ایمان اور وہاں [illegible] اہل شفاعت اور ان تمام
انعامات (جنہیں اللہ نے اپنے نیک بندوں کے لئے تیار کر رکھا ہے) اور [illegible]
[illegible] (جو نافرمانوں کے لئے تیار کئے گئے ہیں) کا [illegible] نگاہوں کے سامنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

يوم تبيض وجوه وتسود وجوه فأما الذين اسودت وجوههم أكفرتم
بعد إيمانكم فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون وأما الذين ابيضت
وجوههم ففي رحمة الله هم فيها خالدون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رحمہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دعوت اور حکمت دعوت

[illegible]

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد

[illegible]

ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي
[illegible] ان ربك هو اعلم بمن ضل عن سبيله وهو اعلم بالمهتدين (النحل ۱۲۵)

[illegible]

ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة (النحل ۱۲۵)

[illegible]

جب تھے اور وہ شرک ... کے خلاف جنگ کر رہے تھے

ان کو اس طریقہ استدلال یعنی حکمت و موعظت اور احسن مجادلہ سے باوجود

حنیفاً مسلماً وما کان من المشرکین

طریق مستقیم والے (بھی) صاحب اسلام تھے اور شرکین میں سے (بھی) نہ تھے

کا خطاب عطا فرمایا گیا اس لئے کہ ان کی دعوت میں حکمت تھی ... سے بھی اچھی تھی۔ یہ سب سے بھی بڑھ کر یک مومن مسلمان کو بھی یہ طریق تبلیغ اختیار کرنا لازم ہے تاکہ وہ کسی مسلمان سے لئے بھی ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ کا طریق کار مفید ہے بات کہنی ضروری اور لازمی ہو وہ ای کے سامنے مقصد یہ ہونا چاہئے کہ مریض کا علاج کرنا جہاں تک پیار اور محبت اور نرمی ... تیزی اور تندی کی وجہ سے مریض تنگ آ کر مشہور ڈاکٹر اور حکیم کے پاس جانے سے بھی ... یہ علاج معالجہ کی بات ہی الگ ہے اس کو یوں بیان کیا جاتا ہے:

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص

علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم (التوبہ ۱۲۸)

(اے لوگو) تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں (یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے بالخصوص) ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق (اور) مہربان ہیں۔

آپ پر عمل کرنا سب کے لئے ایک حق ہی نہیں لازم ہے اور اس سے انسان کو محبت کلی اور محبت و پیار سے دعوت دے کر یہ سمجھ کر علاج کرنا ہی اصلاح کے لئے کافی ہے اور اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فکر و تبلیغ اور دل سوزی کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے

فلعلک باخع نفسک علی آثارھم ان لم یؤمنوا بھذا الحدیث اسفا

(الکہف ۶)

سو شاید آپ ان کے پیچھے اگر یہ لوگ اس مضمون (قرآنی) پر ایمان نہ لائے تو غم سے اپنی جان دے دیں گے۔ ... کے لئے ... (بیان القرآن)

لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین (شعراء ۳)

یا آپ ﷺ نے وہاں سے ایمان لانے کی خاطر ... حتیٰ کہ اپنی جان

آنحضرت ﷺ کے ... ایک ایک فرد اپنے

مالک حقیقی کے آستانہ پر جھکانے ... آپ نے حضرت علی کرم

اللہ وجہہ سے فرمایا تھا:

لأن یہدی اللہ بک رجلا خیر لک من حمر النعم

سرخ اونٹوں سے بھی کہیں بہتر ہے کہ ایک آدمی تمہارے ذریعے سے ہدایت پا جائے

واقعات سے مزید وضاحت ہوتی ہے

مبلغ بھی ایک روحانی ڈاکٹر ... کی طرح مریض کا خیر اندیش بن کر علاج کرتا ہے، حکیم یا ڈاکٹر کا مقصد مریض کو ... صحت یاب کرنا ہوتا ہے۔ عقیدہ توحید ... صاف کی جائے اور شرک کی تردید بھی ہو لیکن ... اگر ... مقدار میں ... دوا ... برداشت سے زیادہ ... مریض کا کام تمام ہو جائے گا چونکہ یہ بات واقعات سے ... کے ساتھ ذہن میں آتی ہے اس لئے چند ایک واقعات سنئے۔

چند واقعات

دیکھئے اللہ کے بندے جن کے دلوں میں عشق الٰہی کی آگ لگی تھی وہ کس حکمت سے ... شیخ جمال الدین ایرانی ... تاتاریوں نے ... ملکوں کو تاراج کیا ... تاریخ ... تغلق تیمور ...

... تاریخ ... تغلق تیمور ... حکومت ... شیخ جمال الدین ... جب ... شکار ... ساتھ ایک ... کتا ... اس ... صورت ... نے پوچھا ... حقارت ... پوچھا ... میں اچھا ہوں یا یہ کتا ... شیخ جمال الدین نے ...

[illegible] انھوں نے [illegible] فیصلہ [illegible] موقع [illegible] اس کا [illegible]
[illegible] ہوگا [illegible] بات [illegible] حالت [illegible]
[illegible] شریف [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] صورت [illegible] قصہ [illegible]
[illegible] ایک [illegible] شیخ [illegible]
اس وقت [illegible] شیخ جمال الدین کا [illegible]
[illegible] وقت آگیا آپ نے [illegible] رخصت [illegible]
[illegible] تمام [illegible] دیا۔

شیخ جمال الدین کی وفات کے بعد جب [illegible] پہنچی [illegible] شیخ کے [illegible]
اپنے والد [illegible] وصیت [illegible] حاضر [illegible] دروازہ [illegible]
[illegible] آپ [illegible] درخت کے نیچے [illegible] بٹھایا [illegible]
[illegible] سے بادشاہ کی [illegible] حقیقت [illegible] صورت [illegible]
[illegible] بادشاہ کی نیند [illegible] بادشاہ نے [illegible]
[illegible] بادشاہ کے پاس [illegible]
انھوں نے اپنے والد کا سلام [illegible]
[illegible]
[illegible] بادشاہ [illegible]
[illegible] پہلے ہی مسلمان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] ایک [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] تھے [illegible]
[illegible] حضرت سید صاحب کے بعد [illegible]

[illegible] روشنی [illegible] جس میں ہوا اور روشنی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وہ [illegible] حضرت یوسف علیہ السلام [illegible]
[illegible]

یٰصاحبی السجن ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القھار ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم واباؤکم ما انزل اللہ بھا من سلطن ان الحکم الا للہ امر الا تعبدوا الا ایاہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون
(یوسف ۳۹-۴۰)

اے قید خانے کے ساتھیو! [illegible] بہتر ہیں یا [illegible] جس کی عبادت [illegible] نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں (اور) [illegible] کی کوئی دلیل (عقلی یا نقلی) نازل نہیں کی۔ (اور) حکم [illegible] کا ہے اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی (توحید) کا سیدھا طریقہ ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

مولانا جعفر تھانیسری کی نصیحت

اس طرح [illegible] جعفر صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس طرح اللہ نے [illegible]

[illegible]

ایک [illegible] کام [illegible]

سب سے بڑا [illegible]

[illegible] شرک [illegible] ہے۔

ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک کیا جائے [illegible]

اس کے سوا جس کے لئے چاہے گا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

الیوم یوم الملحمۃ الیوم تستحل الکعبۃ الیوم اذل اللہ قریشا

[illegible]

[illegible]

[illegible] الیوم یوم [illegible] الیوم

یعز اللہ فیہ قریشا و یعظم اللہ الکعبۃ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تو پیری موت میں اسی پیر ہو جائے

[illegible]

[illegible]

مناظرہ کو کس طرح مناظرہ نور بنایا جا سکتا ہے؟

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

دین کا اصل موضوع اور رضائے الٰہی کی قیمت

[illegible]

[illegible] لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون [illegible]

[illegible]

[illegible] لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] جو حاصل ہوئی تھی جاتی رہے گی۔

آخرت کی عظمت و وسعت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] موضع سوط في الجنة خير من الدنيا وما فيها [illegible]

[illegible]

[illegible] لا يذوقون فيها الموت الا الموتة الاولى [illegible]

[illegible]

ایمان پر عمل کرنے سے دنیا میں بہشت کا مزہ

[illegible]

معلوم ہو جائے کہ ہم پر سختی کر رہے ہیں۔ ان الفاظ میں یہی دعا کیا کیجئے۔ یہ دعا کرنے ہر پڑھ کر یہ اور کوئی اللہ کا بندہ محتاج کہ میرا رزق یا اللہ حلال سے مجھ سے ملا کر بھی ملاتے میری قسمت میں سے میرے معدہ کے اندر جب تک نہیں تو ... کسی بھول قسمت جیسی بھی ... میری قسمت میرے معدہ کے اندر ... یہ توجہ مسلمانوں کو بھی اس دنیا میں دوسرا ... وہ سکون حاصل ہو سکتا ہے کہ جس کی غیر مسلم تصور نہیں کر سکتے مگر شرط یہ ہے کہ اس دین پر عمل کریں۔ وہ دین محض قسمت کا ... جس میں نام ملکی کا دین نہ ہو۔ ... سے حاصل کرنے کا دین نہ ہو کہ مسلمان نے گھر میں اس کی وجہ سے شادی ہو جاتی ہے۔ رشتہ ہو جاتا ہے اور پھر جہیز میں ملنے کا حق آتا ہے اور شادی بارات میں پوچھے جاتے ہیں۔ ... جاتے ہیں۔ یہ دین جس کا نام ہو اس دین سے راحت نہیں حاصل ہوگی اس دین سے کوئی سکون نہیں ہوگا اس دین سے کسی بستی میں رحمت و برکت نازل نہیں ہوگی اور نعمتیں وہ نہیں ہوں گی۔ دین جو محض فائدہ اٹھانے کے لئے ہو بلکہ بندگی کا دین ہو شریعت میں جو حکم ہوا اس کو مانے۔ ایسی بستیوں کا پھر حال یہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

ولو ان اهل القرى امنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركت من السماء والارض

(الاعراف ۹۶)

اگر بستیوں والے کچھ ہم سے ڈرتے اور ... پاس کرتے اور ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس دنیا کی زندگی کا جو مقام ہے جو مرتبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں جو ... مرتبہ ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ آخرت بعد اور آخرت میں یہ سب کچھ ملے ... لئے اصل ... آخرت کی زندگی باقی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ... انعامات کی ... کی خوشیوں کی جہاں انتہا نہیں۔ آپ ایک ... ہیں جو سب سے چھوٹا ... ہے۔ دوسرے ... کو آپ دیکھیں ... کے ... تو آپ معلوم کر ... کا فاصلہ معلوم کریں اور اس کی ... معلوم کریں تو معلوم ہو کہ ... کا ... ہم کس ... میں ... سے ... پر ہم اور آپ ... رہے ہیں معلوم نہیں یا کیا کچھ ... کر رہے ہیں ... اللہ

جائے تو ان مقامات کی زیارت کے لئے جس کا پہلی صدی میں رواج تھا لوگ بہت دور سے آتے
مقامات کو حسرت سے دیکھتے، تو وہ سمجھتے کہ یہاں کی برکت جب وہاں جائیں گے تو آپ سے
ساتھ لے جائیں گے اور ان کو اس سے ہم پیدا کریں گے ... کی نگاہ سے
دیکھیں گے اور اس طرح کے اسباب بنتے رہتے ہیں۔

اسی کو آپ سے کہتا ہوں۔

وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ
وَالْأَرْضِ (الاعراف: ۹۶)

"اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لے آتے اور پرہیزگار ہو جاتے تو ہم ان پر آسمان اور
زمین کی برکات کے دروازے کھول دیتے۔"

دین پر عمل کرنے کی برکتوں کو دیکھنے کے لئے دنیا سفر کرے گی

خدا کی قسم اگر مسلمان کسی بستی میں دین کے ساتھ سنجیدگی سے اور پوری قدر دانی کے ساتھ
شریعت پر عمل کریں تو اس کا ایک نمونہ بن جائے گا، جس سے آج کل کی وحشت دور ہو اور
یہی وہ مقام ہو جہاں اطمینان ہو، ایسی کوئی بستی ہو جس میں اسلام کے ساتھ پورا کام کریں تو اس کا
نتیجہ ہوگا کہ ہر چیز میں برکت ہوگی، لوگ باہر سے آ کر دیکھیں گے جیسے آج کل لوگ جاتے ہیں
صحت افزا مقامات پر جاتے ہیں اسی طرح ایسی جگہ دیکھنے کے لئے لوگ آئیں جہاں کا تمدن کیا ہے
جن میں دین اور دنیا دونوں کا تمدن ہے ... جن کا معاشرہ ... ہے ... ہو رہا ہے
لوگ پوچھیں گے کہ یہ کیا بات ہے، اتنی دولت، اتنی راحت، اتنی سہولت، اتنی فراغت
والے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی حالت ہے، ان کی زندگی سے ... بن گیا ہے
ان کا ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر آپس میں مشورہ کرتے ہیں، ... ہاتھ میں لکھ کر
دیکھ کر ... ہے کیا ہو رہا ہے ... طاقت ہے۔

دین پر صحیح عمل اور شریعت کے ثمرے

مگر یہ تمام کی تمام چیزیں اسی وقت ہوں گی جب شریعت پر پوری طرح عمل کیا جائے
اور ... کی پوری تعمیل ہو ... الیہ ... کی جائے ... ہی جائے

[illegible] تھی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] بھائی [illegible]
[illegible] وہیں [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] تعلق [illegible] صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] یہاں [illegible] نہیں [illegible]
[illegible] یہاں [illegible]
[illegible] اللہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] یہاں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] نہیں [illegible]

[illegible] کا معاملہ

[illegible]

المغضوب علیہم [illegible]

یبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العلمین (البقرہ ۱۲۲)

[illegible]

[illegible] عبادات میں [illegible] کا طرز عمل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہم نے اپنی زندگی سے لوگوں کو اسلام سے روکا

[illegible]

[illegible]

احکام شریعت پر عمل کرنے کی دعوت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا ذکر ملتا ہے اور [illegible] حکیم [illegible] صاحب (۱) کے یہاں [illegible]
ہے حکیم [illegible] صاحب بھی یہی کہتے تھے [illegible] صورت عجیب ہے [illegible]
[illegible] کہتے تھے [illegible] سے [illegible] بتایا جاتا [illegible]
[illegible] اور [illegible] کی [illegible] تک [illegible]
سے [illegible] آدمی سے [illegible] کی؟

یونان [illegible] حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی پہلے کا [illegible] یونان سے
عراق [illegible] حضرت مسیح کے وجود [illegible] کے قریب ہو گئے تو حضرت عیسیٰ سے کئی صدیوں
پہلے [illegible] یونان کا عروج ہوا ہے اس وقت ان لوگوں نے [illegible] روایات کی تھیں،
دواؤں کی [illegible] یہاں طب یونانی چلی آ رہی ہے [illegible]
لیا مگر اس کی اصل ہند ہے [illegible] یونانی حکماء [illegible] تک [illegible]
[illegible] ہوئی اور [illegible] کیسا ایمان
ہے؟ [illegible] کا ایمان ہے؟ [illegible] یہاں سے [illegible] کا [illegible]
"سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم" جو ہے "کلمتان خفیفتان علی
اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن" یہ زبان پر ہلکے [illegible]
[illegible] اللہ کو بہت محبوب ہیں یہ کلمات اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم [illegible] اختیار نہیں،
[illegible] ہے
بعض [illegible] بعض [illegible]
[illegible]
تب حضرت [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] ہے [illegible]
خلاف۔

(۱) [illegible]

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ ویتبع غیر سبیل

المؤمنین نوله ما تولیٰ ونصله جهنم (النساء ۱۱۵)

اور جو شخص سیدھا راستہ معلوم ہونے کے بعد پیغمبر کی مخالفت کرے اور مومنوں کے رستے کے سوا اور رستے پر چلے تو جدھر وہ چلتا ہے ہم اسے ادھر ہی چلنے دیں گے اور (قیامت کے دن) جہنم میں داخل کریں گے۔

جماعت کے خلاف کرے گا وہ دیکھ لے گا، جب یہ سوار ہو جائے [illegible] نہ کرے گا، تو علماء و مشائخ کے سامنے ناک رگڑے، جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزت ملے گی، ندامت ملے گی، سکون، مسلمان بیٹھے بیٹھے کی راحت سب اور دو جہاں شریعت کا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دینِ حق اور دعوتِ اسلام
ایک فلک بوس اور سدابہار درخت

[illegible] ۱۹۶۳ [illegible]
[illegible]

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد أن لا إله إلا الله ونشهد أن محمدا عبده ورسوله الذي أرسله الله تعالى على كافة الناس بشيرا ونذيرا وداعيا إلى الله بإذنه وسراجا منيرا أما بعد

فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

ألم تر كيف ضرب الله مثلا كلمة طيبة كشجرة طيبة أصلها ثابت
وفرعها في السماء تؤتي أكلها كل حين بإذن ربها ويضرب الله
الأمثال للناس لعلهم يتذكرون

[illegible]

قرآن کریم کا اعجاز

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم ألم تر كيف ضرب الله مثلا كلمة طيبة كشجرة طيبة أصلها ثابت وفرعها في السماء تؤتي أكلها كل حين بإذن ربها ويضرب الله الأمثال للناس لعلهم يتذكرون

[illegible]

لیے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔"

اس آیت میں مکانی رتبہ بھی آ گیا اور زمانی رتبہ بھی، کہا گیا کہ اس کی جڑیں اور اس کا سرا مضبوط بھی آ گیا اور اس سے متعلق قرون اور صدیوں تک اسلام کی دعوت پہنچ گئی ہے، اس کا تذکرہ بھی آ گیا۔

آپ ایک درخت کی حقیقت پر غور کیجیے (شجرۂ طیبہ) پہلی شرط تو یہ ہے کہ وہ اچھا درخت ہو "شجرۂ طیبہ" اور یہاں صاف طور پر بیان فرمایا ہے کہ اس کا حسن کا سرمایہ ہے۔ کتنی ہی ذہانت اور کتنے ہی بلند مقاصد، کتنے ہی وسیع وسائل، کتنی ہی بڑی ہیبت، کتنی ہی اپنے عہد کی علمی و صنعتی ترقیاں سب ساتھ ہوں تو وحدت کے یہاں معتبر نہیں ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ مقصد صحیح ہو، وہ فلاح اور خیر کی چیز ہو اور دعوت بذاتِ خود صحیح ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ" (کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے پاک بات کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے؟)

پہلی شرط تو یہ ہے کہ کلمہ طیبہ ہو، محض کلمہ ہونا کافی نہیں۔ دنیا میں ایک بہت بڑی غلطی یہ ہوتی رہی ہے اور ادبیات کی تاریخ بتاتی ہے، شاعری کی تاریخ بتلاتی ہے، ادبیات اور خطابت کی تاریخ بتاتی ہے، یونان کے فلسفہ اور منطق کی تاریخ بتاتی ہے کہ لوگوں نے کلمہ کو کافی سمجھ لیا کہ بس ہونا چاہئے اور اس کے اندر انسان کی روح بجلی کی طرح ہونا چاہئے۔ اس کے اندر مضمون آفرینی ہونی چاہئے، انسان کے مطالعہ کی گہرائی ہونی چاہئے، لکھنے، بیان کی طاقت ہونی چاہیے، دنیا میں زیادہ تر اسی پر زور دیا گیا ہے۔ آپ ساری دنیا کے ادبیات کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ ان سب میں "کلمہ" پر زور ہے، کلمہ طیبہ پر زور نہیں۔

پہلی شرط تو یہ ہے کہ وہ کلمہ طیبہ ہو، اس کا مقصد صحیح ہو، بات بھی صحیح ہو جائے تو صرف کافی نہیں کہ وہ فصیح و بلیغ ہے، بعض لوگوں نے اس کو کافی سمجھا ہے، اگر آپ مذاہب کی تاریخ پڑھیں اور دعوتوں کی تاریخ پڑھیں تو بہت جگہ ایسا ہوا ہے کہ بہت سے لوگوں نے کلمہ کو کافی سمجھا ہے کہ بات اچھی طرح (Tactfully) کی جا رہی ہے، لیکن وہ بجائے خود صحیح ہے، اس کا رشتہ صحیح ہے، وہ خالقِ کائنات سے، انبیاء علیہم السلام کی رہبری سے، خدا کی دی ہوئی ہے، صحیفہ سے ملی ہوئی ہے، وہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم سے ماخوذ ہے یا صرف اس میں انسان

[illegible]

[illegible]

[illegible] كشجرة طيبة [illegible] اصلها ثابت
وفرعها في السماء [illegible]

[illegible]

[illegible] اصلها ثابت [illegible]
وفرعها في السماء [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایک مثال [illegible] Preaching of Islam [illegible] ترکستان [illegible]

[illegible] جاسکے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہیں، جانور اس کو چرتے رہتے ہیں، مسافروں کو سایہ دیتا ہے، کوئی اس کو کاٹ دیتا ہے، جیسا کہ اس شجرۂ طیبہ کہ اس کی مکانی توسیع یہ ہے کہ وہ زمین سے اٹھتا ہے اور آسمان تک جاتا ہے یہ تو اس کی مکانی وسعت ہے اور زمانی وسعت یہ ہے کہ ﴿تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا﴾ وہ اپنے پھل ہر زمانے میں اللہ کے حکم سے دیتا ہے۔

اب آپ دیکھئے یہ معاملہ ہے، جب اس کی حکومت ہندوستان سے برصغیر پر تھی تو کوئی تصور نہیں کر سکتا تھا کہ ختم ہو جائیں گے اور حکومت لندن میں ہوگی اور اس کے قریب مدارس میں اسلامی مطالعہ کے مراکز قائم ہوں گے، اور اسلام کی دعوت وہاں پیش کی جائے گی، ایک وقت تو ایسا آیا تھا کہ ہندوستان میں عیسائیت کے مبلغ (پادری) میدان میں آگئے تھے، اور انہوں نے حکومت کو بھی یہ یقین دلا دیا تھا کہ یسوع مسیح نے ہم کو حکم دیا ہے، اور ہمیں ان کے مذہب کی تبلیغ کرنی چاہئے، مسلمانوں کے (خاکم بدہن) مرتد ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا، اس کی بناء پر مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانوی نے "اظہار الحق" جیسی معرکۃ الآراء کتاب لکھی اور آگرہ میں پادری فنڈر سے ان کا مناظرہ ہوا، جس میں اس کی شکست فاش ہوئی، مولانا سید محمد علی مونگیری نے اسی خطرہ سے ندوۃ العلماء کی تحریک چلائی، مجھے معلوم ہے کہ اس کے پس منظر میں عیسائی مبلغین کی سرگرمیاں اور ان کے ارتداد کا خطرہ کام کر رہا تھا، انہوں نے ایسے علماء مبلغین کا تیار کرنا ضروری سمجھا جو دوسرے مذاہب کا مطالعہ کر سکیں، وہ کسی مغربی زبان (بالخصوص انگریزی) سے بھی واقف ہوں، جغرافیہ اور تاریخ سے بھی آشنا ہوں، اور اس نئی نسل کو اس کی زبان میں خطاب کر سکیں اور مسائل حاضرہ میں مسلمانوں کی رہنمائی کریں۔

﴿تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا﴾ ہر وقت میں وہ پھل دے گا اللہ کے حکم سے۔

آج آپ اپنی آنکھوں سے اس آیت کا مصداق دیکھ رہے ہیں کہ وہ شجرۂ طیبہ جو عرب کی سرزمین سے اٹھا تھا اور جس کی جڑ زمین میں تھی، کہاں تھی؟ جزیرۃ العرب میں تھی، جو سیاسی حیثیت سے، فکری حیثیت سے، علمی حیثیت سے، اور مالی حیثیت سے، ہر حیثیت سے دنیا کا پسماندہ ترین علاقہ تھا، اور ساری دنیا سے کٹا ہوا تھا "اصلها ثابت وفرعها في السماء" اس کی شاخیں کہاں تک گئیں؟ اس کی شاخیں آسمان تک گئیں، آپ دیکھیں کہ اس کی شاخیں فتوحات کے نتیجہ میں کتنی سلطنتیں پیدا ہوئیں، اس کے نتیجہ میں کتنی ثقافت کا آئین، کتنی جامعات ہندوستان میں گئیں، کتنے

[illegible] روایت [illegible] اہمیت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس وقت کسی طویل تقریر کی ضرورت نہیں [illegible]

[illegible]

ایک تو واقفیت کی صورت ہے کہ ادبیات سے واقفیت ہو اور بیان کی [illegible]

[illegible] زبان کی بڑی اہمیت ہے اور آپ حضرات نے [illegible] قدم اٹھایا ہے [illegible]

[illegible] کی تحسین کرتا ہوں کہ آپ نے [illegible]

[illegible] کا انتظام کیا [illegible] آپ لوگوں کو [illegible]

[illegible] زبان کی ضرورت [illegible]

[illegible] بہت سے حلقوں میں یہ مغالطہ ہے کہ زبان کی کوئی اہمیت نہیں ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] پہلے [illegible]

[illegible] زبان کی بڑی اہمیت ہے [illegible]

[illegible] مسلم ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت علی مرتضیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سیدنا عبدالقادر جیلانیؒ سے بڑھ کر یا شیخ معروف کرخیؒ سے پہلے کون ہوگا ان کے تو صدہا خلفاء ہیں جن کو لکھنے اور گننے بیٹھیں تو کتنا وقت لگے گا۔ ان لوگوں نے مواعظ زیادہ فرمائے، اختصار ہیں اس لئے ان لوگوں سے [illegible] دلوں کو جیت لیا ہے بادشاہوں کے لئے اتنی [illegible] کا اتنا مجموعہ نہیں ہے اس لئے لوگ [illegible] رہتے ہیں [illegible] کی وہاں سے نکلتے ہوئے الفاظ کو لوگ خیر قبول کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں برکت سمجھتے ہیں یہ بات تاریخی دلائل سے بھی ایک واقعہ ہے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں پورے وثوق کے ساتھ کہ یہ حقیقت ہے اگر آپ ان کے مواعظ کے مجموعے دیکھیں تو آپ کو حیرت ہوگی بعض مرتبہ معلوم ہوتا ہے کہ بادل گرج رہا ہے اور بجلیاں کوند رہی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ آسمان سے بجلی گر رہی ہے۔

تو ایک تو چیز ہے علم و معرفت، دوسری چیز ہے زبان کی تاثیر اور قوت اور تیسری چیز ہے اخلاص، درد، صدق و سچی طلب، دل پر چوٹ ہو اور جو چیز نکلے صرف قلم سے نہ نکلے بلکہ قلب سے نکلے تب اس کا اثر ہوگا۔ اگر ہم نے ان "عناصر ثلاثہ" کا خیال رکھا تو عربی ممالک میں اور اس سے بڑھ کر ہر زمانہ میں اور مختلف زبانوں کے بولنے والوں میں [illegible] انگریزی [illegible] کی دعوت [illegible] اندازہ ہوگی اور حق تعالیٰ اس سے بڑھ کر [illegible] عطا فرمائے گا اس میں ہمارے لئے بہت بڑی بشارت اور فال نیک ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "تؤتي أكلها كل حين بإذن ربها" ورنہ کوئی یہ سمجھتا کہ زمانہ گزر گیا اب یہ چودھویں صدی ہے، دنیا نے کتنی ترقی کر لی ہے، سائنس [illegible] ترقی کہاں سے کہاں پہنچی، ذہن و فکر کا معیار بدل گیا ہے اب وہ زمانہ نہیں رہا، اب اس وقت اسلام کی دعوت کوئی اثر نہیں کر سکتی تو قرآن نے "تؤتي أكلها كل حين بإذن ربها" کہہ کر تسلی دی ہے اور تقویت کا سامان کیا ہے، کسی زمانہ کے کسی ملک کے لئے [illegible] "[illegible]" [illegible] کا حق [illegible] ختم کر دیا

لیکن [illegible] اللہ [illegible] قدرت [illegible]
اپنی [illegible] بات پر [illegible]
اس ساتھ [illegible] آگیا ہے

میں [illegible] اتفاقی بات نہیں کہوں گا [illegible] ملاقات کا [illegible]

داعیانِ اسلام کی حکمت و بصیرت

ہم نے گذشتہ خطبات میں جہاں تین اولوالعزم انبیاء کرام کے طریقہ دعوت کے نمونے پیش کیے تھے (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام) وہاں ان کے وہ مکالمات نقل کیے تھے، جو ان کے اور ان کی امت دعوت اور امت اجابت کے درمیان [illegible] وہاں ہم نے ایک ایسے داعی کی مثال نقل کی ہے جس کو نبوت و رسالت کے لیے نہیں منتخب کیا گیا تھا اور نہ کسی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا تھا بلکہ وہ صرف ایک شخص تھا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہم عصر ایک مرد مومن تھا، اللہ تعالیٰ نے اس کے سینے کو ایمان و حکمت کے لیے کھول دیا تھا، اس کی قوت گویائی [illegible] اس نے [illegible] اور اس کی [illegible] اس طرح اس نے زبان سے اللہ کو معبود بنا لیا تھا، پہلے سے ایک [illegible] کے تحت اس نے اپنی دعوت کو مرتب کر لیا تھا، جس میں نظر [illegible] کا عنصر پایا جاتا تھا اس لیے کہ [illegible] اور انصاف [illegible] ضرورت محسوس کرتا [illegible] اپنی بات واپس لینے پر مجبور ہوتا۔ اللہ تعالیٰ جس کو دعوت جیسے مقدس فریضے کے لیے تیار کرتا ہے اس کے اندر یہ صلاحیت پیدا کر دیتا ہے، مرد مومن جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اس طرح کی خدمت انجام دیتا ہے [illegible] طرف سے تمام حجت [illegible] کا مستحق ہوتا [illegible] طرح کی تائید ربانی سے سرفراز کیا جاتا ہے۔

ہم نے اس سے پہلے کے خطبہ میں سید الانبیاء خاتم النبیین محمد ﷺ کی دعوت کے وہ نمونے پیش کیے تھے جہاں [illegible] ﷺ کا تعلق [illegible] اور یہاں [illegible] معجزہ [illegible] واقعہ [illegible] [illegible] کی طرف آتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ نازک اور خوف و ہراس کا عالم جس نے
اس گفتگو کی تقریب پیدا کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کے بعد حضرت جعفر بن ابی طالب نے پھر سلسلہ کلام جاری رکھا یہاں تک کہ قرآن (۱۴۳) ختم ہو گئے۔

جب قریش نے دیکھا کہ یہ لوگ امن کی جگہ پہنچ گئے اور حبشہ میں مطمئن ہو گئے تو انہوں نے عبداللہ بن ابی ربیعہ اور عمرو بن العاص کو بطور سفیر بھیجا اور ان کے ساتھ بہت سی مکہ کی سوغاتیں شاہ نجاشی والی حبشہ کے لئے روانہ کیں۔ یہ دونوں نجاشی کے پاس پہنچے اور دربار کے بڑے مشیروں کو تحفے دے کر پہلے سے ملا چکے تھے بادشاہ کے دربار میں آ کر کہنے لگے:

"بادشاہ عالی جاہ کے ملک میں ہمارے چند بے عقل چھوکرے آ کر بس گئے ہیں جو اپنے مذہب کو بھی چھوڑ چکے ہیں اور آپ کے مذہب میں بھی داخل نہیں ہوئے ہیں وہ ایک نئے قسم کے مذہب کی پیروی کر رہے ہیں جسے نہ ہم جانتے ہیں اور نہ آپ۔ ہم کو آپ کی خدمت میں ان کے سرپرستوں (باپ، چچا) خاندانی بزرگوں اور قبیلے کے سرداروں نے بھیجا ہے کہ آپ ان لوگوں کو ہمارے ساتھ واپس کر دیں وہ لوگ ان کی حرکات سے زیادہ واقف ہیں اور ان کی رائے ان کے بارے میں ہر طرح سے معتبر ہے۔"

دربار کے بڑے مشیروں نے یک زبان ہو کر کہا: "بادشاہ معظم یہ لوگ سچ کہتے ہیں۔ ان جوانوں کو ان دونوں کے سپرد کر دیا جانا ہی مناسب ہے۔"

مسلمان پناہ گزینوں کا پر فریب اور نفرت انگیز تعارف

ان الفاظ پر غور کیجیے جن سے یہاں مسلمانوں کا تعارف کرایا گیا تھا، جو حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے یہ کتنا خوش منظر بلاغت والا تعارف تھا اور کس قدر چالاکی کے ساتھ خالص سیاسی انداز میں یہ بات کہی گئی تھی ان دونوں (قریش کے نمائندوں) نے ان غریب الوطن مسلمانوں پر بھرپور وار کیا تھا جو ہر جماعت میں کامیاب ہونے والا تھا۔

پہلے تو انہوں نے ان مسلمان مہاجرین کی حیثیت … کر کے ان کو حقیر انداز میں دکھایا۔ پھر ان کی ایسی تصویر پیش کی جو ان کی تحقیر و استہزا کا باعث ہو کہتے ہیں کہ بادشاہ معظم کے ملک میں چند بے عقل چھوکرے آ کر بس گئے ہیں شاہی دربار میں اس لفظ کا خاص

(۱) [illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جگہ جہاں ان کے دین پر حملہ ہو جاتا، دعوت دینے کا موقع بھی مل جاتا۔ بہرحال [illegible] کو جہاں [illegible] میں جو کچھ ہوتا اور مسلمانوں [illegible] [illegible] اس [illegible] [illegible] کی صورت حال [illegible] [illegible] [illegible] جائے [illegible] [illegible] کرنا تھا جس سے اس [illegible] [illegible] [illegible] ساتھ اپنے مذہب کا [illegible] [illegible] مذہب پر حملہ [illegible] [illegible] مذہب سے [illegible] کا [illegible] ہو آتا۔

اس کے ساتھ یہ بھی ضروری تھا کہ اسلام اور مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والا اس علمی قسم کی بات منطق و فلسفہ کی زبان میں سمجھا سکے، کیونکہ مسیحیت کے بڑے بڑے علماء موجود تھے، جو اپنے سے زیادہ کسی کو دینی علوم میں ماہر نہیں سمجھتے تھے، عوام ان کی کسی بھی بات کو بلا چون و چرا ماننے کے لئے تیار رہتے تھے۔

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا حکیمانہ طرز:

حضرت جعفرؓ نے اس جلیل القدر منصب کو کس طرح نبھایا؟ [illegible] مسلمانوں کو [illegible] قریش کے نمائندوں سے بچانا تھا؟ اور وہ کیا طرزِ گفتگو تھا جو خصوصیت سے [illegible] نے اختیار کیا؟

نجاشی کے دربار میں حضرت جعفرؓ کی تقریر پڑھنے والے کو پہلی نظر میں معلوم ہوگا کہ یہ ایک سادہ سی تقریر تھی جو انہوں نے مجبوری کے عالم میں برجستہ کر دی ہوگی اور اس سے زیادہ ایک ایسے عرب سے توقع بھی نہیں کی جا سکتی تھی۔ جعفرؓ تو [illegible] بدوی تھے [illegible] سے بے بہرہ اور علم و ثقافت سے نابلد تھے۔

لیکن ایسا نہیں ہے۔ حضرت جعفرؓ کی تقریر حکمت، موقع شناسی اور فراستِ عقل کا نمونہ تھی۔ ٹھیک وقت پر، صحیح اور مناسب موقع پر انہوں نے اس بات [illegible] ان کی تقریر [illegible] کی [illegible] [illegible] سے [illegible] [illegible] کا [illegible] چلتا ہے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] میں حضرت عمرؓ کی تقریر کا اثر

[illegible]

[illegible]

حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت جعفرؓ نے فرمایا [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک ذہنی و دعوتی معرکہ میں فتح و نصرت

[illegible]

[illegible]

اس ملک کی قسمت اسلام سے وابستہ ہے!

[illegible]

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا واذكروا نعمت الله عليكم اذ كنتم اعداء فالف بين قلوبكم فاصبحتم بنعمته اخوانا وكنتم على شفا حفرة من النار فانقذكم منها كذلك يبين الله لكم آياته لعلكم تهتدون

[illegible] ایک دوسرے [illegible] تمہارے دلوں میں الفت [illegible] حق تعالیٰ [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible] مسلمان [illegible]

اس کے سامنے عقل دنگ ہے۔ مسلمانوں کا ایک حصہ ہے اس وقت جو میں آپ سے عرض کر رہا ہوں، یعنی جمعہ کی اس مبارک ساعت میں تھی بلکہ تقریباً مسلمان مسجدوں میں ہیں مالک کے سامنے سر جھکانے کے لئے اور جمعہ کی نماز ادا کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔

لیکن ہم لوگ اب بھی یہی کہتے ہیں کہ انسان کو کیا چاہئے۔ ... دولت ... سب سے بڑی ... جو ان کے رسول پر پہنچے ... ایمان ... جانب ... ہے وہ یہ ہے کہ سب سے بڑی قیمت ہے ... عظمت کی شہادت پر قربان کر دیتے ہیں ... تقابل ہے ایمان کی قیمت یہ ہے کہ اگر ساری دنیا کی سلطنت ایک طرف رکھ دی جائے اور مسلمان سے کہا جائے کہ یہ سلطنت قبول کر سکتے ہو، لیکن ایمان سے محروم ہونا پڑے گا تو اس کی چیخ نکل جائے اور ایک دم بے ہوش ہو جائے کہ مجھ سے کیا گناہ ہوا تھا کہ یہ کہا جا رہا ہے کہ تم کو سلطنت دی جائے گی اور ایمان لیا جائے گا۔

ایک زمانہ میں ترکی میں قانون بن گیا تھا کہ ترکی زبان میں اذان دی جائے عربی میں اذان نہ دی جائے، ترک تڑپ تڑپ کر رہ گئے کہ ہم عربی میں اذان سننے سے محروم ہیں، قرآن نے بتایا کہ جب پہلی مرتبہ عربی میں اذان ہوئی اور اللہ اکبر اللہ اکبر، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ، اشہد ان محمد رسول اللہ کی آواز ان کے کانوں میں پہنچی تو ترک دیوانے ہو گئے اور مردوں کی طرح سے ... آنکھیں ... ہوئے ... کہ ... اس ... خوشی میں ... گئے ... اللہ ... رخصت ہونے سے پہلے ... اعلان ... کی ... دیا گیا ... خطبہ میں ... میدان ... پڑی ... سب سے بڑی ... دوسری مسجدوں میں بھی ... دیکھ کر ... الفاظ ... زبان سے نکالے وہ "على معة الاسلام المحمد" ... سے ... شکر ... جو ... آپ بھی ... آنے ... چاہئے ... جو ... کے ... حالت میں آئے ہیں ... مجھے ... کی ... بات کا احساس ہے کہ اسلام کی نظر میں سب سے بڑی نعمت عطا فرمائی ہے۔

Common Sense

آپ نے دل چیز کے کھنے سے تکریم ہیں، کہ اقتدائی سے حکم کو، آپ کو سامنے ہوتا ہے ب دلفی اس سلام کے مقابلہ میں کسی دوسری (Parallel) چیز کی تصویر یا کسی تحریک، قومیت یا کسی غیر اسلامی عصبیت کی دعوت کا شکار نہ ہونا چاہئے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے "ثلاث من جمعهن فقد استكمل الايمان" تین باتیں ہیں، اگر کسی شخص نے ان کو جمع کر لیا تو اس کا ایمان مکمل ہو گیا" "ان يكون الله ورسوله احب اليه مما سواهما" ایک یہ کہ اللہ اور رسول ﷺ اس کے نزدیک ساری کائنات سے زیادہ محبوب ہوں، اللہ اور رسول کے علاوہ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں سب سے زیادہ اللہ و رسول محبوب ہوں، اور دوسرے یہ کہ "وان يكره ان يعود الى الكفر كما يكره ان يقذف في النار" اس خیال سے کہ وہ کفر کی طرف واپس ہو سکتا ہے اس کو اتنی تکلیف محسوس ہو، ایسی وحشت محسوس ہو جیسے کسی کو آگ میں پھینک دیے جانے سے محسوس ہوتی ہے، بالکل طبعی و جسمانی (Physical) طریقہ پر، وہ اگر خواب میں دیکھے کہ وہ کوئی کفر کا کام کر رہا ہے، اسلام کو نقصان پہنچانے والا کوئی کام کر رہا ہے، وہ کسی سازش کا شکار ہو گیا ہے، وہ اللہ اور رسول ﷺ کے خلاف کسی اور جھنڈے کے نیچے جا رہا ہے تو اس کی چیخ نکل جائے، سارے گھر کے لوگ جمع ہو جائیں اور کہیں خیریت ہے؟ خیریت ہے؟ آپ نے کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا؟ تو وہ کہے گا کہ ڈراؤنا خواب، ارے ڈراؤنا خواب کوئی چیز ہے؟ میں نے ایسا خواب دیکھا کہ اللہ بچائے، میں نے دیکھا کہ میرے گھر میں کفر کی چھاپ لگ گئی ہے، کفر کا سہرا [illegible] یہ وہ چیز ہے جو ہمیشہ اسلام کی بنیاد رہی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ام كنتم شهداء اذ حضر يعقوب الموت اذ قال لبنيه ما تعبدون من بعدي قالوا نعبد الهك واله آبائك ابراهيم واسماعيل واسحق الها واحدا ونحن له مسلمون

بھلا جس وقت یعقوب وفات پانے لگے تو تم اس وقت موجود تھے جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ کے معبود اور آپ کے باپ دادا ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو معبود یکتا ہے، اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کا آخر وقت
آیا، جب ان کے انتقال کا وقت آیا تو ان کے سب بیٹے جمع ہو گئے تھے، ان کے بیٹے، پوتے،
نواسے، تمام خاندان والے یہاں، عمر بھی ان کی لمبی ہوئی تھی، بہت بڑا پیارا خاندان سب جمع ہو گیا تو انہوں
نے کیا کہا؟ یہ نہیں کہ دیکھو میں نے کتنی دولت جمع کی ہے، اتنی دولت، فلاں میں
گاڑی ہے، فلاں جگہ سے فلاں لینا ہے، فلاں سے یہ لینا ہے، یہ کہ میرا فلاں پر قرض ہے، اس
سے وصول کر لینا، انہوں نے یہ نہیں کہا جو سب سے ضروری اور اصلی بات ہو سکتی تھی کہ دیکھو مل جل
کر رہنا، اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہنا، اور کر دو جو کہا ہے تو کوئی بات نہیں تھی، بلکہ انہوں
نے کیا کہا؟ انہوں نے کہا کہ میرے بیٹو! میرے جگر کے ٹکڑو! تم مجھے بتا دو کہ "ما تعبدون
من بعدی" میری آنکھ بند ہونے کے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ میری پیٹھ پھرتے ہی
لگے گی، جب تک کہ مجھے یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ تم میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟
انہوں نے کہا کہ ابا جان! ابا جان! نانا جان! یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے، یہ بھی کوئی
پوچھنے کی بات ہے؟ ہماری رگوں میں ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب کا خون ہے، آپ
نے ہمیں شرک سے نفرت اور کفر سے نفرت دلائی، ہم مر جانا گوارا کریں گے لیکن کفر و
شرک میں مبتلا ہونا پسند نہیں کریں گے۔ آپ اطمینان سے دنیا سے جائیے "نعبد الٰهك واله
آبائك" ہم آپ کے معبود کی پرستش کریں گے، آپ کے بزرگوں، آپ کے بڑوں، آپ
کے باپ، چچا، دادا کے معبود (اللہ) ہی کی پرستش کریں گے۔ "الٰهك واله آبائك
ابراهيم واسماعيل واسحق الها واحدا ونحن له مسلمون" ہم سب اس کے فرماں
بردار ہیں، تب ان کو اطمینان ہوا۔

یہی ہر مسلمان کی شان ہونی چاہئے کہ اپنے متعلق بھی مطمئن ہو، اپنے ایمان کی فکر
رکھے، اس کے لئے دعا کرتا رہے کہ ایمان سلامت رہے، اور خاتمہ ایمان پر ہو، اور اپنی
اولاد کے متعلق بھی اطمینان حاصل کرے کہ یہ ہماری زندگی میں بھی اور ہمارے بعد بھی اللہ کو
چھوڑ کر غیر اللہ کے آستانہ پر سر نہیں جھکائیں گے۔ یہ اطمینان کا رشتہ سب سے زیادہ ضروری ہے
ہماری زندگی کو حاصل کرنی چاہئے، ایمان کے ساتھ کفر و شرک کی چیزوں سے نفرت بھی ضروری
ہے "فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله" اللہ تعالیٰ کو ماننے کے ساتھ ساتھ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رب العالمین [illegible] رب العالمین [illegible]

[illegible]

[illegible] تعالیٰ کا ارشاد ہے "ولو ان اهل القرى آمنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركات من السماء والارض" اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] "الم تر الى الذين بدلوا نعمت الله كفرا واحلوا قومهم دار البوار" [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

[illegible]

ترتیب خلافت میں حضرت حسینؓ کے مثالی اقدام

> یہ تقریر [illegible] محرم الحرام ۱۴۲۲ھ مطابق [illegible] اپریل ۲۰۰۱ء [illegible] عبدالشکور [illegible]
> [illegible] کے سلسلے میں [illegible]

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على رسوله الأمين محمد وآله وصحبه أجمعين ومن تبعهم بإحسان ودعا بدعوتهم إلى يوم الدين أما بعد! أعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم والشمس تجري لمستقر لها ذلك تقدير العزيز العليم

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آفتاب اپنے مستقر کی طرف (اللہ تعالیٰ نے اس کے طلوع اور غروب کی جو جگہ متعین کی ہے) اپنے [illegible] اس کی طرف چلا جا رہا ہے اور یہ اس مالک کا مقرر کیا ہوا اور بنایا ہوا نظام و حساب اور اس کا قانون ہے جو "العزیز" بھی ہے "العلیم" بھی، غالب بھی ہے، علم والا بھی، انتظام بنانے والا اور حساب مقرر کرنے والا بھی۔ اگر کوئی صرف غالب ہو تو ضروری نہیں کہ اس کا انتظام و حساب درست ہو، بعض اوقات ایک شخص اپنی قوت سے کام لیتا ہے لیکن اس کی [illegible] کاروائی [illegible] ضروری نہیں کہ درست ہو، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ علم رکھنے والا علیم ہو لیکن غالب نہ ہو تو سارا کام پورا ہونا مشکل ہے۔

حضرت [illegible] آپ کو تعجب ہو گا کہ [illegible] کے اس جملے سے جس کا تعلق [illegible] اسلام کے [illegible] سے ہے، اس آیت مبارکہ کا کیا تعلق ہے جس میں شمس کا ذکر کیا گیا ہے کہ آفتاب اللہ تعالیٰ کے ارادے سے ایک خاص جگہ سے چلتا ہے اور ایک خاص جگہ پہنچتا ہے [illegible] قدرت [illegible] اس کے [illegible] مطابق [illegible] کے [illegible] ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] تقدیر العزیز العلیم [illegible]

[illegible]

[illegible]

یکساں قدر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

نیابتِ رسول اللہ ﷺ!

[illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible] حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کس درجے کے انسان تھے؟ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اتفاق [illegible] ہیں۔

[illegible] لا اله الا هو [illegible] عبد الله

[illegible] لا اله [illegible]

هو [illegible] عبد الله" [illegible]

حضرت [illegible]

[illegible]

بات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

عیسائیت کی اصلیت و حقیقت

[illegible]

[illegible] ERNEST DE BENSEN [illegible]

[illegible] ISLAM OR TRUE CHRIST ANTY [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تو لیظہرہ علی الدین کلہ [illegible] الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا [illegible]
[illegible] حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ [illegible]
قرآن مجید [illegible]
[illegible] اکملت لکم دینکم [illegible]
[illegible]

[illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] جواب [illegible]

[illegible] وصیت کی [illegible]

[illegible] صاف طریقے سے بیان [illegible]

[illegible] حفاظت [illegible]

[illegible] کا خلیفہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حاکم نیشاپوری [illegible]

[illegible] تفسیر العزیز العلیم [illegible]

[illegible] ذالک تقدیر العزیز العلیم ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] آپ نے فرمایا کہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عمر رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible] حضرت عمر رضی اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible] جواب [illegible]

[illegible] انہوں نے جواب دیا [illegible] بالکل الٹی بات ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ایک عیسائی [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

دین ایمان کو جسم و جان پر ترجیح دینا ایمانی تقاضا ہے

ہندوستان سے جو ... حالات میں اسلامی تہذیب اور اسلامی تعلیم و ... کی اقدار و تعلیمات کے لئے جو خطرات پیدا ہو گئے ہیں اور سیکولر اور مشرکانہ تعلیم نے مسلمانوں کے دین و ایمان اور تہذیب کے لئے جو مسائل و مشکلات کھڑی کر دی ہیں ان کے دفاع کے لئے بیداری اور ہوشیاری کی جیسی ضرورت اس وقت ہے شاید کبھی نہ تھی۔

دین و ایمان کے لئے اسی بیداری اور شعور و تبلیغ کے جذبے کے سلسلے میں ہم مخدوم گرامی مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی دامت برکاتہم کی یہ فکر انگیز ایمان افروز اور دلپذیر تقریر (جو آپ نے دینی تعلیمی کونسل کے جلسہ عام منعقدہ ۲۲ فروری ۱۹۸۶ء بمقام [illegible] ... فرمائی) شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

حضرات، یہ بات بہت ہی ... اور میں خود اس حال میں ... چاہا کہ میں معذرت کر دوں لیکن مجھے ان لوگوں سے شرم آئی جو اس وقت تک بیٹھے رہے ہیں اور ... کے صبر کا، یہ امتحان لینا مناسب نہیں سمجھتا ... ایک معمولی ... جو بات توجہ اور شوق کی حالت میں کہی جاتی ہے وہ شوق سے سنی بھی جاتی ہے۔ اور جس کا ... میں وہی ... تقریر ... کا وعدہ ... تقریر کی ... آپ ... کوئی تقریر ... مستحق ... جب بھی تشریف لاتے ہیں انہوں نے ... [illegible] ... بچا تو ... اختصار سے مقصدی کلام ... پہنچ جائے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ واحسنوا ان اللہ

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت ابوایوب انصاری
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

اسلام میں انفرادی و اجتماعی دونوں خودکشی حرام ہیں

[illegible]

ہندوستانی مسلمانوں کی غیرت کا امتحان

[illegible]

[illegible]

[illegible] تحریک کا [illegible] خطرہ [illegible]

[illegible]

غیرت ایمانی کا تقاضہ

[illegible]

[illegible]

...کے لئے کسی موہوم خطرے کو بھی گوارا نہیں کرنا چاہیے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

صحابہ کرامؓ کے یہاں حسن کے اعلیٰ معیار کی ایک مثال

[illegible]

[illegible] کا اولین تقاضا [illegible]

[illegible]

[illegible] حقوق [illegible] کی ضرورت ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

«أم كنتم شهداء إذ حضر يعقوب الموت إذ قال لبنيه ما تعبدون من بعدي قالوا نعبد إلهك وإله آبائك إبراهيم وإسماعيل وإسحاق إلها واحدا ونحن له مسلمون»

[illegible]

[illegible]

«ما تعبدون من بعدي قالوا نعبد إلهك وإله آبائك إبراهيم وإسماعيل وإسحاق إلها واحدا ونحن له مسلمون»

[illegible]

[illegible]

يا أيها الذين آمنوا قوا أنفسكم وأهليكم نارا وقودها الناس والحجارة عليها ملائكة غلاظ شداد لا يعصون الله ما أمرهم ويفعلون ما يؤمرون

[illegible]

ایمان اور اس کی قیمت

[illegible]

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له ونشهد أن سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله صلى الله تعالى عليه وعلى آله وأصحابه أجمعين أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

فاستجاب لهم ربهم أني لا أضيع عمل عامل منكم من ذكر أو أنثى بعضكم من بعض فالذين هاجروا وأخرجوا من ديارهم وأوذوا في سبيلي وقاتلوا وقتلوا لأكفرن عنهم سيئاتهم ولأدخلنهم جنات تجري من تحتها الأنهار ثوابا من عند الله والله عنده حسن الثواب

تو ان کے پروردگار نے ان کی دعا قبول کی (اور فرمایا) کہ میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل [illegible] مرد ہو یا عورت [illegible] جن لوگوں نے ہجرت کی اور اپنے وطن چھوڑ [illegible] گئے [illegible] اور قتل [illegible] [illegible] نہریں بہتی [illegible]

[illegible]

وطن [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لا لیت شعری ھل ابیتن لیلۃ

بواد وحولی اذخر و جلیل

[illegible]

ایمان کی حفاظت کیلئے ہر چیز کو قربان کرنے کی ضرورت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

راہ خدا میں [illegible] کی ضرورت

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید

[illegible]

[illegible]

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

انسانیت کی سب سے بڑی ضرورت

عقیدہ، عمل اور دعوت

[illegible]

الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نؤمن به و نتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور أنفسنا و من سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له و من يضلل الله فلا هادي له و نشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و نشهد أن سيدنا و مولانا محمدا عبده و رسوله صلى الله تعالى عليه و على آله و أصحابه أجمعين أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انسان کی اصل ضرورت [illegible] انتظام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہماری اولاد اور [illegible] ترقی کی [illegible]

[illegible]

[illegible] ہم نے بار بار [illegible] اتفاق اور قوت کے ساتھ [illegible]

[illegible]

مسلمانوں سے اپیل

ہم [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ

کا پیغام
خواتین اسلام کے نام

[illegible]

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين خاتم النبيين محمد وآله وصحبه أجمعين ومن تبعهم بإحسان ودعا بدعوتهم إلى يوم الدين أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم ومن يعمل من الصالحات من ذكر أو أنثى وهو مؤمن فلنحيينه حياة طيبة

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] سب سے پہلے [illegible] کی والدہ صاحبہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ان کی خدمت میں بھیجتی ہے

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ ہے ان کی صورت [illegible]
بیوی [illegible] مشہور ہے کہ حضرت غوث الاعظم [illegible]
تھی [illegible] دیکھو بیٹا حق پر چلنا [illegible] چنانچہ [illegible]
تھے ابھی بچے تھے، پھر قافلہ [illegible]
تمہارے پاس کچھ ہے [illegible]
تو بچے تھے ان کے پاس تو [illegible] پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے [illegible]
کہ ہمارے پاس ہے انہوں نے اس کو لیا اور [illegible] حالت
ہے کتاب میں یہ واقعہ لکھا ہے ان کا واقعہ ایک اور لکھا ہے [illegible] ایک مرتبہ [illegible] لوگ
دریائے دجلہ کے کنارے جاتے تھے وہاں سے جو لوگ ترکاری لاتے تھے، عام طور پر
ترکاری باہر سے آتی ہے ترکاری [illegible] تھے ترکاری گرتی تھی [illegible] کوئی پھل
گر گیا کہیں تو [illegible] لوگ [illegible] تھے [illegible] کوئی چیز اٹھانا
ناجائز ہے ان کے یہاں سیدنا عبدالقادر جیلانی کو بھی جب فاقہ پر فاقہ شروع ہوئے ابھی بڑھ
رہے تھے، جوان تھے انہوں نے کہا کہ ہم بھی کہیں [illegible] باہر گئے تو دیکھا کہ
لوگ اٹھا رہے ہیں ان کو شرم آتی [illegible] کہ یہ اللہ کی مخلوق ہے [illegible] ہو جائے گی [illegible]
اٹھائیں گے [illegible] ایک آدمی کا حصہ [illegible] یہ اٹھانے کے قابل ہے [illegible] خالی ہاتھ
تھے کہ ہم [illegible] مسجد میں آ کر بیٹھ گئے [illegible]
تھی بہت [illegible] ایک صاحب آئے انہوں نے [illegible] پھیلایا اچھا
کھانا رکھا اور [illegible] معلوم نہیں حضرت کا [illegible] بے اختیاری [illegible]
نے پوچھا کہ [illegible] لڑکا [illegible] کہا کہ [illegible] کھانا [illegible]
اس کے [illegible] پوچھا کہ تمہارا نام [illegible] عبدالقادر [illegible] سے آئے
ہیں انہوں نے [illegible] تمہاری [illegible] تم جب چلے تھے تمہاری
والدہ نے کہا تھا [illegible] سید عبدالقادر [illegible] شاید ان کا [illegible]
تم کو بہت تلاش کیا نہیں ملے [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

قرآنی قصوں کی اہمیت وافادیت

[illegible]

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

يا صاحبي السجن أأرباب متفرقون خير أم الله الواحد القهار

ما تعبدون من دونه إلا أسماء سميتموها أنتم وآباؤكم ما أنزل الله

بها من سلطان إن الحكم إلا لله أمر ألا تعبدوا إلا إياه ذلك

الدين القيم ولكن أكثر الناس لا يعلمون

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پھنسا دیا گیا تھا جب بادشاہ کی طرف سے رہائی کا حکم آیا تو وہ خوشی خوشی دربار جانے کے لئے تیار ہوجاتے لیکن حضرت یوسف علیہ السلام نے سب سے پہلے اپنے معاملے میں تحقیقات کا مطالبہ کیا فرمایا:

ما بال النسوة التي قطعن أيديهن إن ربي بكيدهن عليم کہ پہلے تحقیق کر لیجئے۔ ان عورتوں کے بارے میں تحقیق ہو جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ جب عزیز مصر کی بیوی نے دیکھا کہ اب تو اپنے مقاصد میں کامیابی مشکل ہے اور عورتوں میں یہ چرچا شروع ہوگیا کہ فلاں وزیر کی بیوی اپنے غلام پر فریفتہ ہو گئی ہیں، ایک معصوم انسان پر تو اس نے تدبیر کی اور سب عورتوں کو بلا کر اس کے سامنے حضرت یوسف کو پیش کیا ان کو دیکھتے ہی وہ ان پر ایسی فریفتہ ہو گئیں کہ اپنی انگلیاں کاٹ لیں۔ ان حالات میں حضرت یوسف نے یہ ضروری سمجھا کہ اس کی تحقیق پہلے کر لی جائے۔ یہ بڑی اعلیٰ بات بھی تھی، اور نفسیات، متانت اور پیغمبری بھی تھی۔ انھوں نے کہا کہ اگر اس حالت میں شاہی دربار میں جاؤں گا تو سارے شہر میں یہ چرچا ہو جائے گا کہ وہ مجرم تھے اور انہوں نے ڈورے ڈالے تھے جنہوں نے وزیر کی [illegible] کی تھی اور نہ معلوم کیا کرنے والے تھے کہ اس کے بعد وہ جیل چلے گئے، پھر بغیر تحقیق کے شاہی دربار پہنچ گئے۔ محض بادشاہ کی خصوصی نظر عنایت سے رہا ہوا۔

حضرات! منصب نبوت کے لئے جو بلندی چاہئے، جو عظمت، جو جرأت اور جو پاکیزگی چاہئے پھر وہ نہ ہوتی، اگر بغیر تحقیق کے حضرت یوسف محض بادشاہ کے بلاوے پر اس کے دربار میں چلے جاتے۔ اب حکمت خداوندی کی تفصیل، یہ خاص انداز قرآنی ہے کہ حضرت یوسف نے فرمایا کہ **ارجع الی ربک فسئله ما بال النسوة التی قطعن ایدیهن** "پھر جب تحقیق ہوئی تو نتیجہ یہ سامنے آیا کہ **ما علمنا علیه من سوء**۔ ہم نے ان کے اندر کوئی کمزوری اور کوئی خرابی نہیں پائی۔ تب حضرت یوسف پورے اعزاز اور پوری خودداری کے ساتھ بلکہ پوری عزت اور منصب نبوت کی پوری شان کے ساتھ دربار میں آئے اور وہاں رہے۔ یہ ساری چیزیں تورات میں موجود نہیں، اسی طرح تورات ایک بات [illegible] ہے کہ [illegible] ہے **اجعلنی علی خزائن الارض انی حفیظ علیم**۔ یہ وہی بات ہے جس پر [illegible] کا [illegible] جس کو [illegible] کے ساتھ [illegible] نہیں [illegible] یہ [illegible] ہے اور [illegible] کی ملکیت ہے۔

نہیں ہے کہ [illegible] باتیں معروف ہوتی ہیں۔ حضرت یوسف کے ان کا بیان نہیں [illegible] نہیں [illegible] شخص نے [illegible] لوگوں [illegible] بات [illegible] نہیں [illegible] قابلیت [illegible] تھا [illegible] متعلق [illegible] میں [illegible] معروف [illegible] بھول [illegible] خوابوں [illegible] جو [illegible] حضرت یوسف کی سیرت میں [illegible] حضرت یوسف کی [illegible] تھا [illegible] قابل [illegible] حضرت یوسف حضرت یعقوب کے بیٹے [illegible] تھے [illegible] ان پر [illegible] نبوت کا [illegible] اور ان کی [illegible] حضرت یوسف کے [illegible] قرآن [illegible] اس قصے میں ان تمام [illegible] کی تفصیل میں ملتی ہے۔

[illegible] سورۂ یوسف میں اصل واقعات اور [illegible] کے ساتھ تفصیل [illegible] کرتے ہوئے [illegible] کہ ہم نے [illegible] قرآن [illegible] میں [illegible] واقعات [illegible] قرآن [illegible] واقعات [illegible] قصے [illegible] باب [illegible] تفصیل [illegible]

کہا جائے کہ مجموعی قوت کو اس نے اپنی اور اپنی مقاصد سے بڑھنے کے لیے کسی تحریکی طور پر بنا لیا نہیں اس کے مقصد سے آپ اپنے مجموعہ [illegible] ہے۔

قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعات کا ذکر [illegible] تفصیل سے کیا گیا ہے کہ اور احادیث میں [illegible] تفصیل [illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی ہے، اور اس کا ذخیرہ اتنا بڑا ہے [illegible] کتب حدیث [illegible] کسی بھی انسان کے بارے میں اتنی تفصیل کے ساتھ اور اتنی وضاحت سے [illegible] سیرت کے بارے میں کوئی کتاب نہیں لکھی گئی جتنی کہ خاتم النبیین سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھی گئی ہے۔

حضرات! مجھے [illegible] دین کا مطالعہ [illegible] اور ان کو بچوں کی نفسیات اور ان کی عمر اور ذوق کے مطابق دین کے حقائق اور اسلوب [illegible] سے متاثر [illegible] کا کام [illegible] کرنے میں بڑا بھی [illegible] ذرا سے چوک ہو جائے تو بڑے سنگین نتائج نکلتے ہیں، مصر میں حکایات [illegible] کے نام سے جو کتابیں لکھی گئیں [illegible] گئے [illegible] سے متعلق قصص [illegible] کتابیں [illegible] مولانا عبدالماجد دریابادی نے اپنے رسالہ صدق میں لکھا [illegible] مولانا سید سلیمان ندوی [illegible] سے [illegible] ڈاکٹر عبدالحق [illegible] میں [illegible] کا [illegible] بیان [illegible] میں [illegible] ایک [illegible] قصص النبیین للاطفال کے نام سے ایک کتاب کا سلسلہ شروع کیا [illegible] الحمد للہ [illegible] عربی زبان [illegible] جاتا ہے [illegible] عربی [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کیا گیا ہے [illegible] حقیقت نہیں ہے [illegible] بچے [illegible] کہ [illegible] حضرت [illegible] مطابق [illegible] عقیدہ [illegible] دیا [illegible] محسوس [illegible] ہے [illegible] ہے۔

[illegible] کے مطابق
[illegible]
[illegible]
[illegible]

جناب [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] صورت [illegible] ایک [illegible] کے مطابق
[illegible] قبول کرے [illegible] بچے کی [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] مقالہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] ایک [illegible]

[illegible]

[illegible]

دعوتِ دین میں حکمت و وسعت اور
ہر زمان و مکان کے لئے اس کی ہم آہنگی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد! فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ٥ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٥

ایک دیرینہ آرزو کی تکمیل:

اللہ تبارک و تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ آج آپ سے ایک موضوع پر خطاب کرنے کا موقع مل رہا ہے، میرے لئے یہ ایک دیرینہ آرزو کی تکمیل ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی اس آیت کو بر حسب حال پاتا ہوں۔

ھذا تاویل رؤیای من قبل قد جعلھا ربی حقا (یوسف ۱۰۰)

یہ ہے میرے اس خواب کی تعبیر جو اس سے پہلے دیکھا تھا، میرے پروردگار نے اسے سچا کر دیا۔

ہم آج یہاں دعوت و تبلیغ دین کے اصول و مطالب اور اس کے طریق کار کو سمجھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ موضوع اس ادارہ کی اصل روح ہے اور آج سے دس سال قبل اس کا قیام ہوا تھا۔

قرآن کریم کا مطلب دعوت کیا ہے؟ یعنی یوں پوچھئے کہ قرآن کریم نے دعوت دینے والے مبلغ کو کیا ہدایات دی ہیں؟ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے دعوت دین کس طریقے سے دی اور کن اسلوبوں پر چلے؟ قرآن کریم داعی اور مبلغ کے لئے کیا اوصاف و خصوصیات پسند کرتا ہے؟ یا دعوت کے لئے کن حدود اور طریقوں کو مقرر کیا ہے جس کا ایک مبلغ پابند ہو سکے اور جس سے ایک طالب علم تبلیغ کی دعوت کا دستور بنا سکے؟

یہ موضوع بہت ہی اہم ہے قرآن کریم سے اس کا براہ راست تعلق ہے اور تبلیغ سے

[illegible]

قرآن کریم کا موضوع دعوت و ہدایت ہے

[illegible]

دعوت و تبلیغ کا کام قوانین و ضوابط کا پابند نہیں ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اذا كنت في حاجة مرسلا

فارسل حكيما ولا توصه

[illegible]

دعوت کے زمانی و مکانی حدود

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتي هي
احسن ان ربك هو اعلم بمن ضل عن سبيله وهو اعلم بالمهتدين O

[illegible]

[illegible]

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ

[illegible]

ان ابراھیم کان امۃ قانتا للہ حنیفا ولم یک من المشرکین ○ شاکرا لانعمہ اجتباہ وھداہ الی صراط مستقیم ○ وآتیناہ فی الدنیا حسنۃ وانہ فی الآخرۃ لمن الصالحین ○ ثم اوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین ○

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دعوت کا ایک اہم عنصر واقعات و مثالیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک مومن کی دعوت کا قصہ جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا

[illegible]

وقال رجل مؤمن من آل فرعون يكتم إيمانه

[illegible]

وما علينا إلا البلاغ

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کے دو نمونے

نحمده ونصلي على رسوله الكريم اما بعد فاعوذ بالله من الشيطن
الرجيم ○ بسم الله الرحمن الرحيم ○

[illegible] آج ہماری مجلس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت [illegible]
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعوت کے دو نمونے پیش کئے جاتے ہیں [illegible] ان دونوں نمونوں کو سامنے رکھیں اور [illegible] ہوگا کہ [illegible] دعوت [illegible] حضرت [illegible] دعوت [illegible] انداز تبلیغ کا [illegible] طرح [illegible] ہے۔

ایک [illegible] انہوں نے اپنے والد کو دین حق کی دعوت دی اور [illegible] جس میں [illegible] اپنی قوم [illegible] کے [illegible] کی [illegible] حیثیت کا [illegible] ہے اور [illegible] بات [illegible] آپ [illegible] حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible] [illegible] ہے۔

ایک فرزند سچے باپ کو ایمان کی دعوت دیتا ہے

واذكر في الكتب ابرهيم انه كان صديقا نبيا ○ اذ قال لابيه يابت لم
تعبد ما لا يسمع ولا يبصر ولا يغني عنك شيئا ○ يابت اني قد
جاءني من العلم ما لم يأتك فاتبعني اهدك صراطا سويا ○ يابت

[illegible]

[illegible] O [illegible] O

[illegible]

اذهب يا ابن اخي فقل ما احببت فوالله لا اسلمك ابدا

[illegible]

حضرت ابراہیم علیہ السلام [illegible] کا حسن انتخاب

[illegible]

[illegible]

ایک اور طرز بن جائیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی قوم کو دعوت
فطرت انسانی اور حقائق کی بنیاد پر گفتگو

ایک اور بیان یا دعوت کا اسلوب وہ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کو مخاطب کرتے وقت اختیار کیا تھا۔ یہ بھی آپ نے ... اسلوب ... جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے اختیار کیا، دونوں کا فرق خود ظاہر ہو جائے گا۔

واتل علیھم نبا ابراھیم ○ اذ قال لابیہ وقومہ ما تعبدون ○ قالوا نعبد اصناما فنظل لھا عاکفین ○ قال ھل یسمعونکم اذ تدعون ○ او ینفعونکم او یضرون ○ (الشعراء ۶۹-۷۳)

اور ان کو ابراہیم کا حال پڑھ کر سناؤ جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا

[illegible]

[illegible]

[illegible] O [illegible]

[illegible] O [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قوت گفتار اور [illegible] سے فائدہ اٹھانا

[illegible]

[illegible] الاقدمون O [illegible]
رب العالمین O الذی خلقنی فھو یھدین O [illegible] یطعمنی و یسقین O
واذا مرضت فھو یشفین O [illegible] یمیتنی ثم یحیین O والذی اطمع [illegible]
خطیئتی یوم الدین O [illegible]

[illegible]

شرک میں مبتلا ہونے کے سبب سے ... (اور ...) جس سے ... پیدا ہوا ... [illegible] ... سے ... وہ ... [illegible] ... سب ... [illegible] ... وہ ... [illegible] ... سے ... کا اور ... [illegible] ... سے کا اور ... [illegible] ... صورت ... [illegible] ... رہتے تھے۔

قرآن کریم کا طریق اثبات مفصل اور نفی مجمل

پس قرآن کریم کا یہ ایک ایسا اہم نکتہ ہے جس کی طرف سب سے پہلے حضرت ... علیہ السلام نے ایک جماعت کو توجہ دلائی۔ وہ فرماتے ہیں مثلاً ... جب اللہ تعالیٰ کی شان کی صفات کو ... (جس کو وہ اپنی اصطلاح میں ... واجب الوجود ... سے یاد کیا کرتے تھے) تو وہ ان صفات کی ... تفصیل ... نفی میں بیان کرتے تھے ... کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے ... [illegible] ... اثباتی صفت کا ... (اللہ ...) ... [illegible] ... اس طرح ... صفات کا ... [illegible] ... بر خلاف قرآن کریم کے اس میں ... کی تفصیل ... [illegible] ... اور ... میں ... مفصل اور نفی مجمل ... اللہ تعالیٰ کی صفات کا اثبات ... قرآن کریم کی آیت میں پڑھئے۔

هو الله الذی لا اله الا هو علم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم ○ هو الله الذی لا اله الا هو الملک القدوس السلم المؤمن المهیمن العزیز الجبار المتکبر سبحن الله عما یشرکون ○ هو الله الخالق البارئ المصور له الاسماء الحسنی یسبح له ما فی السموت والارض وهو العزیز الحکیم ○

حشر ۲۳-۲۴

... [illegible] ... طاہر ... [illegible] ...

... [illegible] ...

(... [illegible] ...)

(ہر عیب سے) سالم، امن دینے والا، نگہبان، غالب، زبردست، بڑائی والا، خالق لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے۔ وہی خدا (تمام مخلوقات کا) خالق، ایجاد و اختراع کرنے والا، صورتیں بنانے والا، اس کے سب اچھے سے اچھے نام ہیں، جتنی چیزیں آسمانوں اور زمینوں میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں، اور وہ غالب حکمت والا ہے۔

اور سلبی صفت کا درجہ ہے

لیس کمثله شیء وهو السمیع البصیر ○ (الشوریٰ: ۱۱)

اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ دیکھتا سنتا ہے۔

امام ابن تیمیہ نے مزید فرمایا کہ سلبی صفات خواہ کتنی ہی تعداد میں ہوں ان کا وہ اثر نہیں پڑ سکتا جو ایک ایجابی صفت کے بیان کا ہوتا ہے۔ امام ابن تیمیہ نے بالکل سچی بات کہی ہے، حقیقت یہی ہے کہ ہماری یہ زندگی اور ذہنی سوسائٹی کی زندگیاں گواہ ہیں کہ انسانی زندگی اثبات پر قائم ہے نہ کہ نفی پر، نفی کی نسبت اثباتی زندگی ہر قدم میں بہت معمول ہے۔

دلی جوش اور امنگ کے ساتھ اللہ کا تذکرہ

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان سے جواب کو سن کر "یہ جن بتوں کی پرستش کرتے ہیں اور جن کے آگے بیٹھے رہتے ہیں" فرمایا کہ "کیا تمہاری وہ سنتے ہیں، جب تم ان کو پکارتے ہو، کیا تم کو فائدہ پہنچاتے ہیں یا ضرر پہنچاتے ہیں؟" اس ارشاد میں سختی جھلکتی ہے، اور جب اللہ کا تذکرہ ہوا اور توحید کی بات آئی تو اس میں وسعت، بیانی اور فراخی، وہاں سے کا سرچشمہ ابل پڑا اور مسلسل کا سلسلہ کھل گیا اور فرمایا

فإنهم عدو لي إلا رب العالمين ○ الذي خلقني فهو يهدين ○ والذي هو يطعمني ويسقين ○ وإذا مرضت فهو يشفين ○ والذي يميتني ثم يحيين ○ والذي أطمع أن يغفر لي خطيئتي يوم الدين ○ (الشعراء: ۷۷-۸۲)

وہ میرے دشمن ہیں لیکن خدائے رب العالمین (میرا دوست ہے) جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے رستہ دکھاتا ہے، اور وہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے، اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے، اور وہ جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا، اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخشے گا۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رب هب لي حكما والحقني بالصالحين O واجعل لي لسان صدق

في الآخرين O واجعلني من ورثة جنة النعيم O سورة [illegible]

[illegible]

[illegible]

ولا تخزني يوم يبعثون O يوم لا ينفع مال ولا بنون O إلا من أتى [illegible]

[illegible] ○ [illegible]

[illegible]

إن إبراهيم كان أمة قانتا لله حنيفا ولم يك من المشركين ○ شاكرا
لأنعمه اجتباه وهداه إلى صراط مستقيم ○ وآتيناه في الدنيا حسنة وإنه في
الآخرة لمن الصالحين ○ نحل ۱۲۰-۱۲۲

[illegible]

وما علينا إلا البلاغ المبين

حضرت یوسف علیہ السلام کے طرز تبلیغ کا ایک نمونہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم O بسم اللہ الرحمن الرحیم O

[illegible]

ودخل معه السجن فتيان قال احدهما اني اراني اعصر خمرا وقال الاخر اني اراني احمل فوق راسي خبزا تاكل الطير منه نبئنا بتاويله انا نراك من المحسنين O قال لا ياتيكما طعام ترزقانه الا نباتكما بتاويله قبل ان ياتيكما ذلكما مما علمني ربي اني تركت ملة قوم لا يؤمنون بالله وهم بالاخرة هم كافرون O واتبعت ملة اباءي ابراهيم واسحاق ويعقوب ما كان لنا ان نشرك بالله من شيء ذلك من فضل الله علينا وعلى الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون O يصاحبي السجن ءارباب متفرقون خير ام الله الواحد القهار O ما تعبدون من دونه الا اسماء سميتموها انتم واباؤكم ما انزل الله بها من سلطان ان الحكم الا لله امر الا تعبدوا الا اياه ذلك الدين القيم ولكن اكثر الناس لا يعلمون O يصاحبي السجن اما احدكما فيسقي ربه خمرا واما الاخر فيصلب فتاكل الطير من

﴿قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾ (یوسف ۱۲: ۴۱)

اور ان کے ساتھ دو اور جوان بھی داخل زنداں ہوئے۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ (میں نے) خواب دیکھا ہے کہ انگور نچوڑ رہا ہوں (شراب کے لئے)، دوسرے نے کہا کہ میں نے بھی خواب دیکھا ہے میں یہ دیکھتا ہوں کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور جانور ان میں سے کھا رہے ہیں۔ تو ہمیں ان کی تعبیر بتا دیجئے کہ ہم آپ کو نیکوکار دیکھتے ہیں۔ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ جو کھانا تم کو ملنے والا ہے وہ آنے نہیں پائے گا کہ میں اس سے پہلے تم کو اس کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائی ہیں۔ جو لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے اور روز آخرت کا انکار کرتے ہیں، میں ان کا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں اور اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے مذہب پر چلتا ہوں۔ ہمیں شایاں نہیں کہ کسی چیز کو خدا کے ساتھ شریک بنائیں۔ یہ خدا کا فضل ہے ہم پر بھی اور لوگوں پر بھی لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ میرے جیل خانے کے رفیقو! بھلا کئی جدا جدا آقا اچھے یا (ایک) خدائے یکتا و غالب؟ جن چیزوں کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لئے ہیں۔ خدا نے ان کی کوئی سند نازل نہیں کی۔ سن رکھو کہ خدا کے سوا کسی کی حکومت نہیں ہے۔ اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ میرے جیل خانے کے رفیقو! تم میں سے ایک (جو پہلا خواب بیان کرنے والا ہے) وہ تو اپنے آقا کو شراب پلایا کرے گا اور جو دوسرا ہے وہ سولی دیا جائے گا اور جانور اس کا سر کھا جائیں گے۔ جو امر تم مجھ سے پوچھتے تھے وہ فیصل ہو چکا ہے۔

ایک موقع اور جس میں حضرت یوسفؑ نے دعوت دی

ان آیات کریمہ کی تشریح سے پہلے یہ جان لیں ساتھ ہی اجمالاً یہ تذکرہ ہے کہ جو اس خواب کے وقت تھا وہ ان حالات سے واقف ہو گئے جن میں حضرت یوسف علیہ السلام نے دعوت کا کام دیا۔

سب سے پہلے تو یہ سمجھئے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کون تھے؟ حضرت یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ حضرت اسحاق کے پوتے اور حضرت ابراہیم کے پڑپوتے ہیں۔ یہ وہی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جن کے بارے میں کہا گیا ہے کہ

[illegible] الکریم ابن الکریم ابن الکریم [illegible]

[illegible]

[illegible] سے بھی آشکارا تھا۔

[illegible]

وجاءت سيارة فأرسلوا واردهم فأدلى دلوه (یوسف ۱۹)

[illegible]

ثم بدا لهم من بعد ما رأوا الآيات ليسجننه حتى حين O (یوسف ۳۵)

[illegible]

حضرت یوسف [illegible]

[illegible]

بہرحال حضرت یوسف علیہ السلام [illegible]

[illegible]

احترام و اعتبار کا مرکز

[illegible]

(۱) [illegible]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ "تعبیر" [illegible] مختلف قسم کے [illegible] خواب [illegible]
[illegible] خوابوں [illegible] اس قسم [illegible]
[illegible] کی طرف [illegible]
خواب یا تعبیر [illegible] شخص [illegible]
[illegible] عجیب و غریب قسم کا خواب تھا [illegible] بات [illegible]
حضرت یوسف علیہ السلام [illegible] خوابوں کی تعبیر [illegible]
یوسف علیہ السلام [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] علم [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] تعبیر [illegible]
[illegible]
ہیں۔)

احسان کا مفہوم

جب تعبیر پوچھنے والوں نے حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا [illegible] محسنین [illegible]
احسان کیا [illegible] حضرت یوسف علیہ السلام [illegible]
[illegible]
[illegible] حضرت یوسف علیہ السلام [illegible]
[illegible]

احسان کا مطلب [illegible]
[illegible] آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک

احسان [illegible] اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت [illegible]

[illegible]

بھیک خواہوں سے زیادہ قابلِ قدر بات

[illegible]

[illegible]

آغاز گفتگو کا حسین پیرایہ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لا یاتیکما طعام ترزقانہ الا نبأتکما بتاویلہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت یوسف علیہ

السلام کے پاس [illegible]

[illegible]

اس آیت کی تفسیر [illegible]

پہلی تفسیر

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا "لا یاتیکما طعام ترزقانہ الا نبأتکما بتاویلہ" [illegible]

[illegible]

دوسری تفسیر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرغوب و پسندیدہ چیز کے ذکر سے طبیعت میں نشاط پیدا ہوتا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بات وہ [illegible] کا کوئی [illegible] نہیں ہے [illegible] اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جس سے مجھے [illegible] عنایت [illegible] ہے [illegible] بلکہ [illegible] وجہ لطیف [illegible] کے [illegible] قبول [illegible] کر سکتا ہے

دعوت کے اس [illegible] کو [illegible] حضرت یوسف [illegible] نے [illegible] خواب [illegible] بہت خوب [illegible] اس دنیا میں [illegible] خواب سے بڑھ کر بھی اہمیت [illegible] بات [illegible] حضرت یوسف علیہ السلام نے گفتگو کا موضوع بغیر بدلے [illegible] آپ کی اس [illegible] فرمایا

ایک دلنشیں اور سبک پیرائے میں دعوت کی طرف روئے سخن کا پھیر دینا

ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي (یوسف ۳۷)

یہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے رب نے مجھے سکھائی ہیں۔

آپ ان لوگوں کو اپنی نگاہ میں رکھئے جن میں یہ دعوت دی گئی ہے [illegible] میں حسن کی مثال [illegible] رسول اللہ ﷺ کی دعوت [illegible] کرو [illegible] اس کے علاوہ دعوت دین [illegible] کی [illegible] تاریخ میں [illegible] سے [illegible] حال سے بات شروع کی ہے "لا یاتیکما طعام ترزقانه" [illegible] اور [illegible] لفظ سے [illegible] بات [illegible]

( ) [illegible]

جیسے مقابل قبول اور تیزی ... ت کا رخ بدلا جا سکتا ہے؟ زیادہ فرماتے ہیں میری ما
ضیف کہ آپ نے دونوں کی تعبیر تفہیم کی اور دو سادہ اسلامی ... ہے ... ...
چنانچہ لوگوں نے مجھے جیل خانے میں دھکیل دیا اور میں ان کا مقابلہ نہ کر سکا مگر جیسا کہ در...
تا ہوں جو تیرہ شہر ... دیا جائے اور آپ ... پانا ... کی نیا جوان کا اور بلند مقام
... پہنچ ... مجھے کو علم ... سے ... بات ... یہ محض فضل تعالیٰ کا ہے کہ اس نے مجھے علم
عطا فرمایا۔

چودہ صد سالہ حضرت یوسف ایک لمحہ میں طے فرماتے ہیں۔

یہاں نیک ... والی ... ہیں ... سب سے ... جو علم مجھے ... دیا ... ت اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کا ذہن منتقل کرنے کا ایک ... بیان ... اصل ... یہ ... حضرت یوسف نے اپنی حکمت و بصیرت ... روحانیت و روشن ضمیری ... اللہ کی سعا کردہ ... ایک ... میں طے فرمایا۔ ... جس کو چودہ صد سال ... طے ... حسن و عمل ... میں طے کرتے حضرت یوسف علیہ السلام کی پیغمبرانہ قوت نے چشم زدن میں طے فرما لیا۔

ذلکما مما علمنی ربی انی ترکت ملۃ قوم لا یؤمنون باللہ وہم بالاخرۃ
ہم کافرون (یوسف ۳۷)

یہ ان باتوں میں سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھے سکھائی ہے جو لوگ خدا پر ایمان
نہیں لاتے اور روز آخرت کا انکار کرتے ہیں میں ان کا مذہب چھوڑے ہوئے ہوں۔

اتنا کہنے کے بعد حضرت یوسف علیہ السلام نے محسوس فرمایا کہ ... ایک ... بیٹھا
میں ایک بلند مقام پر فائز ہیں گویا وہ ... پہنچ ... کے ... پوچھ ... پہنچے ... کو ... ہے
فرماتے ہیں کہ

یا صاحبی السجن ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار

میرے جیل خانے کے رفیقو بھلا کئی جدا جدا آقا اچھے یا ایک اللہ یکتا و غالب؟

اگر حضرت یوسف علیہ السلام یہ بات پہلے کہہ دیتے تو ان دونوں ... کے ... سچ ... بات
... قیدی ... ان کا قلب ... قبول کر ... لیکن جب ... آ ... کہ ... ان کا

حق حق کر دیجیے" سے جیل کے رفیقو! بھلا کئی جدا جدا آقا اچھے یا ایک خدائے یکتا و غالب؟" یہاں کلام کی ترتیب تقریب کی تاخیر اور قرآن رکھے گی۔ یہ ترتیب کلام قابل غور ہے، علاوہ کر وہ سابق جملے کلام جاری رکھتے تو خشک اور بے جان ہوتی لیکن حضرت یوسفؑ نے اپنی بصیرت سے اندازہ کر لیا اور اپنے مخاطبین کے چہرے پر اطمینان کے آثار دیکھ کر سمجھ لیا کہ اب یہ وقت اس سوال کو چھیڑنے کے لیے موزوں ہو گیا ہے، یہ بلکہ مستقل طور پر پیدا ہے، تب اپنے مجبوروں کے ذریعہ اپنے بندوں کو سیدھا راستہ دکھایا فرمایا: یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ۔ اس لہجہ کو دیکھیے کس درجہ پہلے لہجہ سے مختلف ہے، پہلا لہجہ تھا: ذٰلِکُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ "کیا تھا؟ ان کا جواب تو اس میں کیا آتا تھا مگر یہ لہجہ جس میں وہ کہہ رہے ہیں "کیا جدا جدا آقا اچھے یا ایک خدائے یکتا و غالب" قوت و اعتماد کا اظہار کر رہا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے خود ان کی منطق سے ملا ہوا یہی لہجہ اور ایسی ہی بات وہ سادگی سے کہتے تھے کہ حضرت یوسف یہاں پر منطق اور علم کلام کی زبان میں بات کرتے تو ان کی سمجھ میں خاک نہ آتا۔

ایک قرآنی معجزہ

پھر فرمایا

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ (سورہ یوسف: ۴۰)

جن چیزوں کی تم خدا کے سوا پرستش کرتے ہو وہ صرف نام ہی نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں، خدا نے ان کی کوئی سند نازل نہیں کی۔

یہ نام ہیں مگر ان کا کوئی مسمّیٰ نہیں ہے، یہ نام ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے، یہ نام تم نے خود تصنیف کر لیے ہیں، یہ محض نام ہیں جو بت پرست قوموں نے رکھ چھوڑے ہیں اور اسی طرح دوسری قوموں نے بغیر کسی وجود کے صرف اپنے اوہام کے تحت ان کے معبود گھڑ لیے اور دنیا میں ہر قوم کا ایک مستقل علم الاصنام تیار ہو گیا۔ قرآن کا یہ اعجاز ہے کہ ان دیوی دیوتاؤں کے لیے جن کا کبھی کوئی وجود نہیں تھا "اسماء" کا لفظ استعمال کیا ہے، جن لوگوں کی علم الاصنام کی تاریخ پر نظر ہے اور جو علم الاصنام کی تاریخ جانتے ہیں وہ دیومالا کی محض حیثیت کا اندازہ رکھتے ہیں یہ صرف نام ہی نام ہیں، یہ معبود کہاں اور کب پائے گئے؟ کہاں

اور جب بادشاہ کا خواب اور حکمت کا معاملہ تھا[1]۔ لہٰذا بات میں بادشاہ کی بلکہ مقصد سے جمال اور خدا سے محبت کا وجود تو ... خیال کہاں ہوتا ... صدی میں یہ تھی ... کا وجود اور نام ظہور کی دنیا سے باہر کہیں پایا گیا؟ قرآن کریم نے بتایا کہ "یہ صرف نام ہی نام ہیں، جنہیں تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بنا رکھا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی کوئی سند نہیں ہے۔"

قرآن کریم کا یہ مجموعی بیان تک کے لئے تو یہ بہت بڑی حکمت کی بات ہے ... کا مجموعہ ہے قرآن کریم نے ان کا بیان ان لفظوں میں فرمایا "ان ھی الا اسماء" یہ صرف نام ہی نام ہیں۔

ایک ایسے داعی کا طریقۂ کار جو اللہ کی طرف سے اسلام کی نعمت سے سرفراز ہے:

حضرت یوسف علیہ السلام نے اس موقع پر محسوس فرمایا کہ ان کے دل و دماغ کو خطاب ہو چکا ہے، اور اب حکمت کا تقاضا ہے کہ بات کو طول نہ دیا جائے ورنہ توحید کا مضمون زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان نہ کیا جائے۔ ایک ماہر طبیب جانتا ہے کہ مریض کو کتنی غذا اور کس مقدار کی دوا درکار ہے، مریض کی ضرورت اور قبولیت کی صلاحیت دیکھ کر دیتا ہے۔ یہی ایک ایسے داعی کا طریقہ کار ہے، جو اللہ کی طرف سے اسلام کی نعمت سے سرفراز ہے اور جس کو اللہ تعالیٰ نے دعوت کی صلاحیت دی ہے، وہ جانتا ہے کہ کس مرحلہ پر پہنچنے کے بعد اس سے تجاوز نہ کرنا چاہئے۔

یہی سبب ہے کہ جو شخص دعوت و تبلیغ کو اصول اور حدود میں محصور کرتا ہے، وہ دراصل دعوت کی کارکردگی کو محدود کرتا ہے۔ دعوت، نشاط، جوش اور حرارت کی متقاضی ہے، داعی اور مبلغ بھی یہ علم رکھے کہ اس کے مخاطب کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے۔

آئندہ مجلس میں ان شاء اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے طریقۂ دعوت سے مطالعہ کا سلسلہ پیش کیا جائے گا۔

---

1 ملاحظہ ہو ... [illegible] ... حضرت یوسف علیہ السلام ... [illegible] ... جو آپ کی طرف منسوب ہو کر ... [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت موسیٰؑ کی دعوت اور پیغمبرانہ حکمت کے چند نمونے

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد ! فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ! بسم اللہ الرحمن الرحیم !

پیغمبرانہ دعوت کا ایک اور نقش جمیل:

آج ہم پیغمبرانہ دعوت کا ایک اور نقش جمیل پیش کرتے ہیں، یہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا نمونہ، وہ دعوت جس کے لئے وہ مامور کئے گئے تھے، اور فرعون جس کا مخاطب تھا، یہ طریق دعوت و تبلیغ اس طریق کار سے مختلف ہے جو ہم نے پہلے پیش کیا تھا اور آئندہ جو نمونے پیش کئے جائیں گے ان سے بھی یہ مختلف ہے، اس دعوت کی تین لحاظ سے نوعیت مختلف ہے۔ دعوت کا مزاج، داعی کی حیثیت اور جس کو دعوت دی جا رہی ہے، اس کی صورت حال۔

یہ دعوت جو موسیٰ علیہ السلام نے دی، یہ دعوت جس پر وہ مامور کئے گئے تھے، انبیاء کرام کی دعوتوں سے ایک لحاظ سے مختلف کہی جا سکتی ہے، اس میں مرکزی اور بنیادی عناصر موجود ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت، توحید کی دعوت، آخرت پر ایمان کی دعوت، ہر جگہ دو پہلو نمایاں تھے، اور آخرت کی زندگی، اور اللہ تعالیٰ کی صفات اور غیبی امور کی دعوت، مگر ایک دوسرے پہلو سے مختلف ہے، علاوہ ازیں یہ کہ ان بنیادی اور مرکزی مضامین دعوت کے علاوہ ایک اور مہم بھی دعوت میں شامل کر دی گئی ہے، وہ مہم تھی بنی اسرائیل کو فرعون کے عذاب سے نجات [illegible] عقائد اور مبادی پر جو صاحب اس کو ہر طرف سے اٹھا رہے تھے ان سے گلو خلاصی حاصل کر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مہم دوسرے انبیاء کرام کی مہم سے قدرے مختلف ہے

وہ حالات جن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور جن میں انہوں نے پرورش پائی، اور گرد و پیش کی صورت حال جس سے ان کو سابقہ پڑا، ان باتوں نے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلام کو دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کے کلام سے ایک حد تک مختلف نوعیت کی بنا دی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو دیا گیا کہ فرعون سے صاف صاف کہہ دیں کہ "وہ ظالم ہو جاتا ہے اور بنی اسرائیل کو رہا کرے" بنی اسرائیل جو انبیائے کرام کی اولاد تھے اور جن کے آباء (اس وقت کی دنیا میں) ایمان باللہ اور عقیدۂ توحید کے تنہا وارث تھے۔ یہاں معاملہ کسی جماعت یا گروہ کی انسانی کردار کا تھا، جس سے دنیا کی جان قائم رہی اور اس طرح کے انسان "مردہ" نہیں بھی پائے جاتے ہیں، اگر کسی ایسے گروہ کا معاملہ ہو جس پر کوئی ظالم و جابر قابض ہو گیا ہو اور جس کو غلام بنا لینے کے در پے ہو، یہ غلام بنائے ہوئے تھا اور عقیدے کی بنیاد پر ان کو مصائب کا نشانہ بنا رہا تھا تو بات آسان اور معقول کے مطابق بھی جاتی کیونکہ ایسا ہوتا رہا ہے اور ہر جگہ ایسا ہوتا رہتا ہے اور تاریخ کے ہر دور میں اس کی مثالیں ملتی ہیں، اور آئندہ بھی اس طرح کی صورت حال سے انسانیت کا دو چار ہونا بعید نہیں ہے۔

بنی اسرائیل کی ان کے معاصرین کے مقابلہ میں جداگانہ نوعیت و خصوصیت:

صورت حال اس درجہ سادہ اور معمولی نہ تھی، صورت حال یہ تھی کہ دنیا کی فطری قدروں میں انحطاط اور بہت سی کمزوریوں کے باوجود یہی ایک باقی ماندہ قوم تھی جسے ایمان باللہ صحیح معنوں میں حاصل تھا اور عقیدۂ توحید کے وارث و امین تھی، تاریخ کی شہادت ہے کہ بنی اسرائیل اپنی اخلاقی و عملی کمزوریوں کے باوجود تاریخ کے ہر دور میں (کسی نہ کسی درجہ میں) عقیدۂ توحید پر قائم رہے، ایک دور ایسا گزرا ہے کہ سوائے یہود کے کوئی عقیدۂ توحید کا نام لیوا بھی نہ تھا مشرک ... یہی ہے قرآن مجید میں بنی اسرائیل کو فضیلت ... کی توجیہ بھی اس سے کر سکتے ہیں کہ ... عقیدۂ توحید کا ... تھے (۱)

صورت حال عرب ... بنی اسرائیل ... کے ...

(۱) ... یہ بات ...

یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین ۝ (البقرہ ۴۷)

اے بنی اسرائیل میرا وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ میں نے تم کو تمام دنیا پر فضیلت بخشی

[illegible] ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دو بڑی ذمہ داریاں

حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] یہ دو بڑی ذمہ داری تھی، ایک ذمہ داری [illegible] پہنچائے اور فرعون [illegible] کی طرف متوجہ کرنا تھی جس کا [illegible] دوسری ذمہ داری یہ تھی کہ وہ فرعون سے مطالبہ کریں کہ وہ بنی اسرائیل [illegible] ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں صاف صاف [illegible] دیا گیا

فأتياه فقولا إنا رسولا ربك فأرسل معنا بني إسرائيل ۝ ولا تعذبهم قد جئناك بآية من ربك والسلام على من اتبع الهدى ۝ (سورہ طہ ۴۷)

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] تھا۔

فرعون کا منصوبہ اور [illegible] کی ناکامی

حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]

إن فرعون علا في الأرض وجعل أهلها شيعا يستضعف طائفة منهم

یذبح ابناءهم ویستحیی نساءهم انه کان من المفسدین ○ (القصص)

فرعون نے ملک مصر میں سر اٹھا رکھا تھا اور وہاں کے باشندوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا۔ ان میں سے ایک گروہ کو یہاں تک کمزور کر رکھا تھا کہ ان کے بیٹوں کو ذبح کر ڈالتا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیتا۔ بے شک وہ مفسدوں میں تھا۔

فرعون نے اپنا پلان بہت ہی ... تیار کیا تھا۔ جس طرح آج کل ترقی یافتہ حکومتیں اپنے پلان تیار کرتی ہیں۔ یہ پلان سوچا کہ بنی اسرائیل میں کوئی لڑکا نہ ہونے پائے اور ایک نسل اس طرح گزر جائے تو بنی اسرائیل کی طرف سے ہمیشہ کے لئے بے فکر ہو جائے گا۔ صرف عورتیں رہ جائیں گی، ان سے خدمت لیں۔ ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیا جائے اور عورتوں کو زندہ چھوڑ دیا جائے۔ فرعون نے ایک مطلق العنان حکمران کی طرح جس کے احکام کی تعمیل کی جاتی ہو، اپنا یہ پلان نافذ کر دیا اور یہ چاہا کہ بنی اسرائیل میں معصوم بچہ کا بھی لڑکا زندہ نہ رہنے پائے لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ ان میں ایک عظیم شخصیت پیدا ہو۔ فرعون کی یہ ضد تھی کہ بنی اسرائیل سے نجات حاصل کرے اور بنی اسرائیل میں ایسا لڑکا پیدا ہونے نہ دے جو اس کی سلطنت و عظمت کا خاتمہ کرنے والا ثابت ہو اور اس کے پلان کو برباد کر دے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے سارے منصوبے خاک میں ملا دیے اور موسیٰ کی پرورش مقرر کر دی اور موسیٰ جن کے خوف سے بچے ذبح کیے جا رہے تھے فرعون کے کارندے بچوں کو حضرت موسیٰ کی وجہ سے قتل کر رہے تھے لیکن وہ مولود جس سے فرعون کو خدشہ تھا پیدا ہو کر رہا اور اللہ کی مرضی پوری ہوئی۔ وہ پیدا ہوا، پلا بڑھا، جوان ہوا لیکن کیسے پیدا ہوا اور کیسے بچ گیا، کیوں کر پلا بڑھا۔ یہ انسانی تاریخ کے لحاظ سے عجیب ہے اور قدرت الٰہی کا معجزہ ہے کہ وہ بچہ اپنے دشمن کی گود میں پلا۔

خرقِ عادت کا پورا حال:

اپنی نگاہ تصور میں اس پورے احوال کو رکھئے جس میں ایک ایک بات خرقِ عادت کا مظہر ہے۔ شروع سے آخر تک قدرت خداوندی کی کارفرمائی کا منظر ہے۔

فالتقطه آل فرعون لیکون لهم عدوا وحزنا ان فرعون وهامان وجنودهما کانوا خاطئین ○ وقالت امرات فرعون قرة عین لی ولک لا تقتلوه

عسىٰ أن ينفعنا أو نتخذه ولدا وهم لا يشعرون ○ وأصبح فؤاد أم موسى فارغا إن كادت لتبدي به لولا أن ربطنا على قلبها لتكون من المؤمنين ○ وقالت لأخته قصيه فبصرت به عن جنب وهم لا يشعرون ○ وحرمنا عليه المراضع من قبل فقالت هل أدلكم على أهل بيت يكفلونه لكم وهم له ناصحون ○ فرددناه إلى أمه كي تقر عينها ولا تحزن ولتعلم أن وعد الله حق ولكن أكثرهم لا يعلمون ○ (القصص: ١٣)

[illegible]

[illegible]

ودخل المدينة على حين غفلة من أهلها فوجد فيها رجلين يقتتلان هذا من شيعته وهذا من عدوه فاستغاثه الذي من شيعته على الذي من عدوه فوكزه موسى فقضى عليه قال هذا من عمل الشيطان إنه عدو مضل مبين ○ (القصص: ١٥)

[illegible]

ایمان اور یقین کی قوتوں کی کاوشیں

[illegible]

وعلى ربهم يتوكلون [illegible]

[illegible]

[illegible]

وبلغت القلوب الحناجر

[illegible]

کی فرعون تک جانی، مشکل ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صرف زبان کی تکلیف کی بنا کر دی تھی ایک جھجک کی کیفیت تھی جس کا اظہار وہ فرما رہے تھے، پھر اس سے متعلق ان دونوں بھائیوں کے لئے اس اختیار، دیا تھا، وہ ان کاموں کے لئے ان سے مقصد ادا نہیں ہو سکتے تھے بھی ہو سکتا۔

قرآن کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سیرت اور کارناموں کو بھی کا ایک حصہ پیش کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح ایک صاحب دعوت ہر دعوت سلطنت کی طرف والی تنظیمات پیش کرتا ہے، دوسری طرف ایمانی غیرت و حمیت و دعوت الی الحق، قرآن سے پوری واقفیت اور اس نے شعور کو بیدار کرنے کی چلتے ہیں وہ ایک کی مثل تھے، پوری صحت کے ساتھ اور خصال تھے اس کے طریق طلب سے دعوت موجود ہے کہ طرف ان کو اللہ نے دین کی خدمت کے لئے منتخب فرمایا ہے اس کا انداز کار اور طریقہ طلب بھی ایک ہے اور ان لوگوں کا انداز کیا ہے جو ترشروہ ہم اچھائی کو پیدا کرنے میں اور پیشوا اور اندر دعوت کی جماعت کا کام کرتے ہیں اور یہ ہے حقیقت پسندی اور اصل صورت حال کا احترام کر کے کام کرنے والا اختیار کرتے ہیں۔

اللہ کا محبوب ترین بندہ ایک مخلص ترین بندہ کے پاس جاتا ہے

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہدایت فرماتا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے برگزیدہ بندہ ہیں اور نبی برحق ہیں مگر ان کی طرف اللہ نے ان کو بھیجا ہے جن کا ایک مخلص ہے اللہ کا بندہ ہے جس کو محبوب ترین بندہ، وہ ایک اخلاق قابل شرف تعلق کی طرف بھیجا جاتا ہے، ایک اس کو مخصوص ... اور اس کے ... وہ ... کر ... ایک دوسرے سے الگ تھے جس کا ... تعلقات جیسی ... مقام سا ہے وہ فرق کے درمیان ہو جاتا ہے ... سے ... اپنے وقت کا ... ہے ... وہ بھی جاتا ہے وقت ... محض خداوندی کی ... کرتا ہے ... حکمت ... ہے ... ہے ... جیسے کا ... میں کا ... نے ان ... حضرت خضر ... ہے ...

[illegible]

انا ربکم الاعلی

[illegible]

[illegible]

فقولا له قولا لينا لعله يتذكر او يخشى ○

[illegible]

[illegible]

قالا ربنا اننا نخاف ان يفرط علينا او ان يطغى ○

[illegible]

[illegible]

لا تخافا انني معكما اسمع وارى ○ فاتياه فقولا انا رسولا ربك فارسل معنا بني اسرائيل ولا تعذبهم قد جئناك باية من ربك والسلام على من اتبع الهدى ○ انا قد اوحي الينا ان العذاب على من كذب وتولى ○ قال فمن ربكما يا موسى ○ قال ربنا الذي اعطى كل شيء خلقه ثم هدى ○

[illegible]

ذرہ مت ڈرو میں تمہارے ساتھ ہوں اور سنتا اور دیکھتا ہوں۔ پس جاؤ اور کہو کہ ہم آپ کے پروردگار کے بھیجے ہوئے ہیں تو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیجئے اور انہیں عذاب نہ دیجئے ہم آپ کے پاس آپ کے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آئے ہیں اور جو ہدایت کی بات مانے اس کو سلامتی ہے، ہماری طرف سے یہ وحی آئی ہے کہ جو جھٹلائے اور منہ پھیرے اس کے لئے عذاب (تیار) ہے۔ (غرض موسیٰ اور ہارون علیہما السلام فرعون کے پاس گئے) کہا اس نے تم دونوں کا پروردگار کون ہے؟ کہا ہمارا پروردگار وہ ہے جس نے ہر شے کو شکل و صورت بخشی، پھر راہ دکھائی۔

فرعون کی ترکش کا ایک زہریلا تیر

فرعون کا شیطانی دماغ تیزی سے کام کرنے لگا اور اس نے اپنے ترکش کا ایک ایسا زہر میں بجھا ہوا تیر نکالا جو کبھی خطا نہیں کرتا، ایسا تیر جو کسی بھی ذہین سے ذہین، زیرک اور دانا و بینا مبلغ پر پھینکا جائے تو بغیر اپنا کام کئے نہ رہے خواہ وہ مبلغ دین کتنے ہی بڑے اہل علم رہا ہو، اور اس نے تبلیغ کے فلسفہ کا مطالعہ کیا ہو، نفسیات کا ماہر ہو، علم الاجتماع (سوشیالوجی) اور فن مناظرہ میں یکتا ہو، جو بھی ہو اس تیر سے اس کا گھائل ہونا یقینی ہے، وہ تیر یہ ہے کہ فرعون نے دریافت کیا

فما بال القرون الاولیٰ ۝ (طٰہٰ ۵۱)

تو پہلے گزرے ہوئے لوگوں کا کیا حال ہے؟

فرعون کی شیطانی عقل و ذہانت کا یہ مظاہرہ تھا، وہ چاہتا تھا کہ اس کے دربار میں جو لوگ موجود تھے ان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلاف غم و اشتعال اور جذباتیت پیدا کردے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نہ صرف نجات بھی حاصل کرلے اس طرح ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتا تھا، یعنی یہ کہ دعوت توحید کا اثر زائل کردے کیونکہ یہ دعوت اس کے لئے انتہائی بے چین کن چیز تھی، توحید کا عقیدہ دلوں کے تار ہلا دیتا ہے، فطرت انسانی کے اندر چھپا ہوا ایمان اس سے ابھر آتا تھا، فرعون کے حاشیہ نشین بھی آخر بشر ہی تھے، اور ان میں سمجھدار اور ہوشمند لوگ بھی تھے، ایسے بھی ہوں گے جن کا ضمیر مردہ نہیں ہوا ہوگا، بعید نہ تھا کہ دعوت توحید ان کے اندر کا جذبۂ ایمان بیدار کردے، اسی لئے فرعون کی یہ کوشش ہوئی کہ وہ کسی طرح اس

[illegible]

انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم انتم لہا واردون (الانبیاء ۹۸)

تم اور جن کو تم پوجتے ہو اللہ کے سوا جہنم کا ایندھن ہیں تم کو اس میں جانا ہے۔

[illegible]

حکمت پیغمبرانہ اور مکمل معجزہ

دوسری صورت یہ تھی کہ حضرت موسیٰ خاموش ہو جاتے، یا سیاست و حکمت سے کام لیتے ... [illegible]

قال فما بال القرون الاولیٰ ○ قال علمہا عند ربی فی کتب لا یضل ربی ولا ینسیٰ ○ (طٰہٰ ۵۱، ۵۲)

کہا تو پھر پہلی قوموں کا کیا حال ہے؟ کہا ان کا علم میرے پروردگار کو ہے جو کتاب میں (محفوظ) ہے میرا پروردگار نہ بھٹکتا ہے نہ بھولتا ہے

لیکن ... [illegible] ... جانب پھیر دیا جو پہلے سے

محل رہا تھا۔ جیسے بات سے بات نکلتی ہے یہ تحقیق ہوا کہ وہ فرماتے ان کے متعلق حضور سے تاریخ میں بھی کچھ لیکن اگر یہ کہتے تو صورتحال بدل جاتی، پھر تو دونوں بولتے اور تقریر سے فلاں، اور لوگوں کے تصنیف کردہ لکھے ہیں جن کو تاریخی روایت کا درجہ سمجھا جاتا ہے اور جن کو اس کے زمانے اور عہد حکومت میں "تاریخی حقائق" کی طرح تعلیم و تلقین کی حاصل ہوتی اس سے استدلال کرتا، بیہودہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسی بات کی جس کا کوئی جواب ہی نہ تھا اور جس سے کوئی مفر نہیں ہو سکتا تھا:

قال علمها عند ربی فی کتب

کہا: اس کا علم میرے پروردگار کو ہے جو کتاب میں لکھا ہے۔

ذرا ان الفاظ اور ان کی سادگی اور گہرائی کو ملاحظہ کیجئے، کتنی بڑی بات کیسے تلے لفظوں میں کہہ دی، یہ ہے حکمت نبوت، دعوت کا اعجاز کمال، اگر ہم میں سے کوئی ایسی آزمائش میں پڑ جاتا تو ایک لمبی چوڑی طرح سے اپنا مقصد ادا کر سکتا ہے اور مشکل سے نجات پا سکتا ہے، مثلاً کہتے اس کو چھوڑو، یہ بہت پیچیدہ ہے، میرا مطلب گزشتہ زمانے سے نہیں بلکہ مجھے تو آج کی فکر ہے، وغیرہ وغیرہ۔

دعوت میں پختگی کے ساتھ جاری رہنا اور کسی حال میں اس مقصد کو فراموش نہ کرنا

لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعوت کی بات ترک نہیں کی اور گفتگو کا جو سرا ان کے ہاتھ تھا اس کو نہیں چھوڑا اور بہت تیزی سے اصلی موضوع پر آ گئے، اس تیزی سے جس سے زیادہ سرعت و بلاغت کا تصور نہیں ہو سکتا، اور وہ حکمت اختیار کی جس سے زیادہ گہری حکمت دیکھی نہیں گئی۔ ایک لفظ میں سارا مسئلہ حل کر دیا "علمها عند ربی" اور یہ کہتے ہی سے موضوع پر آ گئے "علمها عند ربی فی کتب لایضل ربی ولا ینسی" (کہا ان کا علم ہمارے پروردگار کو ہے جو کتاب میں لکھا ہوا ہے، میرا پروردگار نہ کبھی چوکتا اور نہ بھولتا ہے)۔ اور اپنی بات کا تسلسل ٹوٹنے نہیں دیا اور اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر کرنے لگے، جس سے فرعون بچنا چاہتا تھا اور بات کا رخ پھیرنا چاہتا تھا اس کی حقیقی دعوت کو بڑھتے ہی بلا وقفہ وجد

[illegible] عقل بھی [illegible]
کرتی ہے

قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي فِي كِتَابٍ لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ مَهْدًا وَسَلَكَ لَكُمْ فِيهَا سُبُلًا وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِنْ نَبَاتٍ شَتَّى ۝ كُلُوا وَارْعَوْا أَنْعَامَكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِأُولِي النُّهَى ۝

(طٰہٰ ۵۲، ۵۴)

ان کا علم میرے پروردگار کو ہے جو کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ میرا پروردگار نہ چوکتا ہے نہ بھولتا ہے۔ وہی تو ہے جس نے تم لوگوں کے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے لئے رستے جاری کئے اور آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس سے انواع و اقسام کی مختلف روئیدگیاں پیدا کیں۔ کہ خود بھی کھاؤ اور اپنے چارپایوں کو بھی چراؤ۔ بے شک ان باتوں میں عقل والوں کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

فرعون کی فکری چیرا بازی (۱) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی استقامت اور کامیابی

دوسری مثال سورہ شعراء میں ملتی ہے

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ ۝ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ ۝ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ ۝ (الشعراء ۲۳ تا ۲۷)

فرعون نے کہا کہ تمام جہان کا مالک کیا؟ کہا کہ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک بشرطیکہ تم لوگوں کو یقین ہو۔ فرعون نے اپنے اہل دربار سے کہا کہ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ (موسیٰ نے) کہا کہ تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا مالک۔ (فرعون نے) کہا کہ یہ پیغمبر جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے باؤلا ہے۔

(۱) [illegible]
[illegible]
[illegible] (مرتب)

[illegible]

قال رب السموات والارض وما بينهما ان كنتم موقنين [illegible]

[illegible] رب السموات والارض وما بينهما [illegible] ان كنتم موقنين [illegible]

[illegible]

فرعون نے [illegible] میں پہلی [illegible]

[illegible]

[illegible]

فرعون کی زچ [illegible]

[illegible]

قال رب المشرق والمغرب وما بينهما ان كنتم تعقلون ○ (الشعراء: ٢٨)

[illegible] مشرق اور مغرب اور [illegible] سب کا مالک اللہ تعالیٰ [illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible] ان كنتم تعقلون [illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چرواہے اور فیصلہ کن موقف

[illegible]

[illegible]

منصب نبوت اور سیاسی قیادت کا فرق

[illegible]

[illegible] تھی۔

جس کی قوم [illegible] جب اپنی قوم [illegible] کا [illegible] سے چھٹکارا دلانا چاہے گا [illegible] طرف [illegible] بات [illegible] سے سرشار ہوگا [illegible] قومی سیاست [illegible] سیاست [illegible] مطالبات [illegible] متعلق [illegible] جیسا کہ سب جانتے ہیں [illegible] حالات [illegible] حاصل ہوتی [illegible] طریق بھی مختلف ہوتا ہے۔

مگر اس پہلو کی طرف آپ کی توجہ [illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] ابراہیم علیہ السلام کی طرح ایک [illegible] تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا مخاطب بنانے اور بات کرنے کا شرف عطا [illegible] حیثیت [illegible] دین حق اور ایمان و عقیدہ [illegible] آیات پر آپ غور کریں [illegible] کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے [illegible] مطالبات اور قومی [illegible] انسان سب [illegible] قومی حمایت [illegible] قوم پرست [illegible] فرعون اور [illegible] قوم موسیٰ اور [illegible] کرتے ہیں۔

فرعون کے وزراء ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتے تھے

وَقَالَ الْمَلَأُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ أَتَذَرُ مُوسَىٰ وَقَوْمَهُ لِيُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَيَذَرَكَ وَآلِهَتَكَ قَالَ سَنُقَتِّلُ أَبْنَاءَهُمْ وَنَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ وَإِنَّا فَوْقَهُمْ قَاهِرُونَ (الاعراف ۱۲۷)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ خدا سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو۔ زمین تو خدا کی ہے (اور) وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا مالک بنا دیتا ہے، اور آخر بھلا تو ڈرنے والوں کا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں "خدا سے مدد مانگو" یہ نہیں کہتے کہ تمہاری تعداد کافی ہے اس پر بھروسہ کرو، اپنی عقل و دانائی پر بھروسہ کرو، جو خدا سے تم کو ملی ہے، اور اس میں شک نہیں کہ بنی اسرائیل کے افراد اپنی ذہانت اور دماغی صلاحیت میں ممتاز رہے ہیں، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی ایسی بات کی ترغیب نہیں دی جس سے قومی غرور کا جذبہ پیدا ہوتا ہے، اگر وہ چاہتے تو ان باتوں کا ذکر کر سکتے تھے کیونکہ وہ انہی میں سے تھے اور انہی تمام خصوصیات کا حامل، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کی طرف اشارہ بھی نہیں کیا اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی مسجد کے منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں "استعینوا باللہ واصبروا" اللہ سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو "ان الارض للہ یورثها من یشاء من عبادہ" زمین تو خدا کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا مالک بنا دیتا ہے "والعاقبة للمتقین" اور انجام کار کی خوبی اور بھلائی تو خدا سے ڈرنے والوں کے لئے ہے۔

یہ ہے ایک حامل رسالت، سیادت، حق پرست، عزم، اور مادہ شہادت سے مطلع داعی کا راستہ جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم مہم کے لئے تیار کر رکھا تھا۔

یہ دعوت تھی اللہ کی طرف سے دعوت تھی کہ اللہ پر بھروسہ اپنا شعار بنائیں، دعوت تھی کہ سارے معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے جائیں، دعوت تھی کہ پیمانہ پر بڑی اعتماد اور سکون کے ساتھ فرعون کی بعض دھمکیوں کا مقابلہ کریں جو اس نے اس جملہ سے کئے تھے "سنقتل ابناءهم ونستحيي نساءهم وانا فوقهم قاهرون" (یعنی ہم ان کے بیٹوں کو قتل کر ڈالیں گے، اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رہنے دیں گے اور بلاشبہ ہم ان پر غالب ہیں) اور فرعون اسرائیل کی کوئی بنگالی یہ نہیں تھا بلکہ دائمی ہو پر اس سے ایک مستقل مضمون تھا "انا فوقهم قاهرون" (بلاشبہ ہم ان پر غالب ہیں) ایک مستقل دعوت تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا خدا سے مدد مانگو اور ثابت قدم رہو، خدا پر توکل کی جگہ اس جملہ سے فرعون کے

دنیا و ملک پر حکومت صرف اللہ کی ہے موسیٰ فرعون کے دور میں یہ کہنا بہت مشکل تھا کہ میری قوم ہی سے متعلق ہو مانا نہیں ہے بلکہ بنی اسرائیل کی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کوئی ساتھ لیڈر ملکی دعوے ہوتے تو ... یہ بھی ہو سکتا ہے ہم اس کے مالک ہیں یہ مادر بڑی جو خاص قوم پرست لیڈروں کا دعویٰ ہوتا ہے جیسے کہا جاتا ہے یہ ملک انگریزوں کا نہیں ہمارے ملک والوں کا ہے امریکہ امریکہ والوں کا ہے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون سے دو ٹوک کہا کہ زمین اللہ کی ہے یہ نہیں کہا کہ یہ ہمارے آباؤ اجداد کی میراث ہے اس لئے ہم یہاں کے زیادہ حقدار ہوتے کیونکہ وہ مصری نہیں تھے اس میں تو ... تھے اور اس سرزمین پر ان کا حق تھا اور وہ لوگ وہاں کے مالک تھے ان سے بھی وہی حقوق تھے جو قبطیوں کے تھے یہ شاہی خاندان کے افراد نہ ہو سکتے تھے مگر یہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ساری بات کا ارشاد ہے کہ یہ سب ملک اللہ کی ملکیت ہے اور عاقبت قوم وہ زمین صرف اللہ کی ہے جس کو چاہتا ہے اس کا مالک بنا دیتا ہے اس کا یہ مطلب بھی صحیح ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو بتلا رہے ہیں کہ اگر فرعون اس ملک سے نکل گیا اور تم کو حکومت مل بھی گئی تو اسے ابدی اور ہمیشہ کی چیز نہ سمجھنا یہ بات اللہ تعالیٰ کی سنت کے خلاف ہے اور سب عدل کے منافی ہے اللہ جس کو چاہتا ہے اس زمین کا مالک بنا دیتا ہے اور انجام کار کی بھلائی ... والوں کے حصہ میں آتی ہے ... یہ ملک کسی خاص فرد اور خاندان کی ملکیت نہیں ہو سکتی کوئی قوم ہمیشہ کے لئے ... قابض نہیں رہ سکتی البتہ انجام کار نیک صالح لوگوں کے حصہ میں آتی ہے جیسا کہ سورہ یونس میں آ رہا ہے۔

ثم جعلناکم خلائف فی الارض من بعدهم لننظر کیف تعملون ۝

(یونس ۱۴)

پھر ہم نے ان کے بعد تم کو زمین میں جانشین بنایا تاکہ دیکھیں تم کیسے کام کرتے ہو

ہمت شکن اور دل توڑنے والی بات

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب ... یاد دلایا جس سے ... ہوئی ... خیال بنی اسرائیل کا اس کے بعد ہی ...

اوذینا من قبل ان تاتینا و من بعد ما جئتنا

[illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

قال عیسیٰ [illegible]

کشف المحجوب ○ [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

...الأرض لله يورثها من يشاء من عباده والعاقبة للمتقين (الاعراف ۱۲۸)

[illegible] کی [illegible] سوال [illegible]

انجام [illegible] [illegible]

ورحمت [illegible]

ولقد كتبنا في الزبور من بعد الذكر أن الأرض يرثها عبادي الصالحون

(الانبياء ۱۰۵)

اور ہم نے نصیحت [illegible] کی کتاب [illegible] [illegible] کہ [illegible]

بندے ملک کے وارث ہوں گے۔

یہاں [illegible] مقصود [illegible] کہ [illegible] اللہ [illegible]

[illegible]

[illegible] مستقل ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کچھ اور چاہا

اور اللہ تعالیٰ نے کچھ اور کر دیا

[illegible] صورت [illegible] کی صورت [illegible]

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible] کاٹ رہے تھے اور

جہاں [illegible] مذہب اور قومیت [illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible]

[illegible] یہاں عجیب [illegible]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] جا کے

حضرت موسیٰ علیہ السلام [illegible] شروع [illegible]

فرعون کے محل سے ایک ہی نکلنے کا راستہ تھا جو افریقہ اور ایشیا کو ایک دوسرے سے جدا کرتا اور وہ مصر کے شمال مشرق جانب تھا۔ لیکن رات کی تاریکی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام راستہ بھول گئے۔ یہ بھول کوئی اتفاقی بات نہ تھی بلکہ خدا تعالیٰ کا فیصلہ تھا اور امتحان کی ایک طے شدہ صورت تھی۔ وہ جانب شمال کے بجائے مشرق کی طرف چل پڑے اور جنوب کی طرف نکلے۔ یہ مختصر تھا مگر رات کی تاریکی میں وہ بہت سے آگے پہنچ گئے۔ جب صبح کی روشنی پھیلی تو دیکھا کہ سامنے سمندر ہے اور پیچھے پیچھے دشمن کا لشکر ہے تو سب چیخ اٹھے کہ اب کیا چارہ کار ہے۔ بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بدگمانی ہونے لگی جو پہلے ہی موجود تھی۔ کہنے لگے آپ ہم کو کس جگہ لے آئے ہیں، جہاں سمندر کے چنگل میں پھنس جائیں آگے دریا، پیچھے دشمن آ جائے نکلنے نہ پائے۔ دشمن "اب کیا کریں"۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہاں بھی پیغمبرانہ اولوالعزمانہ شان ظاہر ہوتی ہے۔ سورۂ شعراء میں اس واقعہ کو بیان کیا گیا ہے۔

فلما تراءَ الجمعٰن قال اصحٰب موسٰی انا لمدرکون ۝ (الشعراء ۶۱)

جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کہنے لگے کہ اب تو ہم پکڑے گئے۔

اس موقع پر کسی سیاسی لیڈر کا جواب کیا ہو سکتا تھا؟ یہی نا کہ ہم نے بہت سوچ سمجھ کر اور باریک بینی سے پلان بنایا ہے اور ہم بالکل ٹھیک ٹھیک اپنی پلاننگ کے مطابق چل رہے ہیں اور ہم کامیابی حاصل کر کے رہیں گے۔ ہمیں اس کا بالکل یقین ہے۔

ہرگز نہیں، میرا رب میرے ساتھ ہے، وہ مجھے راستہ بتائے گا:

لیکن ایک صاحب علم و دانش پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا جواب دیا فرمایا

کلا ان معی ربی سیھدین ۝ (الشعراء ۶۲)

ہرگز نہیں، میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے راستہ بتائے گا۔

یہ بات انہوں نے پورے وثوق اور اعتماد کے ساتھ فرمائی۔ پورے اطمینان قلب اور قرآن مجید سے کئی بار جس کا ہر لفظ بتا رہا ہے کہ ان کو سچا ایمان ہر کسی وجہ سے حاصل تھا اور اللہ کی قدرت و عظمت پر کس درجہ یقین تھا۔ اور انہیں پتا نہیں تھا کہ یہ راتوں رات کا سفر محض اللہ رب العزت کے حکم سے تھا۔ وہ جب رب کے خطاب عزت کو یاد کر کے تعمیل کرتا اس کا وعدہ بھی عطا

نہیں جا لیں گے فرعونیوں کا یہ خوف اور لشکر جرار سے تباہ کر دیں؟

اس بات کا خوف کر رہا تھا پیچھے سے وہ ان کو پکڑ نہ لے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و حکمت سے محبت جیسے ہے بیشتر کسی ایک خوش گمان سے، کسی شفیق باپ سے کسی ماں سے محبت اور شریف انسان سے کی جو توقع کی جاسکتی ہے، چنانچہ اگرچہ صورت حال بہت سے عام نگاہ اور ظاہری آنکھوں سے خطرات میں ڈوب کر گئے تھے پھر بھی ان کو وہ وعدہ شک و شبہ سے بالاتر اور حق تھے اللہ تعالیٰ کے کلام کی سچائی کا سر جس وسیلے کر اس خوف رات ٹل چکے تھے اور جب اللہ تعالیٰ نے قبضہ قدرت میں ہر شے ہے کائنات سب اس کی ملکیت ہے، پھر کوئی ایسی بات ہو سکتی نہیں آسکتی جس سے خوف و ہراس کو دل میں جگہ دی جائے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پورے یقین اور جوش سے فرمایا ہرگز نہیں! اللہ میرے ساتھ ہے وہ میری رہنمائی فرمائے گا۔

اس واقعہ کو جسے قرآن کریم نے بیان کیا ہے ایک دوسرے واقعہ سے ملا کر دیکھئے اس کا بھی قرآن کریم ہی نے ذکر کیا ہے اور وہ واقعہ حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کا ہے

ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا (التوبہ ۴۰)

(اس وقت) دو میں سے دوسرے جب وہ دونوں (غار ثور) میں تھے اس وقت اپنے ساتھی کو کہہ رہے تھے غم نہ کرو خدا ہمارے ساتھ ہے۔

اس کی تفصیل صحیح بخاری میں پڑھئے جس کو تمام سیرت کی کتابوں میں نقل کیا گیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے رفیق سفر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار میں تھے کہ حضرت ابوبکر کو مشرکین قریش کی آہٹ محسوس ہوئی اور کہنے لگے یا رسول اللہ اگر ان میں سے کوئی اپنے پیروں کی طرف دیکھ لے تو ہمیں دیکھ لے گا، جب حضور اکرم ﷺ نے فرمایا "تم ان دو کے بارے میں کیا سوچتے ہو جن کا تیسرا خود اللہ تعالیٰ ہے" "ما ظنک باثنین الله ثالثهما"

ان دو عظیم پیغمبروں کے واقعات میں کس قدر مشابہت ہے۔ غور کیجئے ان دونوں پیغمبروں کے درمیان قدر مشترک یہ ہے کہ دونوں منصب نبوت پر فائز تھے اور ان کے اندر وہ پختہ یقین تھا جو آج بھی کروڑوں انسانوں کے ایمان و یقین کا باعث ہے ان دونوں پیغمبروں برحق کا یقین اللہ کی ذات پر تھا اور ان کی سنت و عادت پر بھروسہ تھا جس کو

ہے۔ فاطمی حکیم وقت ہدایت و قیادت سے پہلے جو ہیں کہتے تھے ملاحظہ اس دی ہے کہ
جسے وہ چاہتا ہے مرحمت فرماتا ہے

پھر کیا ہوا؟

پھر کیا ہوا؟ اس کا جواب ان آیات کریمہ میں موجود ہے

فاوحینا الی موسیٰ ان اضرب بعصاک البحر فانفلق فکان کل فرق کالطود العظیم ○ وازلفنا ثم الآخرین ○ وانجینا موسیٰ ومن معہ اجمعین ○ ثم اغرقنا الآخرین ○ ان فی ذلک لآیۃ وما کان اکثرھم مؤمنین ○ وان ربک لھو العزیز الرحیم (الشعراء ۶۳ تا ۶۸)

- اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا یوں ہو گیا کہ گویا بڑا پہاڑ ہے۔ اور دوسروں کو ہم نے قریب کر دیا۔ موسیٰ اور ان کے ساتھ والوں کو بچا لیا۔ پھر دوسروں کو ڈبو دیا۔ لیکن یہ اکثر ایمان لانے والے نہیں ہیں اور تمہارا پروردگار تو غالب اور مہربان ہے۔

ارادۂ الٰہی اور اسباب مادّی

مادّی اسباب کے سلسلے میں انبیاء اور ان کے مخالفین کا فرق

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم اما بعد فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم ○ بسم الله الرحمن الرحیم ○

قرآن کریم وہ واحد کتاب ہے جس نے انبیاء کی تاریخ اس کے صحیح مادّی اور روحانی پس منظر کے ساتھ پیش کی ہے [illegible] بڑے ہی تسلسل اور وضاحت کے ساتھ یہ بتایا گیا ہے کہ انبیاء کی بعثت ہمیشہ ایسے تاریک ماحول میں ہوئی ہے [illegible] ہر لحاظ سے بگڑا ہوا اور بے سروسامان تھے اور ملک و مال، دولت و سیاسی اقتدار دوسروں کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن اس کے باوجود [illegible] ان کے دشمن ان کے ہاتھ میں تھے اور [illegible] ان کا سرمایہ وہ مضبوط ایمان ہوتا ہے جس میں شک کی رسائی بھی نہیں [illegible] جس میں ضعف و تردد کی ذرا بھی گنجائش نہیں ہوتی [illegible] عمل صالح، تقویٰ، حسن سیرت، اخلاق [illegible] جیسے مذکورہ صفات کی اہمیت [illegible] وہ صحیح ایمانی طاقت ہوتی ہے جس کی کامیابی کی ضمانت خود خدا نے دی ہے۔

إنا لننصر رسلنا والذين آمنوا في الحيوة الدنيا ويوم يقوم الأشهاد ○

ہم اپنے پیغمبروں کی اور ایمان والوں کی [illegible] زندگی میں بھی مدد کرتے ہیں اور اس روز بھی جب گواہ کھڑے ہوں گے۔

كتب الله لأغلبن أنا ورسلي إن الله قوي عزيز

[illegible] کہ میں اور میرے پیغمبر [illegible] غالب رہیں گے بےشک اللہ قوی اور غالب ہے۔

ولقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين إنهم لهم المنصورون وإن

[illegible]

[illegible] العالمین

[illegible]

[illegible] موضوع

[illegible]

[illegible]

[illegible] صلاحیت [illegible]

کہ جاء الحق وما یبدی الباطل وما یعید

آپ ﷺ [illegible]

بل نقذف بالحق على الباطل فيدمغه فإذا هو زاهق ولكم الويل مما تصفون

بلکہ ہم حق کو باطل پر دے مارتے ہیں جو اس کا سر کچل دیتا ہے اور پھر وہ مٹ جاتا ہے اور تمہارے لئے اس میں جو تم کہتے ہو ہلاکت ہے۔

فاما الزبد فيذهب جفاء واما ما ينفع الناس فيمكث في الارض كذلك يضرب الله الامثال

جھاگ تو ختم ہو جاتا ہے اور جو لوگوں کو نفع دیتا ہے وہ زمین پر باقی رہتا ہے اس طرح اللہ مثالیں دیتا ہے۔

تجربہ اور اللہ کی رحمت کی ترغیب

اس طرح سے قرآنی قصے خدا اور اس کی مدد پر توکل کی دعوت دیتے ہیں اور اختلافات کے باوجود دعوت دیتے رہتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ کس طرح وقتی مشکلات اور رکاوٹیں ختم ہوجاتی ہیں اور آخرت میں بھی دعوت دینے والوں کا انجام اچھا ہوتا ہے اور خدا کی نصرت کے معجزات کا ذکر ہوتا ہے اور قدرت الٰہی کے نشانات کے تذکرے بھی قرآن میں بار بار آتے رہتے ہیں جب قرآن کسی نبی کی خدائی مدد اور حمایت اور مدد کا ذکر کرتا ہے تو وہ اس نبی کے ماننے والوں اور اس کی دعوت کے متعلق بھی ان تجربات کو دہراتا ہے اور انہیں رحمت الٰہی سے پر امید کرتا ہے جیسے ایوب نبی پر خدا کے فضل کے ذکر کے بعد ارشاد ہوا۔

وحمة من عندنا وذكرى للعابدين

یہ ہماری رحمت سے ہوا اور عبادت گزاروں کے لئے نصیحت ہے

حضرت یونس کے بارے میں فرمایا گیا۔

فاستجبنا له ونجيناه من الغم وكذلك ننجي المؤمنين

ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی اور ہم ایسے ہی مومنین کو نجات دیتے ہیں۔

سلام على موسى وهارون انا كذلك نجزي المحسنين

موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو ہم اسی طرح نیکوکاروں کو بدلہ دیتے ہیں۔

سلام علی ال یاسین انا کذلک نجزی المحسنین

[illegible]

[illegible]

نعمة من عندنا کذلک نجزی من شکر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیه وتفصیل کل شیء وهدی ورحمة لقوم یؤمنون

ان قصوں میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت به فؤادک وجاءک فی هذه الحق وموعظة وذکری للمؤمنین

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تمام انبیاء کے ساتھ [illegible] کا طریقہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] وجعلک [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

میں شکست کھا جاتی میری مدد

اور حضرت لوط نے اپنی قوم سے کہا

لو ان لی بکم قوۃ او اوی الی رکن شدید

کاش تمہارے مقابلہ کی مجھے طاقت ہوتی یا میں کسی مضبوط چیز کا سہارا لیتا

اور حضرت شعیب کی قوم نے ان سے کہا

ما نفقہ کثیرا مما تقول وانا لنراک فینا ضعیفا ولولا رھطک لرجمناک وما انت علینا بعزیز

ہم تمہاری باتوں کا بیشتر حصہ نہیں سمجھ پاتے اور ہم تمہیں اپنے درمیان کمزور پاتے ہیں اور اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا تو ہم تمہیں سنگسار کر چکے ہوتے اور تم ہم پر غالب آنے والے نہیں۔

اور فرعون اپنے اور حضرت موسیٰ کے بارے میں صراحت اور بے شرمی کے ساتھ کہتا ہے۔

ونادی فرعون فی قومہ قال یقوم الیس لی ملک مصر وھذہ الانھار تجری من تحتی افلا تبصرون ام انا خیر من ھذا الذی ھو مھین ولا یکاد یبین فلولا القی علیہ اسورۃ من ذھب او جاء معہ الملائکۃ مقترنین

اور فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کیا اور کہا اے قوم کیا میرے پاس مصر کی سلطنت نہیں؟ اور یہ نہریں میرے قدموں کے نیچے بہہ رہی ہیں کیا تم غور نہیں کرتے؟ کیا میں اس سے بہتر نہیں جو ذلیل ہے اور بولنے پر بھی قادر نہیں اور اگر وہ سچا ہے تو اس کے پاس سونے کے کنگن کیوں نہیں آئے یا اس کے ساتھ فرشتے کیوں نہیں آئے۔

عاد جن قوم کی طرف بھیجے گئے تھے وہ بڑی طاقت، دولت اور بے شمار ساز و سامان کی مالک اور بڑی خوشحال قوم تھی، حضرت ہود کا قول اپنی امت کے بارے میں گزر چکا

واتقوا الذی امدکم بما تعلمون ○ امدکم بانعام وبنین وجنت وعیون

اور اس سے ڈرو جس نے تمہیں وہ کچھ دیا جو تم جانتے ہو تمہیں جانوروں سے اولاد سے باغات سے اور چشمے

اور حضرت صالح نے اپنی امت سے خطاب فرمایا

فاتقوا اللہ واطیعون وما اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب

العالمين ○ أتتركون فيما ههنا آمنين ○ في جنات وعيون ○ وزروع ونخل طلعها هضيم ○ وتنحتون من الجبال بيوتا فارهين ○

تو کیا تم لوگ ان چیزوں میں جو یہاں ہیں امن سے چھوڑ دیئے جاؤ گے (یعنی) باغوں اور چشموں میں اور کھیتیوں اور کھجوروں میں جن کے خوشے لطیف و نازک ہوتے ہیں اور تکلف سے پہاڑوں میں تراش تراش کر گھر بناتے ہو۔

اور شعیب نے اپنی قوم سے کہا کہ ... خوشحال دیکھ رہا ہوں۔

لیکن خدا کی عطا کردہ اس خوشحالی کا نتیجہ کیا ہوا؟ اس کا جواب قرآن کی زبان سے سنیے

ألم يروا كم أهلكنا من قبلهم من قرن مكناهم في الأرض ما لم نمكن لكم وأرسلنا السماء عليهم مدرارا وجعلنا الأنهار تجري من تحتهم فأهلكناهم بذنوبهم وأنشأنا من بعدهم قرنا آخرين

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ان سے پہلے ہم کتنی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جن کے پاؤں ملک میں ایسے جما دیئے تھے کہ تمہارے پاؤں بھی ایسے نہیں جمائے اور ان پر آسمان سے لگاتار مینہ برسایا اور نہریں بنا دیں جو ان کے نیچے بہہ رہی تھیں پھر ان کو ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ان کے بعد اور امتیں پیدا کر دیں۔

مادیت کے لئے سب سے بڑا چیلنج اور اسباب کی خدائی کے خلاف سب سے بڑی بغاوت

حضرت ابراہیم کا قصہ جو قرآن میں بیان ہوا ہے ... اسباب کی خدائی کے ... [illegible] ... ان کی قوم کی ... حضرت ابراہیم ... اسباب کے ... [illegible] ... طرح ... [illegible]

[illegible]

فلیعبدوا رب هذا البیت الذی اطعمهم من جوع و آمنهم من خوف

تو انہیں اس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیے جس نے انہیں بھوک کے بعد کھانا کھلایا اور خوف کے بعد امن عطا کیا۔

حضرت ابراہیمؑ نے انہیں ایک خشک زمین پر آباد کیا تھا جہاں پانی، غذا اور معاش کے لئے پانی کا نام و نشان تک نہ تھا لیکن رب کے حکم سے وہاں سے پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور اس وقت سے اب تک اسی طرح جاری ہے اور لوگ اس سے فیض حاصل کرتے ہیں اور اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنے گھر والوں کو جس چٹیل میدان میں آباد کیا تھا وہ ایک مرکزی مقام بن گیا جس کے اطراف عالم کے لوگ اب طواف کرتے اور عبادت کرنے آتے ہیں دنیا کے گوشے گوشے سے سفر کر کے پہنچتے ہیں اور دور دراز علاقوں سے آتے ہیں۔

اس طرح حضرت ابراہیمؑ کی دعا اپنے رب کی بارگاہ میں قبول ہوئی اور یہ بڑی مثال ہے، اسباب کی عبادت اور انسان کی بندگی کے لئے چیلنج اور اس کی قدرت مطلقہ اس کے غالب ارادے پر ایمان کی زندہ مثال تھی اور اللہ تعالیٰ کا ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ رہا کہ اس نے ان کے سامنے اسباب کو بے بس کر دیا اور یہ حیرت انگیز کرشمہ نہیں۔

حضرت موسیٰؑ کا واقعہ شک اور مادہ پرستی کی ذہنیت کے لئے چیلنج

قصہ ابراہیمؑ کے بعد حضرت موسیٰؑ کا قصہ بھی اس عقلیت کے لئے ایک کھلے چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے جو اسباب اور اشیاء کو اعتقادی اور مادی قانون سمجھتی ہے اور انکی قاہر طاقت بیان کرتی ہے جو عالم میں کار فرما ہے۔

یہ قصہ ان لوگوں کو دعوت دیتا ہے جن کی نظر صرف ظاہری اسباب پر ہے اسباب سے آگے نہیں جاتی۔ یہاں ہم ایک مادی مقابلے سے دوچار ہوتے ہیں جس میں حضرت موسیٰؑ کی قدر و منزلت اور ان کی حیرت انگیز کامیابی بیان کی گئی ہے۔

حضرت موسیٰ مصر کے ایک ایسے گھرانے میں پیدا ہوتے ہیں جو بنی اسرائیل کے گھرانوں میں تھا۔ فرعون کا حکم تھا کہ بنی اسرائیل کے ہر پیدا ہونے والے لڑکے کو قتل کر دیا جائے ... مستقبل کا حکمران بنے گا اور ... سلطنت کا خاتمہ ...

[illegible]
[illegible]
[illegible] حالات [illegible] حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]

وأورثنا القوم الذين كانوا يستضعفون مشارق الأرض ومغاربها التي باركنا فيها وتمت كلمت ربك الحسنى على بني إسرائيل بما صبروا ودمرنا ما كان يصنع فرعون وقومه وما كانوا يعرشون

[illegible] قوم کو [illegible] کے مشرق و مغرب کا [illegible]

قصۂ حضرت یوسف اور معروف طریقوں سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

وہ سب حقیقت سے نہیں بلکہ مصری شدید نفرت و حقارت کا نشانہ بنتے تھے اور انگلیاں اٹھاتے تھے [illegible] واقعہ یہ ہے کہ ان کا بڑا حصہ [illegible] سے ہوتے تھے [illegible] کے لئے [illegible] سب [illegible] اور [illegible] سے مصری اور [illegible] چنانچہ [illegible] سیادت منصب [illegible] جس سے [illegible] کا سبب ہو سکتے تھے [illegible] کے بعد [illegible] کے [illegible] ہوتے اور ان کے [illegible] ہوتے [illegible] اس کے [illegible] سے حضرت یوسف کو مصر کے تخت حکومت پر بٹھانے اقتدار [illegible]

وكذلك مكنا ليوسف في الأرض يتبوأ منها حيث يشاء نصيب برحمتنا من نشاء ولا نضيع أجر المحسنين

"اس طرح ہم نے زمین میں یوسف کے لئے قدم جمانے کی راہ نکالی، وہ جہاں چاہے رہے۔ ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے نوازتے ہیں اور نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔"

قصہ یوسف اور سیرت نبوی میں مماثلت

[illegible] اور قریش سے [illegible] ان کے ہاتھ میں [illegible] تھے [illegible] مشکلات سے [illegible] اور قوم کی شدید مخالفت و [illegible] اور [illegible] کی مظلومیت ([illegible]) [illegible] مستقل خوف و خطرہ [illegible] بیان [illegible] سے [illegible]

واذكروا إذ أنتم قليل مستضعفون في الأرض تخافون أن يتخطفكم الناس

"وہ وقت یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے اور زمین میں کمزور و ضعیف سمجھے جاتے تھے، ڈرتے تھے کہ کہیں لوگ تمہیں اچک نہ لیں۔"

رسول اللہ ﷺ کو مدد غیبی اور عظیم مستقبل کی بشارت

[illegible] سے کسی [illegible] امید [illegible] مستقبل کی بشارت دیتے ہیں [illegible] میں [illegible] ان کی [illegible] سے آپ [illegible] نے حضرت یوسف کا قصہ بیان کیا [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] قصہ یوسف سے [illegible] سے معاملات [illegible] یوسف کے معاملات کے تمام [illegible] آتے ہیں [illegible] [illegible] عظیم اور [illegible] مستقبل کی بشارت [illegible] اور [illegible] تعلق [illegible] اور [illegible] ہے۔

حضرت یوسف نے مصر میں [illegible] کی [illegible] میں [illegible] یعقوب [illegible] کنعان میں [illegible] کا [illegible] کی [illegible] اپنے بھائی [illegible] باپ [illegible] سے [illegible] ہیں۔ ان کے بھائیوں کی طرف سے [illegible] کیا ہے کہ

تاللہ لقد آثرک اللہ علینا وان کنا لخاطئین

بخدا اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور ہم ہی خطاوار تھے۔

اور [illegible] سے [illegible] [illegible] جواب [illegible] دیے۔

لا تثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین

آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ تمہیں معاف کرے، وہ رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم والا ہے۔

قرآن نے اس عظیم قصے کا آغاز [illegible] کیا ہے۔

نحن نقص علیک احسن القصص بما اوحینا الیک ھذا القرآن وان کنت من قبلہ لمن الغافلین

ہم آپ سے [illegible] قصہ بیان کرتے ہیں [illegible] سے کہ ہم نے آپ پر قرآن [illegible] آپ اس سے پہلے ناواقفوں میں تھے۔

اور قصے کا [illegible] کیا ہے۔

[illegible] في قصصهم عبرة لأولي الألباب ما كان حديثا يفترى ولكن تصديق الذي بين يديه وتفصيل كل شيء وهدى ورحمة لقوم يؤمنون

[illegible]

انبیاء کی کامیابی امت کی کامیابی

[illegible]

[illegible]

نتلو عليك من نبإ موسى وفرعون بالحق لقوم يؤمنون إن فرعون علا في الأرض وجعل أهلها شيعا يستضعف طائفة منهم يذبح أبناءهم ويستحيي نساءهم إنه كان من المفسدين ونريد أن نمن على الذين استضعفوا في الأرض ونجعلهم أئمة ونجعلهم الوارثين ونمكن لهم في الأرض ونري فرعون وهامان وجنودهما منهم ما كانوا يحذرون

یہ مکمل کتاب کی آیتیں ہیں، ہم آپ کو موسیٰ و فرعون کا ٹھیک ٹھیک قصہ سناتے ہیں ایمان والوں کی خاطر بے شک فرعون نے سرزمین (مصر) میں بہت سرکشی کی، اور اس کے باشندوں کو تقسیم کر دیا اور ایک طبقہ کو اس نے کمزور کرنا شروع کر دیا وہ ان کے لڑکوں کو قتل کر دیتا اور لڑکیوں کو چھوڑ دیتا تھا وہ مفسدوں میں سے تھا ہم عام طور پر ان لوگوں پر احسان کرنا چاہتے ہیں جو زمین میں کمزور بنا دیے گئے ہیں اور انہیں امام اور وارث بنا دیں اور زمین پر ان کے قدم جما دینا چاہتے ہیں اور فرعون و ہامان اور ان کے لشکر کو جس کا اندیشہ ہے وہ ان کے ہاتھوں سے دکھانا چاہتے ہیں۔

داعیوں اور مومن و صالح کام کرنے والوں کے لئے قوت و اعتماد کا سرچشمہ

یہ بلیغ واقعے قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقویت و تسلی کے لئے ہوتے تھے، جیسا کہ فرمایا گیا۔

وكلا نقص عليك من انباء الرسل ما نثبت به فؤادك وجاءك في هذه الحق وموعظة وذكرى للمؤمنين

اور رسولوں کی خبروں میں سے ہم یہ سب خبریں آپ کو دیتے ہیں جس سے آپ کے قلب کو تقویت دیں اور آپ کے پاس اس سلسلہ میں حق اور مومنین کے لئے نصیحت اور یاد دہانی آگئی ہے۔

یہ قصے داعیوں اور مثبت دعوت پر کام کرنے والوں، اور ایمان و عمل صالح و تقویٰ کی طرف بلانے والوں مصیبت پر صبر کرنے والوں جہاد پر قائم رہنے والوں اور اللہ کے راستہ میں جو گنے والوں کے لئے ہمیشہ قوت و طمانیت قلبی کا اور خوشی پیدا کرنے والی امید اور مادی طاقتوں کے مقابلہ پر فتح و ظفر کے لئے قوی حوصلہ کا سرچشمہ فراہم کرتے ہیں۔

وتمت كلمت ربك الحسنى على بني اسرائيل بما صبروا ودمرنا ما كان يصنع فرعون وقومه وما كانوا يعرشون

اور بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کے نتیجہ میں آپ کے رب کی اچھی بات پوری

ہیں اور جو فرمان مصر ان کی قوم پر تنگی تھی اور جو وہ مشکل میں پڑ جاتے تھے اس نے سب دور کر دیا فرما دیا

حضرت یوسف نے اللہ تعالیٰ کی عنایت کردہ ان کامیابیوں کو پیش کر کے فرمایا

قال انا یوسف وھذا اخی قد من اللہ علینا انہ من یتق ویصبر فان اللہ لایضیع اجر المحسنین

کہا میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے اللہ نے ہم پر احسان کیا جو بھی تقویٰ اور صبر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

یہ جان لینا چاہیے کہ یہ تقویٰ وہ صفت ہے جس میں کبھی استثناء نہیں ہوتا اور ہر دور کے مسلمان طریقہ پر دولت اور ثروت ایمان و عمل صالح صبر و طاعت اور اچھی و پاکیزہ سیرت ایسا مبارک درخت ہے جو خدا کے حکم سے ہمیشہ سدا بہار اور ثمر دار رہتا ہے اور ایک فرد تو کیا قوم بھی ان صفات کے ذریعہ قوی ہو جاتی ہے اور کوئی بھی اقلیت اگر ان اخلاق فاضلہ کی حامل ہو تو اس کا غلبہ یقینی ہے۔

کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ واللہ مع الصابرین

کتنی ہی چھوٹی جماعتیں بڑی جماعتوں پر اللہ کے حکم سے غالب آ گئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ولا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین

ہمت ہار کر نہ بیٹھو، غمگین نہ ہو، تم ہی سربلند رہو گے اگر تم مومن ہو۔

قصے میں دوسری آیت عبرت کا سرچشمہ اپنے بیان طرز اور اس کی وضاحت ہونے کی وجہ سے یہ ہے کہ انبیاء کی دعوت ہی کو فتح و ظفر حاصل ہے اور اللہ کی پسندیدہ سیرت و صفات کے ساتھ ہی قوت و اقتدار وابستہ ہیں خواہ اس کے اسباب کتنے ہی کم ہوں اور اس کی مخالف قوتیں کتنی ہی زبردست اور بڑی طاقت کے حامل کیوں نہ ہوں۔

قد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ واخری کافرۃ یرونھم مثلیھم رای العین واللہ یؤید بنصرہ من یشاء ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار

تھیں جو اس سے لگے ہوئے تھے [illegible] شامل تھیں [illegible] جماعت [illegible] [illegible]
[illegible] اور [illegible] اور [illegible] [illegible] ہے [illegible] [illegible]
[illegible] کی جماعت [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible]

انبیاء کی دعوت پر ایمان نہ لانے پر ہلاکت و تباہی

مولانا [illegible] صاحب نے اپنی کتاب میں بھی تفصیل اور [illegible] کے ساتھ بیان کیا ہے اور [illegible] اس کا ذکر [illegible] ہے [illegible] میں ایک ایسا [illegible] پایا جاتا ہے جس میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں [illegible] وہ یہ ہے کہ تمام [illegible] اپنے [illegible] کے مقابلے میں [illegible] ہوتی ہیں [illegible] دعوت قبول کرنے [illegible] ان کے [illegible] مٹ جاتے ہیں [illegible] ہلاک [illegible] ہو جاتے ہیں۔

فقطع دابر القوم الذين ظلموا والحمد لله رب العالمين

پھر ان ظالم لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی اور سب تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔

انفرادی اور قومی مصالح کی کوئی قیمت نہیں

دعوت اسلامیہ کی [illegible] ہے [illegible] قیمت ہے کہ اس کے [illegible] قوموں کی [illegible] جاتے ہیں اور ان کے [illegible] کی [illegible] مصالح [illegible] اور [illegible] کی [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] ہیں [illegible] کوئی [illegible] نہیں ہوتی۔ [illegible] طاقتیں [illegible] [illegible] کے [illegible] اور [illegible] [illegible] ان کے [illegible] نہیں پہنچتی [illegible] [illegible] [illegible] ہیں [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

[illegible] دشمنوں کے مقابلے میں [illegible] [illegible] [illegible]

ایسے مشکلات و مسائل سامنے آجاتے ہیں جن کی ابتداء و انتہا معلوم نہیں ہوتی۔

ایک پھیلا ہوا غلط خیال

آج مسلم قوموں اور عالم اسلامی میں یہ خیال مقبول و معروف ہے کہ وہ اس پر سب سے زیادہ یقین رکھتے ہیں کہ سیرت و اخلاق کے مقابلہ میں مادی طاقت ہی فیصلہ کن چیز اور وسیلہ ہے، سب سے اچھا ہے، جو لوگ ترقی کر رہے ہیں، ان سب کا یہی نعرہ اور ذہن ہے کہ "مادی طاقت سب سے پہلے"۔

یہی وہ طریقۂ فکر ہے جس کا ابطال قرآن پاک اور مرسلین کی سیرت، ان کے ساتھ پیش آنے والے حوادث اور ان کے ہاتھ سے ظاہر ہونے والے عجائب و معجزات، اہل حق کی نصرت و فتح سے اعداء اور ان کے دشمنوں سے تباہی کی صورت میں ہوتا ہے۔

یہاں ایک بار پھر اپنے رسالہ "" سے ایک اقتباس مستعار لیتا ہوں۔

"ایک طویل مدت سے ہم اپنی ملت اسلامی کی قیمت و حیثیت کو دنیا کے نقشہ میں مادی طاقت، مادی وسائل "خام مواد" کی پیداوار" عددی طاقت "جنگی پوزیشن" سے تولنے اور ناپنے کے عادی ہو گئے ہیں اور ہم کبھی اپنا پلہ بھاری اور کبھی ہلکا پاتے ہیں اور اس سے خوش یا افسردہ ہوتے ہیں۔"

ایک عرصہ سے مغرب کی قیادت و سیادت پر اتنا زمانہ گزر گیا ہے اور گویا ہم نے مان لیا ہے کہ یہ تقدیر مبرم اور مستقل اور لازوال قانون ہے جس میں کوئی تبدیلی اور انقلاب نہیں آسکتا اور اس طرح دوسروں کی طرح ہم بھی شکست خوردہ ذہنیت کا شکار ہو گئے ہیں اور ہم سے کہا جائے کہ ان چیزوں کے بغیر شکست کھانا تو کبھی اس کو برداشت کرنا ہم اب مغربی اقتدار اور مغرب کی قائدانہ صلاحیت پر تبصرہ کرنے کے بارے میں کبھی سوچتے بھی نہیں اور اگر کبھی علم و تحقیق سے کام لے کر اور فکر و فہم کو نظر ثانی کے سوچتے بھی ہیں تو ہم اپنے وسائل و امکانات جنگی طاقت، اسلحہ کی پیداوار اور ان کی طاقت کی پوزیشن کا جائزہ لیتے ہیں، تو ہم کو مایوسی اور بد دلی گھیر لیتی ہے اور یہی محسوس ہوتا ہے کہ ہم مجبور ہیں کہ اپنی زندگی کے سامنے کے دو راستے مغرب کا ساتھ دیں اور روس کی دو قوتوں میں سے کسی ایک کا ساتھ دینے کو چن لینے کے سوا چارہ نہیں۔

ایمان و اطاعت مومن کا ہتھیار اور کامیابی کی کنجی

یہی وجہ ہے قرآن مجید میں انبیاء کی سیرت و ان کے معجزوں کا تذکرہ بار بار کیا گیا ہے اور اس میں کچھ مشترکہ خصوصیات پیش کی گئی ہیں، جن پر غور و فکر سے یہ بات واضح طور پر سامنے آتی ہے کہ انبیاء کی کامیابی کا راز اور دشمن کا مقابلہ کا سب سے بڑا ہتھیار ایمان کی پختگی اور اطاعت کاملہ ہے اور یہ کامیابی صبر و یقین کے سبب ہوئی ہے جہاں طاقت و دولت نہ تھی۔

وجعلنا منهم ائمة يهدون بامرنا لما صبروا وكانوا بآياتنا يوقنون

اور ہم نے ان میں سے امام بنائے جو ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے تھے جب انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔

واوحينا الى موسى واخيه ان تبوا لقومكما بمصر بيوتا واجعلوا بيوتكم قبلة واقيموا الصلوة وبشر المؤمنين

اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی بھیجی کہ اپنے لوگوں کے لیے مصر میں گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ بناؤ اور نماز پڑھو اور مومنوں کو بشارت دے دو۔

يايها الذين آمنوا ان تنصروا الله ينصركم ويثبت اقدامكم

اے اہل ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تم کو ثابت قدم رکھے گا۔

فلا تهنوا وتدعوا الى السلم وانتم الاعلون والله معكم ولن يتركم اعمالكم

تو تم ہمت نہ ہارو اور دشمن کو صلح کی طرف نہ بلاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اور اللہ تمہارے ساتھ ہے وہ ہرگز تمہارے اعمال کو کم نہیں کرے گا۔

امت مسلمہ کا مستقبل انبیاء کی سیرت سے وابستہ

ان ہی خصوصیات کا سرچشمہ ہدایت ہے جو ہمیں انبیاء کی سیرت سے ملتا ہے۔ ۔۔۔

قرآن نے اس کے خوش گوار نتائج بتائے ہیں

قوموں میں سے ایک قوم یعنی امت محمدیہ کو وحدت و تعاون و تکافل کی تاکید کی ہے اور صاحب وحدت و عقیدہ قوموں کا مستقل کیا طور طریق رہا ہے اور اللہ کی کتاب اور اس کی دلیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجتماعی ذہن اور قربانی و ایثار کا جذبہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

کلام مجید میں اجتماعیت کی باتیں بہت سی ہیں جنہیں اس وقت ہم بیان کریں گے۔ ایک اہم اور ضروری بات کہنی ہے کہ آپ نے اپنے ذہن کو اجتماعی بنانا ہے صرف اپنے مفاد کو سوچنا کہ ہمیں فائدہ ہو جائے دین پر کچھ زد پڑ جائے ملت پر جو کچھ گزر جائے ہم سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں۔ اس ذہن سے بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ دیکھئے تو قرآن شریف میں آتا ہے "ولا تلقوا بایدیکم الی التهلكة" "اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ اس کو بہت سے لوگ ایسے پڑھتے ہیں جیسے " ولا تقربوا الصلوٰۃ، ولا تقربوا الصلوٰۃ "نماز کے قریب نہ جاؤ" بعض بے حیا قسم کے لوگ اس طرح پڑھتے ہیں اور کہتے ہیں صاحب! قرآن شریف میں تو ہے نماز کے قریب نہ جاؤ۔ "لا تقربوا الصلوٰۃ" اس طرح ڈھٹائی کے ساتھ تو نہیں لیکن بعض نادانیت کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ان کو "خطرہ کے کام" سے بچایا گیا ہے۔ جن کو جہاں کہیے دین کی تبلیغ میں چلئے کچھ دن وقت لگائیے تو حجت کے لئے کہتے ہیں "ولا تلقوا بایدیکم الی التهلكة" قرآن شریف میں ہے اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو کوئی کام ایسا نہ کرو، جان بوجھ کر جس میں تمہیں نقصان پہنچ جائے اس آیت سے اس کا کوئی تعلق ہی نہیں۔ بلکہ اس آیت کا مقصد بالکل اس کے برخلاف ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر بیان فرمایا تھا [illegible] کہ یہ آیت تو ہم انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی اس کی تفسیر تو ہم سے پوچھو۔ قصہ کیا ہوا تھا یہ ہے کہ جب اسلام مدینہ میں آیا اور ترقی کی اب کام ٹھہر گیا تو ہم انصاریوں نے اس کا ساتھ دیا اور اپنی جان و مال سے ساتھ دیا اور اپنے تقاضوں سے اس کی مدد کی لیکن جب وقت سلام سے [illegible] تحفظ ہو گیا تو ہم نے

ہتھے میدان جنگ میں لگ جاتے تو وہاں تیغ سے میدان میں لیا جاتے تو وہاں [illegible] [illegible] تو کہا جاتے تو ہم حاضر ہو جاتے [illegible] کچھ [illegible] کر لیا [illegible] [illegible] ہو رہے تھوں کا کیا [illegible] ہے ہمارے [illegible] کا کیا حال ہے [illegible] [illegible] ہم نے دیکھا کہ اب اللہ کے فضل سے مسلمانوں کی تعداد بھی ہو گئی ہے اور اب [illegible] [illegible] [illegible] میدان میں [illegible] ہے [illegible] کو [illegible] طرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور تجارتیں وغیرہ پڑی ہیں [illegible] میں ہم [illegible] ہوئے ہیں دوکانوں [illegible] [illegible] ہیں باغات خشک ہو گئے ہیں، فرصت ہی نہیں ہم تو [illegible] [illegible] تھوڑے دنوں کی کھیتی ہیں [illegible] مستقل [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھوڑے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تو بھی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خیال آتا تھا کہ یہ آیت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیا کرتے ہو اس وقت [illegible] [illegible] تمہاری [illegible] اور تمہاری جان [illegible] [illegible] ضرورت ہے تم کھیتی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے یہ کھیتی باڑی کے [illegible] سے [illegible] [illegible]

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ و احسنوا ان اللہ یحب المحسنین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مجھے [illegible] [illegible] میں ہندوستان میں [illegible] ہو گیا تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آیت ہے کہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جائے۔ اللہ تعالیٰ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حضرت شاہ عبدالعزیز [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خلفاء کے [illegible] ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ

دیکھا اس کے بعد [illegible] مختصر سا [illegible]
[illegible] رات میں [illegible] ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة تو
[illegible] تو مسلمانوں کا ذہن [illegible] ہو جاتا ہے [illegible]
[illegible]
[illegible] کے متعلق [illegible] کے متعلق کہے کے
[illegible] کا کام [illegible]
یہاں [illegible] سمجھتے ہیں [illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمانوں [illegible]
[illegible]
[illegible] مسلمانوں [illegible] جرائم ہیں [illegible]
[illegible]
ہندوستان جیسے ملک میں [illegible] ہندوستان کا [illegible] ہندوستان تو خدا
کے فضل و کرم سے [illegible] اسلامی ملک [illegible] مسلمان
[illegible] حکومت [illegible]
[illegible] اختیارات [illegible]
[illegible] کسی ملک کے [illegible] جمہوری [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وما علينا الا البلاغ المبين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تبلیغ دین کے لئے ایک اصول

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد

حضرات سامعین! دین کا جو حصہ ہم تک پہنچا ہے اس کی دو قسمیں کی جا سکتی ہیں۔ ایک تو وہ حصہ ہے جو اپنی خاص ہیئت و شکل کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے اور اس کی ہیئت اصل مطلوب ہے۔ اس کو ہم "منصوص الہیئت" کہہ سکتے ہیں کہ یہ وہ دینی امور ہیں جو اپنی خاص ہیئت وصورت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں۔ (مثلاً) ارکان دین اور بہت سے فرائض جن کو صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا اور ہر ہر جزء کی اور ان کی شکلیں بتلائی بھی تھیں۔ وہ خود کر کے بھی دکھائیں۔ (مثلاً) نماز، حج، روزہ وغیرہ دین کا دوسرا حصہ وہ ہے جس میں مقصود تو مطلوب ہے لیکن بہت سی حکمتوں اور مصلحتوں کی بنا پر (اور زمانہ کے تغیر اور امت کے لئے وسعت کا خیال کر کے) آپ نے اس کی شکلیں متعین نہیں کیں بلکہ صرف ان کا مقصد بتا دیا کہ یہ مقصود ہے۔ یہ چیزیں خود منصوص ہیں لیکن ان کی کوئی خاص شکل و ہیئت منصوص نہیں (مثلاً) جہاد فی سبیل اللہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے لئے جدوجہد اور اسلام کا امت تک پہنچانا یہ سب امت سے مطلوب ہے مگر امت کے لئے اس کی خاص شکل مقرر نہیں کی گئی ہے تو وہ تعبیر ہو گی لیکن صرف یہ اعمال مقصود ہیں۔ ان کی کوئی خاص شکل اور طریقہ متعین نہیں کیا گیا بلکہ اس کو امت کی صوابدید پر چھوڑا گیا ہے اور ان کی شکل کو زمانہ اور حالات کی مصلحتوں پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

یہ خصوصیت نہ ہونے کی واضح مثال لباس کا مسئلہ ہے لباس کے بارے میں ستر عورت کا چھپانا ضروری ہے اور تکبر کا لباس نہ ہو، اور اسراف نہ ہو (مثلاً) مردوں کے لئے ریشم جو ہے یہ لباس بھی منصوص ہے لیکن لباس کی خاص شکل منصوص نہیں، لباس کی شکل اور وضع قطع وغیرہ منصوص نہیں ہیں، اس میں امت کے لئے بہت گنجائش رکھی گئی ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

پیچیدگی اور ناواقفیت ہے جس کی وجہ سے ان کو ان کے صحیح مقام پر رکھنا چاہئے تاکہ باہم آ سکیں۔ اس کے بعد صحیح اصول پر چلنے والی اور مخلص دینی دعوتوں، دینی اداروں اور حلقوں کے درمیان تعاون کا ... اختلاف کا کوئی موقع باقی نہیں، بڑا فرق ہو جاتا ہے وہ صرف یہ ہے اپنے تجربے اور حالات کے مطالعہ سے کس کام کی کون سی شکل اور طریقہ ... اور نتیجہ خیز ہے اور کس سے وہ اسلامی مقاصد حاصل ہوتے ہیں جو اس کام سے مطلوب ہیں؟

دعوت الی اللہ کی مخصوص شکل اور طریقہ کار اور وقت کا تعین وضاحت کی ضرورت ہے لیکن کسی کو اپنے تجربہ اور مطالعہ کا اس طرح پابند نہیں کیا جا سکتا جیسے کہ منقطع اور منصوص قرآنی احکام دین کی خدمت کرنے والی کوئی جماعت اور کسی قسم کا طریقہ کار اختیار کرنے سے ... وہ دین کے اصول اور سلف صالحین کے متفقہ مسلک اور طرز فکر کے مخالف نہ ہو تو وہ اپنے مقصد میں حق بجانب ہے۔ ہم اپنے مخصوص طریقہ کار اور دوسری دعوتوں اور دین کی خدمت کرنے والے دوسرے حلقوں کے سامنے بہتر سے بہتر طریقہ پیش کر سکتے ہیں لیکن کہ صرف طریقہ کار کے فرق کی وجہ سے ہم ان کو غلط کار نہیں کہہ سکتے ... جن کو انہوں نے اپنے تجربہ اور مطالعہ اور زمانے کے تقاضوں کے پیش نظر اختیار کیا ہے اور ان کی افادیت واقعات اور برسوں کے تجربے سے ثابت ہو چکی ہے اور کتاب و سنت اور سیرت نبوی اور حکمت دینی کے وسیع دائرہ میں اس کے لئے ان کے پاس شواہد و دلائل پائے جاتے ہیں تو یہ ہماری غلطی اور زیادتی ہوگی۔ ہم صرف اتنا کر سکتے ہیں کہ ان سے دوبارہ غور کرنے اور حالات کو دیکھنے اور ان کا موازنہ کرنے کی درخواست کریں لیکن ان کی تضلیل اور تردید کرنا اور ان کو غلط کار اور گمراہ سمجھنا ہے اور خدمت دین اور دعوت الی اللہ کے کسی اور راستہ کو بند اور تنگ کرنے اور امور دین کے کسی شعبہ یا ادارہ یا جماعت سے منقطع کرنے کے مرادف ہوگا۔

دعوتوں اور طریقہ کار میں بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کی حیثیت شریعت کے حق کے بالکل تابع کی ہے۔ بعض انتظامی امور ہوتے ہیں جو حدیث و قرآن سے مستنبط کئے جاتے ہیں۔ وہ اصولی طور سے کتاب اللہ اور سنت سے ماخوذ ہیں لیکن جیسا کہ ... وقت کی ... بدلتی رہتی ہیں یہ سب ... اجتہادی اور تجرباتی ہیں۔ ان چیزوں پر اپنی خاص شکلوں پر ہر جگہ اور ہر شخص سے سختی سے عمل کی طرح اصرار کرنا غلط ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بیماری ہے جو شخص اس مرض کا شکار ہو جاتا ہے اس کی ظاہری حالت دلکش ہوتی ہے (جو ان کی تعمیر و ہیئت سے پیدا ہوتی ہے) مگر اس کا اندر کھوکھلا ہوتا ہے اس کے نتیجے میں منافق بے اثر ہو کر مردہ ہو جاتا ہے روح اور ہمت سب ختم ہو جاتے ہیں وہ ایک سوکھی لکڑی کی طرح ہو جاتے ہیں ان میں حق کی اور دین کی ترجیحات اور شیطان کی خیالات کو مغلوب کرنے کی طاقت نہیں رہتی وہ ان کی بیماری اثر اور انقلاب انگیزی چھن جاتی ہے یہ بات خود دینی جذبے کی موت ہے یہ تمام نتیجہ ہے ان کی موت اور تربیت کے فقدان کا یہ نتیجہ منافقانہ طرز عمل اور مفادات سے آلودگی کا ہے اور منافقت کے صرف چند نام نہیں جو ان کو ظاہرات سے ایمان میں جو خلل پیدا ہوتا ہے وہ دل کے زنگ کو بڑھاتے ہیں اور ایمان کی طاقت اور روحانی قوت کی وجہ سے بیماری ذات کی طرف سے وحی کی تحریف اور احکام الہی اور آثار صحابہ کرام سے جو ان کا رابطہ ہے منقطع ہو جاتا ہے اور روحانی قوت کی بجائے مادیت پرستی ان کا شعار بن جاتی ہے وہ امت کی صورت سے حقیقت اور روحانیت سے یہ جذبہ اور مقصد کی کیفیت کی طرف بڑھتی ہے اسلام میں تجدید و اصلاح کی تاریخ اور مجددین کے مضامین سے مستفید ہونے کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مقصد امت کی اصلاح اور علم و عمل میں ہدایت روشنی ہوتی ہے اور ہر ایک کی طرح ان کے مزاج و انداز اور وقت کے حالات کو پیش نظر رکھنا ہے اور اس سے بعض اوقات

وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ أَجْسَامُهُمْ وَإِن يَقُولُوا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ كَأَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ

اور جب تم ان (کے تناسب اعضا) کو دیکھتے ہو تو ان کے جسم تمہیں (کیا ہی) اچھے معلوم ہوتے ہیں اور جب وہ گفتگو کرتے ہیں تو تم ان کی تقریر کو توجہ سے سنتے ہو (مگر فہم و ادراک سے خالی) گویا لکڑیاں ہیں جو دیواروں سے لگائی گئی ہیں کہ ایک جگہ کھڑی کی جاتی ہیں وہ بے روح اور بے حس ہوتی ہیں ان کی حالت کے مطابق ان کے دل سخت ہو جاتے ہیں اور وہ خارجی طور پر اپنی صحت کا نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ ان کی ظاہری ایمان کی حقیقت اور رضائے الٰہی کے حصول کا جذبہ ختم ہو جاتا ہے ان کی روح مرجھا جاتی ہے اس لئے یہ لوگ قربانی سے محروم ہو گئے ہیں اور ان کی طاقت

قرونِ وسطیٰ کی یاد تازہ کرنے والے واقعات سامنے آتے ہیں اور انسان کی عزت پر سیاہ دھبہ ثابت سمجھے جاسکتے ہیں۔

لیکن یہ بھی تاریخ اسلام کا ایک حقیقت واقعہ ہے اور فطرتِ انسانی کا تقاضا بھی کہ خود اس اصلاح و دعوت اور اس طریق کار میں مرورِ زمانہ سے "رسمیت" دبے پاؤں داخل ہو جاتی ہے اور جو چیز روح کو گرماتی ہے اور دل و دماغ کو جگاتی ہے اس کی حرارت کم ہو جاتی ہے۔ اندرونی جذبہ اور تازگی کم ہوتی ہے اور ایک "رسم" تقاضا یا routine بن کر رہ جاتی ہے اور اس وقت ایک نئی اصلاحی دعوت اور ایک طاقتور شخصیت کی ضرورت پیش آجاتی ہے جو اس خواب آلود ماحول کو بیدار کرے، تقلید سے تحفظ اور طریق کار کی اصلاح کرے اور اس میں جو جمود، بے حسی اور ظاہر پرستی پیدا ہو گئی ہے اس کو توڑے اور اس معاشرہ کو کسی اور طریقہ سے جو کتاب و سنت سے ماخوذ اور اصول و مقاصد کے مطابق ہو، معاشرہ کی رسمیت کو دور کرے اور ایمان و یقین اور قوتِ عمل پیدا کرے۔

اس صورت حال کو سمجھنے کے لئے مثال پیش کی جاتی ہے جو ایک واقعہ کی حیثیت رکھتی ہے لیکن اس سے بڑا سبق حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہندوستان کے ایک فاضل دوست نے بتایا کہ وہ بڑے عرصہ سے پریشان ہونے کی وجہ سے ان کے کتب خانہ میں جلد جلد دیمک لگ جاتی تھی اور قیمتی کتابیں تلف ہو جاتی تھیں، وہ پریشان تھے کہ اس کا کیا علاج کریں، ایک تجربہ کار دوست نے بتایا کہ اگر اونٹ کی ہڈی اس کتب خانہ میں رکھ دی جائے تو دیمک نہیں لگے گی۔ انہوں نے بڑی مشکل سے اونٹ کی ہڈی حاصل کی لیکن ان کی حیرت و پریشانی کی کوئی حد نہ رہی جب انہوں نے ایک دن دیکھا کہ اونٹ کی اس ہڈی میں خود دیمک لگ گئی۔

یہاں ایک دوسری بات سمجھ لینی چاہئے کہ ایک نبی کا ہوتا ہے اور ایک مصلح کا ہوتا ہے۔ نبی کی شان یہ ہوتی ہے کہ اس کے بتائے ہوئے طریقے کے بغیر نجات ہی نہیں ہو سکتی اور اس کی ہدایت حاصل کئے بغیر اللہ کی رضا اور کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس میں کسی قسم کی مداخلت یا ترمیم کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن مجددین اور مصلحین کا معاملہ یہ نہیں ہے، مجدد اور مصلح کی پیروی سے دین دوسروں تک پہنچتا ہے، خلا کی وجہ سے اس کے طریقہ سے قربانی کے جذبات بڑھتے ہیں۔ لہٰذا اس کے طریقہ کی پیروی سے قربانی سے بڑا بات ہوتی

گے اور ایک دوسرے بہتر طریقہ سے اخلاق فی سبیل اللہ کے جذبات پیدا ہوتے ہیں لہذا اس کے اثر سے اخلاق و ایثار کے جذبات پیدا ہوں گے۔ ایک دوسرے بہتر طریقے سے اخلاق کی اصلاح اور معاشی معاملات کا اہتمام پیدا ہوتا ہے تو اس سے تعلق و وابستگی خاص طور سے اس میں موثر ہوگی۔

بہرحال نبی کے طریقے پر نجات کا انحصار ہوتا ہے اور بالکل اسی طریقہ پر چلنا لازم ہے لیکن کسی بھی دوسرے مصلح کا معاملہ یہ نہیں۔ خاص خاص ترقیاں تو ان کی اتباع اور وابستگی سے ہوتی ہیں، لیکن نجات اس پر منحصر نہیں ہوتی۔

ایک بات یہ بھی جاننی چاہیے کہ امت میں طبقات کا اتنا اختلاف ہے اور زبان کا اتنا تفاوت ہے اور حالات ایسے مختلف ہیں کہ کوئی دعوت و تحریک اور کوئی اصلاحی جدوجہد یہ دعویٰ نہیں کر سکتی کہ وہ تمام طبقات کو متاثر کر سکتی ہے اور ان کی تسکین کا سامان کر سکتی ہے اور ان کی استعداد کے مطابق دینی غذا فراہم کر سکتی ہے۔ کوئی زبانی تقریر سے متاثر ہوتا ہے کسی پر لٹریچر اثر انداز ہوتا ہے اور کوئی کسی دوسرے ذریعہ سے متاثر کیا جا سکتا ہے اسی طرح واحد طریقہ کار سے ہر جگہ ماحول میں اور ہر حالت میں کامیابی مشکل ہے اس حقیقت کو نہ دیکھنے اور اس کے مطابق نہ چلنے سے لوگوں سے بڑی غلطیاں ہوتی ہیں، بہت سے لوگ قابل قدر اور بڑے مخلص ہیں لیکن ان لوگوں کا اس وقت تک دل خوش نہیں ہوتا جب تک کہ ہر شخص اسی مخصوص طرز پر کام نہ کرے جس کو اس نے اختیار کیا ہے حالانکہ عمومی اصلاحی و انقلابی تحریکوں اور دعوتوں کا معاملہ یہ نہیں ہوتا۔ وہاں ہر چیز اس کے صحیح مقام پر رکھی جاتی ہے اور ٹھیک چوکھٹے میں بٹھائی جاتی ہے ہر شخص سے وہی کام لیا جاتا ہے جس کا وہ زیادہ اہل ہو اور اس میں دوسروں سے ممتاز ہو اور جس کو دوسروں سے بہتر طریقہ پر انجام دے سکتا ہو۔

یہ اللہ کی طرف سے انتظام سمجھنا چاہیے کہ کچھ لوگ اس راستے سے دین تک آ جائیں اور کچھ اس راستے سے آ جائیں۔ اپنے طریق کار کو مناسب طریقہ سے ان کے سامنے اکثر پیش کرتے رہنا چاہیے لیکن اس طرح نہیں کہ اس میں دین کے دوسرے کاموں اور دینی و اخلاقی مساعی کی نفی اور تحقیر ہوتی ہو اور اخلاص سے کام کرنے والوں کی ہمت شکنی اور دل شکنی ہو اور بد دلی پیدا ہو اس طرح امت کے مختلف طبقات اور جماعتوں میں تعاون علی البر والتقویٰ کی روح

[illegible]

وما علینا الا البلاغ المبین